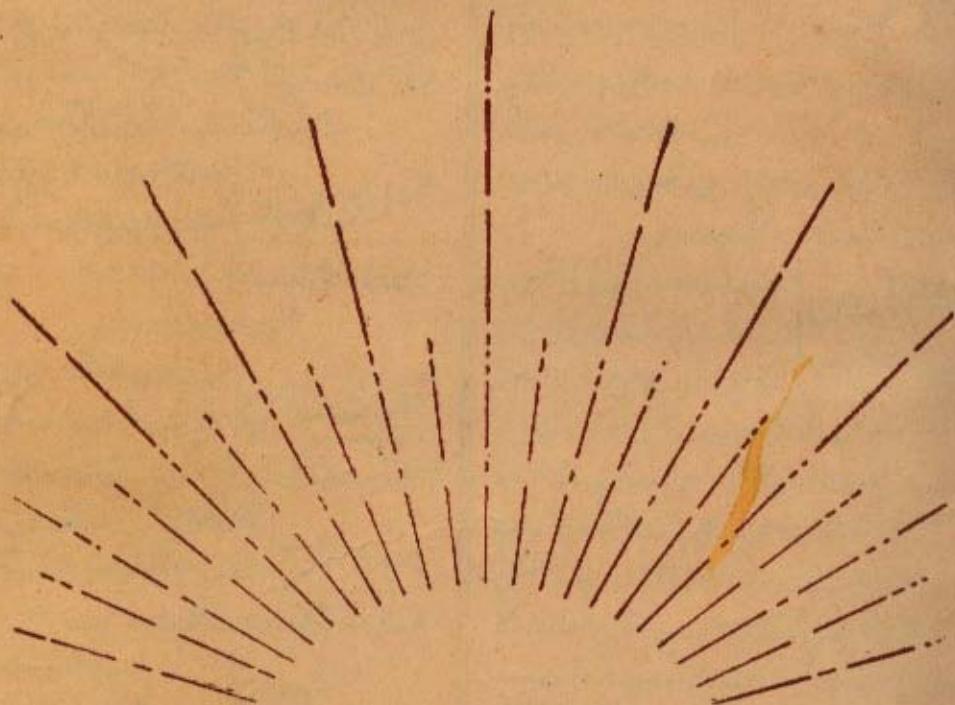


محلی جلی مہنامہ دیوبند



اپڈیٹر۔ عامر عثمانی (ناٹلی یونیورسٹی)

Islamie News Paper Agency.

CLOTH BAZAR, RAICHUR.

(C. RLY.)

آنٹھ آنے

Price As. - | 8 |

چند خاص کتابیں!

فرازیانے **المفتیحات** کاملیں اور وترمی **معاشر** میں رہیں۔

فاروق عظیم کے سرکاری خطوط بھی یہ ہیں کی ضرورت
انواع جعلی ہے کہ یہ میش ہا کتاب آپ کے مطابع کی پسترن چڑی
ٹری تقطیع کے ۲۰۰ صفحات انگلیز طباعت خطوط کی تعداد
تمثیل ملکہ امداد رئیسے۔ مجلدات می خودہ روپے

مسلمان عورت مصیر کے شہرو صفت فریب و تمدید کی حسرتی
تصنیف المرعوتہ المسلمه کا ارد و ترجمہ
مولانا ابوالکلام آزاد کے تلمیز سے۔ مقدمہ بھی مولانا آزاد ہی کا ہے۔
تمہری تعلیم چاروں پیے

خطبات مدرس سیہت نوی کے مختلف پڑلوں پر مولانا مسید سلیمان نبیقی کے خطبات کا یہ تجویز مسید
مفتول ہے تعالیٰ حکم مدرس تھن روئے۔ محلہ حمار روئے۔

وَجْدُوسَمَاع شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے عربی رسائلے
الستھان و المقص کا اردو ترجمہ مولانا
عبد الداہلی قاسمی سید قاسمی

عثمان : عصر کے مشہور لفقاء اور نامور محقق
کتابیات کے احتمل کریں۔ کم شناختی

صرف تاریخِ روسی میں دائرہ بنایا ہو رہا کا آردو تحریر مولانا عبد الحمید نعمان کے قلم سے قیمت پورا ہے۔ علی اعضا ای جھی طا حسین بھی کی تابعیت

سائچ اور سیاست فی روی بیس ہے اور سرم بھی مولا عبدیت
بھی ہیں۔ قیمتِ محلہ ساٹھ سات روپے۔

تصوف کی حقیقت اور اس کا فلسفہ تاریخ شاہ ولی اللہ عزیز رحمۃ اللہ علیہ

کی معروف کتاب ہمیعات کا سلسلہ شنگھے ترجمہ۔
فیضت دُبَر و سپے بارہ آئے۔

سنن داری شریف | حدیث کی مشہور کتاب کا اول در ترجیح
جو ۲۵۶ حدیثوں پر مشتمل ہے۔

مسند امام اعظم (عن ترجیحه فوائد امام ابی حیفۃ کا مرتقب فرمودا
عبد الرشیع نعماں کا بہترین معلومات افزاینده بھی ہے۔ جملہ احمد رضی
ان پر زیورہ خواتین کے حالات جنہیں نے اللہ
صحابیت کے آخری رسول کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

انیا از تھوڑی کے فلم سے۔ جیسیت مجلد پر رہے۔
غفتہ الطالبین یہ شاہ عبدالقدوس جیلی فی حکی مشہور
 نہ رات کتاب، اب انہوں ان بھی پڑھ
 سکتے ہیں۔ ایک کالم میں عربی متن
 دوسرے کالم میں ترجمہ۔ دو ضمیم جلدیوں میں تکمیل میں آ رہے۔
التشسف مولانا اشرف علی کی راس کتاب کا پورا نام:-
 التکشیف، عرب، وہ امت القصص فی است

تصوف اور اس کی بجزئیات پر طبی مسوط کتاب ہے۔ مشکل
مسائل اور دینی نکات کی توضیح و تسلیم۔ علوم و معارف کا
گنجینہ تازہ بہترانیں۔ قیمت مجلد دس روپے بارہ آنے۔

ایڈنر محققت نما کی معکرة الاراء بالتفصیل۔

ہندو و مغربی سوچیں مسلم فاتحین پر جو متعصباً الیا شا
لگاتے نہیں ان کے حقانی مدل اور دنائیں کن جوابات محبب
کا بستم۔ ثیمت تجلید بارہ رویے۔

سفينة الاولیاء (دارالشکوہ کی تاریخ جس میں رسول اللہ، صاحبزادے امیر اولیاء از درج الحجی اور اسلام کی مشہور نیک خواہیں کے حالتات میں قیمت خواہ چھ روپے بارہ گنے۔

مہمانہ دیوبند سالانہ قیمت چھوپے فی پرچم
ہر انگریزی ہدینے کے پہلے ہفتے میں
غیر مالک سے سالانہ قیمت ۵ اشناز
بشكل پوشل آرڈر شائع ہوتا ہے

۱	آغاز سخن
۲	ناروچ عظیم (نظم)
۳	تجھی کی ذاک
۴	ہندوستان کے مسلمان لیٹریوس کے نام
۵	مسجد سے بخانہ تک
۶	خون حسین ! (نظم)
۷	کھرے کھبڑے
۸	بابت الصحت

اگر اس دائرے میں سرخ نشان ہے تو سمجھ لجیجئے کہ اس پر چہ پر آپ کی خریداری ختم ہے۔ یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیجیں یا دی پی کی ابازت دیں۔ اگر آئندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تو بھی اطلاع دیں، خاموشی کی صورت میں انکار پر چہ دی پی سے بھیجا جائے گا جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔ دی پی چھروپے باسطھ نئے پیسے کا ہو گا، تنی آرڈر بھیکر آپ: دی پی خرچ سنچ جائیں گے۔

پاکستانی حضرات:- ہمارے پاکستانی پتہ پر چند بھیکر رسید منی آرڈر ہمیں بھیج دیں رسالہ جاری ہو جائے گا۔

تو سیل رسالہ درخت دکنابت کا پتہ
پاکستانی حضرات:- پاکستانی حضرات کا پتہ
دفتر تجھی دیوبند ضلع سہاپوری پی۔ ۵/۲ ناظم آباد کراچی (پاکستان)

آغازِ سخن

اس کے اسکول میں سرکاری لائین کے شیشے اگر اوقات اسکول کے علاوہ کسی وقت لاٹ گئے ہیں تو اس نے کہا ہے ان کی قیمت صول نہیں کی ہے۔ جب سوال کیا گیا کہ کیوں اپنی جیسے ٹوٹ بھرتے ہو جبکہ قانون میں قیمت صول کرنے کی نہ صرف سُجاست موجود ہے بلکہ بھی جلد اس طرح کی تمام چیزوں میں پیسے و صول کرنا معمول ہے اتنا ہوا ہے۔ فوجا ب ملک کے بھائی طوئی توہاں کے ذاتی کام کے وقت ہے سرکار سے یہاں کام کی دیانت ہوگی۔

اور یہ سختی کے سرکاری لائین کو دیکھنی اپنے کام میں لے آتے ہے۔ نہیں اس کی بھی باقاعدہ احاجت لی جئی۔ اس اسکول کی بلڈنگز میں بھی نہیں تھی اس نے نائب اسکول کے لئے گھسنگ کی لائین (بیٹری و میکس)، مل ہوئی تھی۔ اپنے کہیں گھر پر کہاں کی سی ہائیس لے بیٹھا۔ عاجز جا بے کا تحریکی ایکی وہ کچوکی ہیں جس میں ہیں جو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں بہت بڑی و قوت دھکی ہیں دجل و حمیت اور طفیلان و خیانت میں گردان گردان لگدے دھنسے ہیئے اس معاشرے میں ہیں تو سب سے مشکل بات ہے کہ کم رو رہو کے چھوٹے چھوٹے معاملات میں اپنے دین دیوان کو گلدنگی کے چینٹیوں سے بھالے جائیں۔ یہ ذکر و اس مبارک خاتون کا نام جس نے ماں سے کہا تھا کہ اب ہم پانی میں دودھ نہیں ملائیں گے مار نے اسی عصمرم سی بات کو طفلانہ ناکھوی خیال کرتے ہوئے تو کا تھا۔ پھر اعشر کمیں ہیاں تو ہمیں بیٹھا ہے کہ دیکھ دیگا۔ بیٹھی تو تھی۔ ماں وہ نہ یاد کیں مگر جب اعلان کر دیا ہے کہ دودھ میں کوئی پانی نہ ملائے تو ہمیں زیاد نہیں کر دیکھے چھپے پانی لائیں۔ یغفتکو ہر ہر تھی کہ کافیں میں بھی بہتی تھی اور نفیتا انسانی کے اس بیشتر بیشتر اصرار نے اپنے بیٹھے کی منگنی اس خاتون سے بھجوئی تھی۔ اور پھر ایسی خاتون تھی جس نے محراج بن جب داعر ہے

دیکھ لیجئے۔ ہماری اختیاط کام آئی اور اس شرمندگی سے بیج گئے کہ ڈاک مہر کا دعہ ایفا نہ ہو سکا۔ اُدھی کام ارادہ مثبت ایزدی کے آجے کیا ذرا رکھتا ہے۔ ایک قریبی عزیز راقم الحروف کے شخصی ماہوں کی اچانک موت اور اسی نہوں میں آیوائی نازک ہمجنوں نے ذہنی کرب داضطراب کے علاوہ ہمیں جسمانی طور پر بھی بعض ایسے کاموں میں مدد رکھا جن کا پہلے سے کوئی تصویر نہیں پوسکتا تھا۔ جی چاہتا تھا کہ ان مر جنم عزیز کے باتیں ہیں جو اس تفصیل سے کچھ لکھیں، کیونکہ وہ ہمچلے ہی عزیز نہیں تھے بلکہ اپنے اوپر جگہ کردار اور قابلِ رشک ایمان و عمل کے لطف سے اُس تمام اُمرت سلسلے عزیز تھے جو اپنی تمام شریروں حالي و اخلاقی کے باوجود اپنے اللہ کی محبت و عقیبت سے دام کش نہیں ہوتی ہے۔ اہل اللہ کا الفاظ بہت بھاری ہے ایک برلنری اسکوں کہہتا سا ستر کو اہل اللہ کی صفت میں شمار کرنے پڑے ہی لوگ تیار ہوں گے، لیکن یہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جتنے وہ عمار سے بے نیاز اور مندو دلایت دار شادی سے خالی ہے اسکوں بالآخر اتنا عالی مقام اور فرع المزید تھا کہ آج کے لکھنے ہی "اہل اللہ" اپر رشک کر سکتے ہیں۔ سماں ہے کچھ اور کمی عزم دینا سے مدد حدا رہے اور خدا کی تدریت ہے کہ جس ہیجہ کو آغاز ہوئی سے معمول بنایا تھا اسی کی تیاری کوئے ہوتے اُخیر شب پر مرضی موت کا شکار ہوا زندگی بھر کی خیبر گذاری اُنی مشکل نہیں ہے جتنا مشکل آج کے زمانے میں پوری زندگی کو اسلامی کردار اور اپنے صاحبی میں حالت سے بھولی سی بات ہے کہ اللہ کے اس بناء سے صاحب طور پر افسران بالا کو لکھ بھجا تھا کہ یا تو نماز جمعہ کے لئے دو گھنٹے کی جھیلی مانگو کی جاتے، وہ زمانہ استغفار قبول ہے۔ یہ بھولی یہم مر جنم ہی کی نسبت سے کہہ رہے ہیں، ورنماج کے ہام مسلمانوں کی نسبت میں بھولی نہیں

بھیکر و شرمندگان دیاتا خواہ۔

تو جس چیز نے ہم مرجم کو "اہل اللہ" کی صفت میں شمار کر کرے پر آمادہ کیا ہے وہ یہی ہے کہ جھوٹی سماں آمدنی میں بھروسہ پڑے ہوئے کفار کی کفالت کرتے ہوئے انہوں نے اُس شخص کی سیکنڈی گذاری جسے بالاثر بھر جوڑی دوار پر چلتا ہو اور دیوار کے دونوں طرف آئے کھڑا ہوں۔ آج کل دن کی راہ پر چلنے والے یادیں ایسی دیوار پر چلنے سے بھی زیادہ ہی شکل ہے۔ بھر آدمی کا آخری وقت بھی اس کی آخرت کے باشے میں چونکہ اشائے ضرور نہ سکلتے ہے۔ خداونکی قدر کو درست بھروسے ماسے کلئے نہایت الطیناں سے پڑھتے بخوان یعنی رودہ ہی تھی۔ فرمایا تھی اروتے کو بہت وقت پڑا ہے اب تو یسین پڑھو اور گواہ رہنے کے لیے خاتم کلبوں پر پھور رہا ہے۔

ذر اسوجہ جس کے چاربے یار و عدو دگار بچے ہوں۔ دو طبقے دو لوگیاں۔ بڑی لڑکی ۱۵ سال کی اور بڑا لڑکا سول سال کا ان کی ماں سال گذشتہ مر جلی ہو۔ خدا کے سوا کوئی نہ ہو جس پر ان کے سنوں کی ذمہ داری ڈالی جائے۔ پردیں میں اچانک پیغام نہما آجائے۔ تو ایسے وقت میں کون ہوگا جو نہیتے کھیتے، نہما نہ اور سبر و قرار کے ساتھ جان جان آفرین کے پرد کر دے ہے صرف وہ جس کا قلب اللہ کی یاد نہ طھاں ہے۔ جو پوری طرح اپنے رب کی مرہی پر راضی، اپنے مالک کے انصاف پر قائم، اپنے پروردگار کی رہماں میں خوش ہو۔

اسفس و قوت اور صفات میں زیادہ کہنے کی گنجائش نہیں ہے وہ تدلیل بہت کچھ کہنے پر آمادہ ہے۔ یہ ڈر بھی قلم کی پکڑ میں ہے کہ ناظرین کہیں۔ گے اپنے ماموں کا قصہ لے بیٹھا۔ یقین کچھ یہ چند سطور بھی اس رشتے کی نسبت نہیں نکلی ہیں۔ اصلی رشتہ وہ ہے جو ہر دنیا دی رشتے سے بالائے اور جس میں سب اہل ایمان مشترک ہیں۔ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مرجم کو (نام مخدود ہتم تھا) جو اور محنت میں جائے اور مجھے غیرت و زار کو اس کرٹے اسکا نہیں ہے۔ ۵۔ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے جو شیم دیسرتوں کی شکل میں اللہ کے دل الہ ہے۔ روزِ تو اللہ کے ہاتھے اور کس کی مجال ہے جو اللہ کی عطیات، خاص کے بغیر کسی کو ایک جستہ دیکے

ہماسے دستخوان پر جو شخص کھاتا ہے وہ فی الحقيقة ہمارا نہیں، بلکہ اپنا ہی کھانا ہے لیں یہ ضرور ہے کہ اللہ نے ہمیں ایک یہاں دامتہ بنا دیا ہے۔ ہذا ارزق کے پہلو سے تو کچھ سوچا ہی بیکار ہے کہ اس کا ذمہ اللہ نے لیا ہے۔ ہاں دیگر جلد امور نکل کے قابل ہیں۔ اللہ نے اپنے کلام اپک میں بتایا کہ جس تدریجیت کی ہے اور عین تاریخ ذمہ داریاں ان کے سر پتوں پر ڈالی ہیں تک دیانت دارانہ نجاح اور یہیں بس اللہ ہی کی عطا فرمودہ تو قوت خاص سے ہو سکتی ہے۔ آپ حضرات میرے اور ان بچوں کے حق میں خصوصی دعا فرمائیں تو طریقہ احسان ہے۔ اللہ ان لوگوں کو بہت پسند کرتا ہے جو انی ضروریات و حوالوں پر علاحدہ "سرور" کے لئے بھی اس کے سامنے گڑ گڑ کر اتے ہیں۔ ہنچا اور حسناں ال ال احسان۔

اٹھ کشہ میں افسوس اس مرتبہ "حیات المبعوث" کی قسط میں دا اسکی الشام اللہ اگلے شمارے میں آئے گی اور اسی کے ذیل میں آپ رسول اللہ کی "بشریت" پر بھی حکم تفصیلات ملاحظہ فرمائیں گے۔ بار بار اس مجھے بہت کرنے کو یہ چاہتے ہیں کہ رسول اللہ کی بشریت کے لئے قرآن کی متعدد صریح و حکم آیات کے باوجود بعض مسلمانوں کا اپ کے نشکر ہے اور ماننے میں نہ صرف لاج آتی ہے بلکہ کہنے اور ماننے والوں کے لیے تالی بجالے کو پھرتے ہیں۔ بعض کارگرین کو تو یہاں تک دیکھا کفر نہیں ہے:-

"جوان لیا قرآن کے ظاہری معنی کے اعتبار سے ہم بشری سی مگر جسم جیسے ہرگز نہیں۔"

گویا یہ تحریک بہر کی جواب ہے اندھا انبالہ مشکل کم کا۔ اول تو یہی کاریگری کیا کم تھی کہ "ظاہری معنی" کا شوہر چھوڑ کر من اپنی نکتہ بھیوں کی کنجائش نکال لی۔ اب موقع ٹپنے پر وہ وہ باطنی معانی نکالے جائیں گے کہ عربی لغت کے طبقے میں اس تحریک سلف کو قبروں میں اپنے ن آ جائے گا۔ پھر "ہم جیسے ہرگز نہیں" ہم برآ و راست اللہ میاں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ اب آپ پر چیزیں مجھے کہ جھانی اللہ میاں۔ نہیں شو کے ساتھ خاص طور پر مثلمہ دتم جیسا کا علاضہ کیا ہے یہ کیا چیز ہے؟ تو جواب

کوئی اور کام کرو۔ مغربی حاکم میں تو بلا اجازت لفظ دافتہ سبھی
بجا کر نہیں سمجھا جاتا۔ بہان اس کی مکمل چیزی ہے تو کم سے کم واضح حال
نوجوانیا ہی جعلی ہے۔ بلا تو افضل گردی مانو تو پیر اسے مال پر باقاعدہ صاف
کو۔ فریز کے مجموعہ اسلامیہ میڈیا سے۔ دھما علیہنَا اللہ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی سے مولانا مودودی سے تعلق
ایک بہوت مفصل «بصیرت افروز اور معلومات افزاتشیدی جائزہ
شریع کیا جا رہا ہے جو متعدد اسلوبوں میں چلے گا۔ نے حضرات الحجی
سے اپنی کانٹی انجینئرنگ کے یہاں ٹکک کرالیں یا پرچہ حاصل کرنے کا
کوئی اور انتظام کریں۔ اندیشہ ہے کہ بعض کھلی اشاغون کی طرح
ہر اشاعت بھی سرگاہ کے اڑ جائے گی۔ **علام عثمانی**

اعلان عایت

رمضان المبارک کی تقریب میں مکتبہ تحلی
نے طے کیا ہے کہ آج ہی سے ہر خریدار کو ہر قرآن حاصل
کے ساتھ کتاب مفت دی جائیگی۔
ڈا ج حضرات اس اعلان سے مستثناء ہیں)
منیجر مکتبہ تحلی دیوبند (بیو پی)

درستخیف شومنگ

سربرد دو سخت یورا فائده اٹھانے کیلئے ذیل کی ترجیحات
ایک تو "ترچھلم" ایک بیانی حرف پانی میں رات کو جگو دینے
اور عنیج چجانکر اس پانی سے آنکھیں دھوئیتے۔ یعنی سوریں روز کرتے
رہتے اور سربرد کا استعمال برابر جاری رکھتے۔ پھر دیکھنے لکھنا مایاں فائزہ
ہوتا ہے۔ "ترچھلم" ایک سستی اور عام ہمیز ہے جو ہر عطاوار سے ملائی ہے
یعنی مفردات کا تجوید ہوتی ہے۔ ہر۔ ہیر۔ آمل۔
شیخدار القیض حماں دلومناری

.....ندوچھٹے کیا ملے گا۔ خیر ہنا یہ ہے کہ ”جہاتِ النبی“ کی اگلی قسط میں ایشہ ریت پر بھی حکم و ضمیحات، آرہی ہیں۔ انشا اللہ عزیزناک! دفترِ علی میں حدستے زیادہ اخبارات درساں کی

کو اس افسوسناک صورت حال کا نظارہ کرنے کی سعادت
— یا مصیبت نصیب ہوتی رہتی ہے کہ بعض ایچھے درمیاں
جو دن تک دوسری جگہوں پہنچنے لفٹ کر کے خالد باحجا
ہیں۔ کوئی مضمون نگار نے مضمون برآمد راست اختیار کیجاتا ہے۔
یہاں تک کہ ظرفیت بوری ہے کہ پورا مضمون ایک نیا طبعہزاد
عہداں دے کر نقل کر دیا۔ مثل شغل کے نئے مستقبل عنوان ”کسی ایم
سلان ہی“ میں سے کوئی مکمل نقل کیا اور عنوان دیدیا ”نقوش
ماضی“ یا ”خلی کی ڈاک“ سے کسی طویل حوالب کا پھر حصہ باہر رہا
ہی جواب خواز کا تب کر دیا اور عنوان اپنی طرف سے حدا دیا۔
کویا میاں عامر عثمانی نے برآمد راست اختیار ارسال کیا تھا۔
ہم تمام نہیں لیتا چاہتے۔ بلاؤ اچارت نقل کرنے کے ساتھ ساتھ
ماخذ کا خواز تک مضمون کر جائے والوں کو گریبان میں منفرد ان کو سوچنا
چاہتے کیسی مجرمانہ ذمہ دست ہے کیسی گھٹیا۔ کیسی چھوٹی۔

اور کسی کو کیا ہمیں۔ دنیا سے اسلام کی شور برین دیجی دریں
دارالعلوم دیجیں۔ جس کے رسائل میں جس کے ماضل پر بولا ناجھلیب
صاحبہ تمہارے دارالعلوم کی تبلیغی کامیابی کا اعلان ہوتا ہے تو اسے دھڑکے
سے یہی عمل خیر حسارتی ہے۔ اتفاقاً نہیں محولاً اور جھپٹے پہنچانے
مرہنڈی ٹھوپھانے پر۔ اب کسے راہنماؤ کرے کوئی۔

بعض جریدے حوالہ تو دیتے ہیں مگر ادھورا مشلاً آخر میں
باریک سا لکھوادیاً تھا۔ یہ بھی غلط اور باکل غلط ہے۔

زندگی کے نتدر ہے اماکھ سے جگت سے
ایسے صریح کہیں نہیں تو پلے ہوں مگر ہر جگہ نہیں۔ شرافت اور دوستی
صرف یہ ہے کہ آدمی نقش کرے تو منقول عز کا دفعہ حوالہ رکھے۔
سوئی کی لوگوں سے محض "تجھی" الگھی اور اینا اور دیوند "کم" کو جھان
دیجا گا غیر مزدود ہے۔ اور پیدت کھجور یہ اختلاف میں بین معاصرین
بھائیک خود ہے۔ کسی مترجم رسائلے یا ہر انی کتابے نقل کرو تب
بھی حوالہ د۔ اتنا بھی اگر تم سے نہیں ہو سکتا تو قلم کا دھن اچھوڑ کر

(ہادش پر تاہگذہ)

فَارِقُ عَظَمٍ

کوئی کی یاد میں گلشن ہمیشہ اشک بر سائے
اسی کا نام ہے جینا تو ہم حصے سے باز آئے
مگر یوں بھی نہ روایے دل کو غیر وہن کوئی آئے
اور اب یوں بھی کہ علم کوئی نہ ہوا وہ آنکھ بھر آئے
کہ سورج کی تمازت سے کہیں گلشن نہ جعل جائے
قیامت ہے انہیں عین چخوں کو شتم پر پہنی آئے
جو ہو کر دیں یہ دیوالے تو گلشن سر کے بل آئے
گروہ کیا کرے جو اپنی ہی نظر دیں کوئی جعلہ

سموم گردی سے ایسے ایسے پھول کھلائے
بھی نظریں ہیں کیلائی، بھی چہرے ہیں سولائے
بخار طالم، تسلیم سوز و زمزہ پہسا نی
بھی یوں تھاکر لاکھوں علم پر بھی آنسو نہ پہنچئے تھے
مبارک ہو سحر نیکن چن دا لوی خدشہ ہے
نچھار اسے جہیں شبہم نے ساری رات درد کر
ذہروں ارباب دیرا بپڑ طعنہ زن چن دا لے
زمائے کی نظر کو گرنے والا جی بھی سکتا ہے
ستاروں کی تنک تابی کو حد سمجھا ہے دنیا نے

تریخ خورشید سے ظلمت کی چادر کوں مر کا ہے

ضدر دوت ہے کوئی ابر ترجم پھرے گھر آئے
کوئی ایسا نہیں ہو قہبہ جہپور چکا ہے
بوجل مدور کے مارے ہوؤں پر لطف فرائے
جودے اس وقت پھر اٹھ کے جب دم بوجائے
قلروں میں کسی جانب جو کوئی اونٹ کھو جائے
پسر کی بشت پر جو اپنے ہاتھوں دُرے برائے
کر بدلا نصر کے ہامل سے اک نادار پا جائے
قصاص اک ملٹس نادار کو شاہوں سے دلوائے
کہ بیت المال کی دھرمی ندا پئے صرف میں لائے
نو لوگوں سے اجازت لیکے استھان فرمائے
خود اس کے تن پر یکین حق بوسیدہ جلبا ہائے
اور ایسا احمدی جو اپنے قائل پر ترس کھائے
اور اسار عرب ہو سارا جہاں بیت سے خراہے
تو اپنے دو غش پر غلہ اٹھا کر خوری لے جائے
ٹھاکر اونٹ پر غادم کو خود پسیدل چلا جائے
بیلوں پر بھٹی چادر کوتا نے اور سو جائے

خلیل کر راکھ ہوتا جا رہا ہے عالم امکان
کہیں باقی نہیں عدل و مسادات آج دنیا میں
رماد مفتر ہے اس بلند افسان کی آمد کا
یہ دنیاڈھونڈ حتی آج ایسا پاس بان اپنا
اک ایسا شاہ جو گردان لے جنم خواہیں کو
اک ایسے عادل ہنصف کی حاجت ہے زمانے کو
قدم انسان کی مند پر حب رکھے تو یوں رکھے
مسادات بشر کا ہیں کے دلیں ہو خیال اتنا
دیانت دار ایسا ہمرو، ایں قوم ایسا ہو
علیمات ہیں ذرائے شہید کی جب آپڑے حاجت
اہم ایسا کو ردم و شام دیتے ہوں خزان اس کو
شدید اتنا کرخی کے واسطے لڑ جائے اپنوں سے
ہوں ایسی سادگی کہ پڑے بھی اپنے خود کی دھوتا ہو
اگر پھر بھوک سے بیتاب کوئی شہر سے باہر
خیال آدمیت جسکو ہواں حد آخر تک
سفر میں ساتھ ہو سامان آسانش نہ کوئی بھی

کوئی دیکھے جو اس کا گھر تو سامنے ہو نہ کھلنے کو
ہو اتنا ہے تکلف الیت جائے میں مسجد میں
سبق آزادی انسان کا یہی نہیں اسی زمانے میں
ہیں پھر مل سکے اے کاش کوئی راہبر ایسا
کوئی اے کاش پھر فاروقیت کی شان دھلانے

سلام اے حضرت فاروقؑ جس پر عدل اڑائے
سلام لے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے
کہ نامہ بھیج دے اور شیل میں میلانا آجائے
تری سلطنت نے سارے قصر امتداد کے ہائے
ترے غمیری زن جب تکوا باطل میں مگرائے
کہ جیسے زلزلے آئے تو دھرتی کا میتی جائے
لصوہر سے تھرے شمشیر باطل کشید ہو جائے
زین پر آسمانوں کی بلندی کو جی رشک ۲ اے
رسولؐ حق کو اکثر مشورے تیرے پہنچائے
خدا سے مانگنے کے بعد تجوہ کو مصطفیٰ پائے
کہ اپنا بھی کیسے تعریف بیکار بھی گھن جائے
کے تکلید اگر تیری تو بیڑا پار ہو جائے
خدا نارش کو تیری پیروی کریں یہ طاقت شے
ارادت کیش کو تیرے اڑا ایمان مل جائے

بغضہ تعالیٰ "خلافت نبیر" کا دوسرا ایڈیشن
بھی تیری سے ختم ہو رہا ہے جن لوگوں نے
اس میں یہاں نبیر کو نہیں دیکھا ہے وہ جلد
طلب فرمائیں۔

قیمت ایک روپیہ



رجھڑی سے مذکونا ہو تو ایک روپیہ رس آئے بھیجیے۔

مکتبہ تجھی دیوبند (دو۔ پی)

مابنامہ نئی راہ کے چند خاص نمبر

قرآن نمبر کے مولانا آزاد، علامہ قید رضا، علامہ جوہری مٹلاڈی صلواتی سے حضرت مسیح چارانندھی شہرہ آفان حضرات کے مصائب پر ۱۱۹ سورتوں کا مقطع ترجیح بھی سباب اکبر آبادی کے فلم سے شامل اشاعت ہے۔ رعایتی قیمت ڈالیجھروپیہ۔

رسیج الاول نمبر کے مولانا آزاد، علامہ جوہری مٹلاڈی بر عالم شبلی، ابوالعلی مودودی بصیرتی پھیلنگی کے مقالات جامعہ۔ سو اور وہ پے مجلد خواجہ سعین الدین شیخی کے حالات اول اول اولیاء اللہ نمبر کے علاوہ تصویر اور مشائخ حیثت کے طبقیں برداشتی ذاتی بھی ہے۔ رعایتی قیمت یارہ آئتے۔

حکمت نہیں کو اقرآن اور کبود نرم، خرآن اور سائنس، اقرآن اور
حکماء، اقرآن، پر رحماعت کا احمدت، اقرآن دین،

حقوق العباد اور قرآن میں آداب مجلسی جیسے امور مذکور ہیں۔ ایک دریے رسول اللہ کے بارے میں ۴۶ سورہ مسلم شاہزادہ خلیفہ حضرت امام حنفیہ علیہ السلام کا اظہار عقیدت۔ قیمت ایک روپہ۔

بُشِّریت کا مقامِ بلند

مولانا آزادؑ کی چند کتابیں

تذکرہ	نجدہ	سات روپے
آزادگی کیا فی خود آزادگی زبانی	»	چھ روپے
صحیح امید (خاص مضامین)	»	چھ روپے
نقش آزاد رخطوط کا جھوٹ	»	چھ روپے
مسلمان عورت	»	چار روپے
مسیل خلفت	»	سالستھیں روپے
معتسالت آزاد	»	دوسروپے
ضباہیں آزاد	»	دوسروپے
خطبات آزاد	»	تین روپے
شہید عظم رواتعت (کریم)	»	ڈیڑھ روپیہ

رسول ﷺ کی دعائیں ہر حضرت ابوبکر حمدیؑ، حضرت خدیجوؑ، پیر حضرت بلالؓ، ان کتابوں کی مجموعی قیمت سارے پیے ایک آنے ہوتی ہے لیکن اپنے

شیخ

حسین و لکش باتیں کیے۔ نکتے تراش کے علم و محقق کی دکان بجا کی
لئے کو یقین ادا کھو بادر کرائے کی تکمیل ہیں، ہم کا فرست
ہے کہ قلم کی ذکر سے دودھ کی نہریں گھوڈیں، انگلیوں کی جبش سے
زید و تقویٰ کے عمل کھڑے کر دیں اور خوبی و عظیم کے دھارے میں
عائز الناس کو ہمارے حاشیے ایک سولانا مدد و دی ایسا پیش کر سکتے
ہو کسی فلسفے کے مٹا دا در کسی نظری فارمے کے نقیب بلکہ ہرے
ہمیں سکھتے تھے، وہ تو ایک اور پنچھی مخصوص دنیا سے سفر کیا
ہے، ان میں آتے تھے۔ اس ٹکراؤ میں اسلام کو فائز المرام کرنے
اور باطل کو ہر مرمت دینے کی خاطر اخنوں نے خوبیں کیا کہ ان کا تعلم حمار کے اوزار یا مجاہد
کی تواریکا کام جسے ملتے ہے وہیں وہیں اخنوں نے اس کی الگین ٹھیکی
چھپوڑیں اور فترے کے فترتیار ہوتے چلے گئے۔ لیکن چہاں کہیں بھیں
اندازہ ہوا کہ اسی تعلیم میں گیندکا ملابن کے رہ جائے گا وہیں ہاتھ
روک لیا۔ ایکیں حقیقی افادت طلب ہی نہ کر جت و مناظر۔ ایکیں
عمل کے ہیدران ہیں بہت بیکھر کر ناخواجہ قدرت کی دی ہوئی تھی اس
کے طبق ان اخنوں کیا اور آج بھی جب کہ گرد و پیش کے احوال میں
زین آسمان کافروں آجکل ہے وہ حقیقی افادہ ہتا ہی کے زاویہ نظرے
اپنی استطاعت کے طبقاً سمجھ دی جو صوف ہیں۔ ”حکمتِ عالیٰ“
کی بحث کو مفترضیں نہ جس قدر طولی نہ بنادیا ہے وہ محتاج بیان
ہیں۔ عصی افقط بحث کم ہو کر رہ گیا اور ضمیم و ذیلی مباحثت یوری
فضا پر گھریں کر جائے گئے۔ جو اختصار اور ششیٰ اپ بیبعض اور حصہ
سولانا مدد و دی کے جوابات میں مخصوص فرمائے ہیں اس کی حشریا
اس ہم یہیں نہ کر جوابات میں۔ جوابات تو اپنی حکم اتنے ملکی اور
جامع ہیں کہ جو شخص مقرر اور اساس و اصول کی تدریجیت جاتا ہو اور
سو پر نظر کا شکار نہ ہو وہ ان سے پوری طرح علمی ہو جائے گا۔

سوال ۶:- از محمد بن مشرقی اپکن وہی حکمت عملی کی بحث
حکمت عملی کی بحث کے سلسلہ میں اب تک ذکر نہیں کی طرف
سے جو کچھ محقق الہام گاہار رہے اس کا احروف حرف میں دیکھ چکا ہم بخود
آن بخرا بستے وہاں فوت فنا جو کچھ تحریر فرمایا ہے اگرچہ اپنے داشت میں حکم
اور وزن دار ہے لیکن کاش آپ پوری بحث کا تفصیل جائزہ لیتے۔
میں اور صیری ہی طرح اور بہت لوگ آپ کے انداز نگارش کے بعد
دلدداہ ہیں اور اگرچہ جو شر اور طبعیں کی حالت میں طبع و تنہ الفاظ
لکھ جانے کا عیب آپ کے یہاں ضرور پایا جاتا ہے لیکن اور ہر حفاظ
سے آپ کی حریریں دلپذیر و درج ہوئی ہیں۔ مولانا مودودی نے
جو ابا جہنا کو کھاہد دلنشیں ہیسے کے باوجود تحریر اور لشتر ہے غالباً وہ
تفصیل بحث کی فرمومت نہیں پاسکے۔ آپ اگرچہ تفصیل اختیار فرمائے
خاص و عام کو تیناً پفع کرنے کا۔

جوابات:-

حکمت عملی کی بحث کا تفصیلی جائزہ یہتے ہیں ہم بوجوہ تأمل
دہائے۔ اول پوں کو بفضلِ تعالیٰ مولانا مودودی جیات ہیں اور جائزہ
کی حد تک ہر لائنِ الفاظ اعتراف کا بواب بھی دینے جا رہے ہیں
ان کے جوابات معرضیوں کی تحریر وں کے مقابلہ میں خرا فی اعتبار سے
چاہئے تصریف خفترتی ہوں، لیکن مغزا و مرگز اس کے حاملے اسی بیان
جماعت ہیں کوئی تبصرہ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم جیسے ناکارہ اور
خروم عمل لوگ تو ہست رہانی سے کسی بھی بحث میں کتاب کی کتاب
لکھنا رکھنے پڑتے ہیں، زندہ کو شخص میں کہہ رہا رکھنے پڑتے ہیں۔ شو شیخ ہمیشہ^۱
نکال کر طول شب فرانگ کو اپنے سکتے ہیں ہمیں عملی وزیر ہیں کچھ نہیں
کرنا۔ ہمیں اس سے کوئی دیکھیں ہمیں کہ جیسیں نظریات و استفادات
کو فعل عمل کے چوکشوں میں قفل کرنے کے لئے کیا کہاں پڑ بیٹے
پڑتے ہیں، کیسی کسی بچپن گیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ہم

بھڑکنا ہے۔ اسی حالت میں مناسب یہی ہے کہ صبر کرنا چاہئے۔ ہاں الگ کرنی ایسا وقت آیا کہ اس جماعت میں پڑنے میں دین و نعمت کا کوئی حقیقی مقام محسوس ہوا تو اشارہ اللہ کوئی خارکوئی مانع ناچیز کے قلم کو سچالہ نہیں بٹھانے زیگا۔

یہیے بطور تجزیہ کا ایک اقتضاد رسمتے چلتے۔ آٹھویں صدی کا ابتدائی نہ انسپتے۔ تا ماریوں کی پہلیں اس تاخت نے مسلمانوں کا بڑا غرق کر کے رکھ دیا ہے۔ اب دشمن برلنی بلغار ہونے والی ہے۔ شامی و مصری و جیں مقابلے کے لئے دشمن سے چنانیں ناصحت پڑا اور اسے ہوتے ہیں ابھی مکارا نہیں ہوا ہے۔ میں، اسی عالم میں رمضان شروع ہو جاتا ہے اور قرآن کے حکم علمی کے مطابق مسلمانوں پر اذم ہو جاتا ہے کہ روزے رکھیں۔ زندہ سفر میں ہیں نہ راضی۔

لیکن ذرا دیکھئے مشیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کیا اسلام فرمائے ہیں۔

”لوگو! جب تک جنگ سے فارغ نہ ہو جاؤ روزہ
مت رکھو!“

اللہ وہ صاحب کیوں نہ رکھیں؟ روزہ قفر میں ہے۔ اللہ نے کہاں کہا ہے کہ جنگ ہونے والی ہو تو روزے چھوڑ دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ زمانہ جنگ میں ترک ہوم جائز ہے۔ صحابہؓ کہ ہم ہمیں سے کوئی نے اجازت دی ہے کہ مت قوع جنگ کی خاطر روزے جیسی عبادت مکتوپہ کو مونخر کر دو۔ تا منیج تو یہ بتاتی ہے کہ صحابہؓ ذاتیین سے عین میدان کا رزار میں نکوار و کمی چھاؤں اور میریوں کی برسات میں روزہ رکھا ہے۔

پھر یہ نہیں کہ ایں تیمیہ نے یہ فتویٰ صرف ان بجاہدیں کیتے دیا ہو جو جنگاں میں خون کی ہوئی کھیل رہے ہوں؛ جو حربی سے دست مگر بیان ہو۔ بھی تو جنگ شروع ہی نہیں ہوئی ہے۔ ان کا فتویٰ عام تھا۔ پوچھ دشمن کے لئے تھا اور یہاں تک اس پر زور دے رہے تھے کہ متعدد امیروں اور سالروں کے پاس چاٹتے اور اسے حکما نے بیٹے کی کوئی چیز مانگ کر کھاتے تاکہ سب جان جائیں وہ روزے سے نہیں ہیں۔ لکھتے ہیں علماء نے اس قویے پرخت احقرض کیا۔ آج کی طرح اس نسل نے میں بھی ایسے علماء کی کمی نہیں تھی جو سر مجرم

کم سے کم ہم اپنے بندے میں کہہ سکتے ہیں کہ معتزیوں کی تمام خیریوں کو ہبایت ہجن احتقاد اخذ بہ عمل دویافت اور ذہنی خیر چاندراہی کے ساتھ پڑھنے کے باوجود جو نہیں کھلے سکتے کہ وہ کوئی حقیقی شکر درپیش ہے جس کی بھیان سمجھانے کیلئے پر ختم جماعت خودی ہو گئی ہے۔

محض خیالی خطرے، نظری و ایسے اور دراز کا نکل کر جیسا ہے تھا ری ہی مجھ اگر موٹی اور ہماری ہی بصیرت الگیے تو اور ہم تو اور ہمی خودی ہے کہ ہم کان دباتے پڑے ہیں اور فصیل نقد، نظر کا تصور بھی سکریں۔ دوسری وجہ تماں کی یہی کہ معتزیوں نے ذلیل درذل اور خارج دشاخ کا آتا باتا بھلا کر جو سے محض کو اتنی درازی دیدی ہے کہ اس کی شاہکی کے لئے جملی کے ایک خاص خبری کا شامہ چاہئے۔ یہ شاندار تھیں، بہ آسانی دستیاب ہو سکتا تھا خلافت نہیں ہی کیوں ادھوراں کھلتے۔ واقعہ ہے کہ متعدد اساب کی بنادر پر ہم ایک صفحہ شمارہ اس جماعت کی نذر کر دیتے کی پوریں ہیں نہیں ہیں۔ راقم الخوف کی خیریوں میں جوش اور طیش سچے جو عیب کو انشاندی جذبے فرائی ہے تھیں کیجئے اس کے احساس سے ہی خود بھی برگانہ نہیں ہوئی۔ میں۔ عالم خدا کی اپنے اس عیب کو خوب جانتا ہے اور اس پر اسٹر سے ہزار بار عفو طلب کرتا ہے کہ بارہا کو شر کے باوجود اپنے قلم کو جو دیے اور جوش کی گل کاریوں سے بچا ہوں پا۔ لیکن انصاف پسند حضرات الگ ان افراد ادا شخصی کی جا رہتے اور ان نظریات و دعاوی کی اشتغال انگریزی بھی نظریں رکھیں جن کے بال مقابلہ یہ ناہل گئی ہو اٹھاتے تو شاید میرزا جم دعیب پنجابی کا پڑھاتے۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو پہنچاں کے قلچے کشمکشیوں کا وہ پھیلتے ہوئے کاشٹوں کی خشش سے جبرا ہوں ہر مرحلہ پس اسٹر اور خیر جذبہ اتنی بیان میں لٹکو کر سکیں۔ یہ یا تین یا ٹیکٹو پر نہیں کر رہا بلکہ اس ہم لوک طرف تیجہ لانا مقصود ہے کہ اسی بھی معااملہ میں کوئی راستے قائم کر سکتے ہوئے سارے ہی تخفی و ثبت کو خوش بر نظر رکھنی چاہئے۔

آپ، مجھ سے فصیل کی فرمائی کر سکتے ہیں۔ میرے بھائی مطہر موضع پر الگ میں نے بات شروع کر دی تو زلفت محض درازی دی رہی جا سکتی۔ بے شمار اجابت شاہکی ہیں کہ یہ نالائق ہماں نے سوالوں کا تو جواب چھاپتا نہیں اور رذسرے ہی قصوں میں صفحے

و اسی پر عقل بھی بھیجا تھی ہے کہ ایک گھم تحریر پر جو
تجھی پریز کو قربان نکلا جائے تو تحریر اپنیں جو حکمت
معترض ہے اس کا تھامنا بھی بھی ہے کہ بڑی برداشتی
کے لئے جھوٹی بُرانی کو گوارا کر دینا چاہلے ہے اور جھوٹی بُرانی
کی خاطری بھلائی کو تھمان نہ پسخوں دیا جائے۔ مثلاً
بیرون صرف عقول بھلائی کو سخون نہیں ہوں گا اور
جس بچتی ہے ملک ہزوں یا تک بنا پر اسلام کے اصول تو انہوں
اور احکام میں سے جو بدلش ہے چاہئے کل جاتے ہیں بلکہ ہے
میرے اس فقرت سے ظاہر ہے کہ اس حکمت خواہ کا انکاں
کوں جو خود اسلام کے نتیجے میں تھامرا سے باقی کوئی دلکشی
ہے اس پریز کی خاطر کو جھر کو گوارا کرنا اور کسر احمد کا
قرآن کرنا اگر یہ ہے:

کیمی صرف و علم ہات کئی صاف شہر غبار اور جوئی تو پھر
یکن اغتر انسان کا دفتر پریز پایاں اٹھا کر دیکھیں جو کہ بولانا
مددوی رجائے کیا کھڑکیں ہیں۔ کیا انہوں نے پھیلانا ہے
جو سکھا ہے کوئی کہے اس پریز نے قرآن کے حکم ناطق سے استثنائی
نکالنے ہیں خود قرآن ہی سے دستی ہے۔ قرآن ہی نے تو مساوی درود
مریض کو خصت دیکھ کر اشاعت کیا ہے کہ جملی احوال روشنے پر جانپی
پر اثر انداز ہو گئے ہیں تو بُنگ لیٹے بھائی قوتوں کو مجال سکھ کر شہنشاہی
شدید ضرورت ہے اس کوئی نظر نہ دوس کو سو خود کر دیا دین شریعت
کے ہیں مطابق ہے۔

بات تو بصورت ہے، یکن ذرا وہ تمام تحریر ہے اٹھا کر دیکھ جو
مولانا مودودی نے "حکمت علیؑ کے مسلمانیہ پر و قلم کاہبی کیا ان میں کہیں ہے
یہ بھی اخنوں نے قلم فرا دیا ہے کہ بیر جماعت، بلا دلیل و محنت کے میں من میں
طور پر جو علم شہنشاہی کو جا سچے مطلع کر سکتا ہے جس اصول دین کوچاہیں آشنا
کی جی ہیں، فنا سکتا ہے، جس لقا خاتم شریعت کو چاہیے محض آندر ہر آذد
کہتے ہوئے حکمت علیؑ کی پریز دن سے بُلکل مکتابا ہے۔ ابھی آئئے ان کی
عمارت ہیں دیکھ ہی لے کر ترک و قبول اور اخذ و استثمار کیتے وہ خدا میں
ہی کی دی ہوئی کسی کو کوچوٹی بھلائی پر اصرار کرنے سے
سلسل کی تحریر ہوں یہ تحد و محدودہ اشارة بھی اور صراحت بھی کہتے چلے
آئئے ہیں کہ تو قبول اور اخذ و ترک کا حق غیر مشروط نہیں ہے۔ یہ ہیں کہ

علم کے نئے سب بھر عقول نہیں رکھتے تھے۔ جو درج شریعت اور حکمت عملی
کے مابین اصلی درجہ کا تو ازان قائم رکھنے پر قادر نہیں تھے۔ جس کی
ذہنی گرفت علیؑ حقائق کے طفیل و غامض گوشوں پر پھوٹ نہیں ہے۔
لیکن مراج دار شریعت، امام ابن تیمیہؓ ان کے اختراض کو
غیر حقیقت پسندانہ تراویحیہ نہ ہوتے فرمائے ہیں۔

"سفری ہمیولی سکان کی رہایت سے اگر باری احوال
وزدہ نیز خرکر دیوبیہ کو حلال قرار دیتے ہیں تو دشمن سے
اظہنے کی طاقت بحال رکھنے کے لئے تو زدہ چھوڑ دینا
یکوں عذاب نہ پہنچا۔ حلانکہ ہی نہیں، ان رکھنا انصاف اور
بھی ہے۔"

دیکھ لیا آپ نے۔ امام ابن تیمیہؓ کسی آیت بھی حدیث
کسی اثر کے تحت وہ نہیں سمجھی عبادت مفرود ہے کارک حکم الفرازی
صورا بدینہ سے تحت وہ نہیں سمجھی عبادت مفرود ہے کارک حکم الفرازی
دیا۔ جنگ کے لئے تو انہی قائم رکھنے کو ایک ترمذ محدث مانا اور ہم پر یہ
اطہمان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان کا "حکمت علیؑ پر جنی ہے قیاس اور
غور جی بالیقین درست تھا اور اسے خلاف شریعہ بھجنے اور ایسا بھاجا

ہے یا بھی یا متصشب۔

اب یاد کر جو مولانا مودودی کیا کہے گئے ہیں۔ ان کا رسالہؒ
ذہن پر چند فقرے میں یاد دلتا ہوں۔

"ایک اصول کو قائم کرنے پر ایسا اصرار جس سے
اس اصول کی پسند بہت زیادہ اہم درجی مقاصد
کو نقصان پہنچ جاتے حکمت علیؑ ہی نہیں حکمت دین کے
بھی خلاف ہے۔" (ترجمہ القرآن دیگرستہ)

بحترم جمیع القرآن میں شہادت میں بطور تو ضعیف فرمایا۔

"جس کو ہم اپنا ہاتھ مسوئی ہے۔" یہ کوئی سچی حیثیت سے لہر سچی
اصول قائم کرنے کے لئے ہے اور ہر طبق جھر کر کر کشیدے اور
مٹا دیتے کرلاتے ہے، یکن علیؑ نہیں جس بھروسہ کی گئی کے
دہیان انسان کو ہے۔ یہ حکم بر لیسے عالم بھے معاشر
پیش آجائے چھوٹیں ایک جھوٹی بھلائی پر اصرار کرنے سے
ایک بڑی بھلائی کا نقصان ہوتا ہے یا ایک جھوٹی بُرانی
ترک کر دینے سے ایک بڑی بُرانی لازم آتی ہے۔ ایسے

کرامرو قائد کی زبان ہی قانون بن جاتے اور وہ شریعت کے کسی اصول
کو حکم مکھی ہادیت میں بلاد لالی شریعہ ہی حکمت علی کی فتحی سے
من چاہتا نظر ہوت کرتا چلا جاتے۔

ابن تیمیر ہم عصر ہیں ہیں۔ وہ مرچک اور روح میں سکلتے
ہائے دل بہت فراخ ہیں۔ پر مکن استدلال کے ذریعہ ہم کو مشترک
کریں گے کہ ان کے نزد کوہ تھوڑے کو ایک مشقول قسم کا اجتہاد فشار
دیں اور یہ بھی کوشش کریں گے کہ اس اجتہاد کے لئے "حکمت علی"
کا لفظ ہرگز نہ آئے پاسے۔ لیکن مولانا مودودی ہم عصر ہیں ان کے
حق میں ہماری ذہانت نیزہ دشمن ہی تلاش کرے گی، اخینی کچ کرنے

کے لئے تحریق ان وعدت اور پولے دینی طریقے ایسے ہی احسنا
ڈھونڈ کر ائیں گے جن کی جھونک سے ان کا ناکہنیں دم کیا جاسکے۔
حالانکہ یہی وطیرہ الگرم ابن تیمیر کے باسے میں اختیار کریں۔ اور
مزدہ ہو کر اپنے عہد نے کر بھی رکھا ہے تو کسی دل سے بھی ہمارا منہ
بند پیش کیا جاسکتا۔ ہم کہیں مجے قرآن کے حکم ناطق کو ٹھکر کر بیرون
گمراہ ہو گیا۔ ہم کہیں مجے الگوت پر کارتا حکم رکھنے کے لئے تو وہ سے
کی جھٹی ہو تو اللہ میں کے لئے لیکن مشکل تھا کہ مریض و مسافر کے ساتھ
جنگ آزادہ مونین کا بھی ذکر کردیتے۔ ہم کہیں مجے کا جتبا
اگر صحیح تھا تو کیوں ایسا ہوا کی بعض صحابہ اور بعض تابعین نے عین میدان
کا زداریں روزہ رکھا۔ ہم کہیں مجے۔ اور نہ ہو لقوی کے تمام تر
حلال کا مظاہر و کرتہ ہوئے کہیں مجے کے لعنت ہے ایسی جگہ تیاری پر
جس میں قرآن کے حکم صریح کو نظر انداز کر دیا گی۔ لعنت ہے تمام
قرشوں اور ہنون اور ساتوں آسانوں کی ایسی حکمت عملی پر جو محنت مدد
میکھوں گو روزے کی رخصت عطا کر دے اور لعنت ہے ایسی نندگی
ایسی کامیابی ایسی سیاست و تدبیر چیزوں میں ایک داعی حق یعنی خدا
کے دنوں میں سرعاً مُنْهَنَه جلانا چھرسے!

کشماجی معاف۔ لعنت بازی کا پچھا ایسا ہی انداز ہنا
جو ہم اسے نہ رکھوں اصل حاجی نے اپنے قلم پاروں میں استعمال
فریبا تھا یہ ہے تو بہت شاندار۔ آپ دیکھ لیجئے کیس تقوفے
کیسا از پکیسا عشق ایسی نطاہ پر متانے اس سے۔ لیکن یہ ہماری
پڑک تازیاں نظریات و حقائق کی جنگاہ میں کوڑی بھرفاڑہ
ہیں دیتیں۔ ان کا مزا اس تسبیح مصلحی تک ہے اور انکی افادیت

چراغ اس مصنف وعظی سے ذاتی ہے۔ پھر حب حقائق کا ریا آتا
ہے تو پریمر کے غباروں کی طرح پارہ پارہ ہر جانی ہیں۔ خلاجت
کر کے اب تیسی تسبیح پر تسبیح مصلحی کے باب میں وہ بھی کسی سے کم نہ تھے
لیکن جب حقائق نے ان کی مصقاً ذہانت کو آواز دی تو انھوں نے
تسبیح کو حب جس رکھا مصطلہ اپیٹ کر لیں ہیں دیبا یا اور ہاتھ پر حاکم
گھوڑے کی بگ تھام لی۔ اب نظریات اصول کو حقائق کی
رزم گاہ میں تواریکی دھار پر تسلی کا وقت آگیا تھا۔ وہی زاہد
شب زندہ ارجس کی نندگی احکام شریعت کی تلقین اور انسانی
دین کی تربیت ہیں کچھی ہوتی تھی پکار کر کہتا ہے۔

"لگو زندہ سوت رکھنا ہے میں دشمن سے اپنے کلنے کا لئے
تو ناکو ضرورت ہے۔ ہمیں حریف کو شکست یعنی ہے۔"

اس کے بخلاف وہ علماء جنہوں نے اس شورے اس قسم سے
کو باطل قرار دیا۔ نہیں جانتے تھے کہ حکمت علی کس طبقاً کا نام ہے۔
نہیں جانتے تھے کہ حب جنگ برپا ہوتی ہے تو پارہا جھوٹی مفادات کی
خطا پر یہی بہت سے پاہیوں کو کشادنا پا پڑتا ہے۔ اپنی ہی رسید
میں بھی بھی چنگاری دھکل دینی ہوتی ہے، اپنے ہی میگزین کے ایک
حصد کو درپا بردا کر دینا خود دی ہو جاتا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے
تھے کہ جن گذشتہ جاہدین نے عین دوران جنگیں روکنے رکھے
ان کی صلائب ایمان اور تاب و مکت سے بہ جوڑہ جا ہرین اور
غایم اسلامیں کے ایمان اور تاب و تو ان کو کیا انصبٹ ہے۔ وہ تو
بس اتنا ہی جانتے تھے کہ روزہ عبادت مکتوہ ہے جسے حالت مرض
اور عالم سمازت کے سوچھتی دیدنے کا اذن قرآن کے گھیں نہیں
دیا۔ اسے مصلح و قلت اور حکمت علی کے طور پر چھوڑ دیتے کافتوں
شریعت کی ٹھنڈی خلاف درزی ہے۔

بات ہی ہو گئی۔ ہمیں اس اتنا ہی کہنا چکے کہ اسلام کے وہ
اصول احکام جنہیں عمل کے صیدان ہیں کا رفتاری کرنی ہوتی ہے
جو اپنے خپور کے لئے محلی امثال و نظائر کے محتاج ہوتے ہیں، جن
معیشت و تحدیں کے مختلف شعبوں کی تغیریں اٹھتی ہیں وہ پھر کی
طرح بے تکم، فولاد کی طرح سخت، جھوپچال کی طرح بے حسم اور
فلسفہ کی طرح بے گدا اور نہیں ہوتے۔ ان میں ملکتی اور پھیلی کی
تجھا اسٹہر ہوتی ہے، وہ مقدم اور متاخر ہو سکتے ہیں، ان کے

ہیں اور ان کی بیانیت حضرت ابراهیم علیہ السلام کے زمانے سے جلی آرہی ہے۔ لیکن جس آیت کو آپ نے فرمایا اس کی بیانیت مفہوم لازم کے افہار سے کچھ ایسی ہے صحتی:-

لَوْلَا سُرْكَثُ ذَلِكَ فَغَيْرُنَّ وَلَأَعْدَلُ أَلَّا فِي الْجَنَاحِ

کی۔ بے جیانی کے کام، معصیت کوئی اور لڑائی دنگل طاہر ہے مال کے باہر ہے بھی منوع ہی ہیں۔ خاص مجھ کے دلوں میں ان سے رکھ کے کا لشائے یہ ہیں ہے کہ ان دلوں کے علاوہ ان کا جواز نہ ہو۔ اسی طریقہ پہنچ اور ظلم رہنا یا ایک قوم کے مختلف افراد کا ایک درست پیشتم کرنا ہمیشہ ہی منور ہے نہ کہ حرف چار ہمینوں میں۔ تو نماست ہو۔ اک تصویریت کے ساتھ چاروں حرم ہمینوں میں جس ظلم اور جنگ اور جدل کی مانعست آئی ہے وہ وہ ہی ہے جو ان ہمینوں کے علاوہ بھی منوع ہی ہے، لیکن ان ہمینوں میں اس ظلم منور کی شفولیت جو نکر مجھ اور عمرے جیسی عبادات کے خیال سے۔ بن جاتی ہے اس سے مزید قباحت و شاعت پیدا ہو گئی۔ جو جنگیں جائیں خود منوع و حرام نہ ہوں وہ ان ہمینوں میں ہی جائزی ہیں۔ خود قرآن کہتا ہے کہ۔

أَنَّهُمْ أَخْرَجُوكُمْ بِأَنَّكُمْ تَعْمَلُونَ حَرَامًا مَا هُوَ يَنْهَا إِذَا دُرِجَتْ مَنَافِعُ قِصَاصٍ

کفار عربت ایک سال ذی قعده کے جیہے میں مسلمانوں کے رکھنے سے روک دیا تھا۔ اسکے سال اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ کفار اگر ماہ حرم کا عطا نہ کرتے ہو تو تھاں سے درپسے آزار ہو سے جو تو تم بھی ماہ حرم کا عطا کئے بغیر ان سے لڑو اور خوب خوب مزاح پر سی کرو۔ حرمت کا معاملہ تو برا بری کا ہے۔ حریف الگدیدت کی پردا نہیں کرتا تو تم بھی مت کر د۔

غزوہ بیوک اور حبی بی میں ہوا ہے جو ماہ حرم ہے۔ گویا عمل بھی اور قول بھی یہ بات ثابت ہے کہ کفار سے لڑنا۔ بشرطکہ اس کی ضرورت درپیش ہو حرم ہمینوں میں بھی جائز ہے۔ اسی آیت کے متعلق بعد جس کا آپ سنتا کہ فرمایا ارشاد ہوا ہے:-

وَمَا يَنْهَا الْمُتَّهِرُونَ كَافَةً إِذْ مَا فَرَمَكُرَبَ وَمَرَكَبَ

کمَا يُفَرِّمَا لَكُوْنَةَ كَافَةً۔ جس کے مقامات کرنے میں دھمہ ہے طلبی اس طریقہ یہ بات ذرا بھی مشکل نہیں رہتی کہ اگرچہ حق و غلطے

لفاظ میں قطع و برد بھی ملک ہے اور ان کے استعمال میں قاتا ہے وہ امراء کا الفقہ، اخراجت، درجنی، لعلق، اور حسن تو اونہی ہی وہ بیانی عالیہ ہے جس پر اپنے آن کی افادہ اور اپنے اوری کا انکھار سہے۔ دیجھے نہیجے، ایک مریعن زرائی کے بالائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ دیتے ہیں کہ اسے کھجور کی ایک ایسی ہی ماردوں میں شوشاخیں ہوں۔ خرزنا بوری ہے جو اسے کی۔

كَيْوَنِي كَيْرَهْ سَكَانَهْ كَهْ جَحِيلُ دَلِيلُ كَلِيلُ قَالِ جَحِيلُ حَمَمَهَا

يَمَأَةَ جَحِيلُ كَاهْ وَالِيَ آيَتِ مِنْ بَهْ اس طریقہ کی رسمیت کا لون اضافہ ہے کہ قرآن میں اور کہیں سو کڑوں کو کھجور کی ایک ٹھنڈی سے بدل دیتے کہ ایسا ہے ملائی ہے؟ نہیں ملتا۔ پھر کہ اچر ٹھنڈی جس نے بیشتر کی زبان دھی نظام سے ایسا غیر ملائم صادر کرایا؟

خوب غور کیجئے۔ جتنا خور کریں گے یہی واضح ہو جائے یہ کہ مولانا مودودی نے اپنے اندراز پرداز اور اپنے سیاق و سبق میں جس حقیقت کو "حکمت علیٰ" کے تحت بیان کیا تھا وہ زکریہ تھی نزندق۔ نمگرا ہی تھی نہ عماری۔ نہ اس میں بے غبار دلوں کے لئے کوئی سخت تھا نہ اس لالگ دہنوں کے لئے تھیں۔ سوتے کی طرح کھڑی اور پچی بات جو سو ملک کی سڑکی میں تو پہلی تراہی جا سکتی ہے، لیکن عدل و آئین کے بازار میں سونا ہی تھیسرے گی۔ — دا اللہ یعنی من یشاء ای حکم ای طبقتقم۔

سوال :- از جملہ حرسی حکم خادم شرکر ملما اور ماہ حرم ای عدالت الشہوں عندها اللہ امساکت شہرلہ فی کتاب اللہ یو ممتحن التکوامت والآرض میں اربعہ حرم۔ ذلیل المذاہن القیم فلذ ظلمگی فیحش القسمکم سو فی ذکرہ آیات بتائیں کہ ماہ حبی ذی قعده ذی الحجه،

حوم جل جار ہمینوں میں جنگ و مہل کرنا حرام ہے۔ کیا یہ احکام تو ہیں؟ اگر حواب فقی میں ہے تو حادثہ کر بلکہ میں ماہ حرم اکتوبر میں اقامہ ہوا ہے۔ قرآنی احکام سے بخوبی واقعیت کے باوجود طرفین نے جنگ کی ہے اور عدالت حرمت کی پاسداری کی نہیں ہے۔ امکا سب کیا تھا؟ کیا طرفین کو خاطری و مرتکب حرام کہنا بجا ہے یا بے جا؟

جواب :- آپ کے ذکر فتووہ چینی بلاشک اشهر عزم (زادہ الحیف)

کوئی خور سے خلافت کی بیعت لینے کی بجائے خاک و خون ہی کے مراحل سے گزرنا پڑے گا۔ وہ توجہ تھی تو قع نے کر کر مرام حالت میں بیعت عاتر کے ذریعہ کم سے کم کوئی حد تک ایک متوازی خلفت مت اعتم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس کے بعد جو کچھ ہو گا وہ ہو رہے گا۔

اُس اعتبار سے ان کے اقدام پر ماہ حرام کی اسلامی دحرنے کا لگانا لازم نہیں آتا۔ ویسے بھی چند ان کی نیکیتی اور دیانتاری کے تعلق سے ان کے اخہل کوئم ایسے اجتناب کا درج دیتے ہیں جو خطط ہونے پر بھی ایک ثواب کا سحق ہوتا ہے اور جسکی پروردی خود تمہرے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ لہذا ان کا اقدام بجائے خود فعل حرام نہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں میں افعال حرام یعنی ظلم و غیان ہی کی خصوصی و مانعت فرائی ہے نہ مباح و حرام اقدامات کی اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ مرتبہ حرام نہیں ہوتے تھے رہا فریضیان۔ یعنی بزید۔ تو اس کی فوجوں نے چوچلے ہے کیا ہو

لیکن مجردی بات کہ اس نے حضرت ہبیش کے اقدام کو ناکام بنانے کے لئے فوجوں کو حرکت دی اور تکالپ حرام کے دائرے میں نہیں آتی۔ جیسا کہ داعی کیا اگر اخوات میں برادری پر حضرت ہبیش ہی ماہ حرام میں شیش قدری فراچکے تو ایک حکمراں کی بیشیت میں بزید کے لئے ماہ حرام کا الحاظ مشروع نہ رہا۔ یہ معاملہ ایسا ہی ہے جیسے معاملوں میں ایک فریضی عذر نکل کرے تو دوسرا فریض سے ایفاء ہو جائی پائی گئی آپ سے آپ اٹھ جاتی ہے۔

سوال ۲۔۔۔ ازیز نور حسن علی و معاویہ یعنی انتغیرہ
حضرت مسلم مسنون۔ آپ کا توزیر ہبیش تخلیٰ اکثر و بیشتر ہبیسے زیر بطال الدعا ہوتا ہے۔ اس مسلم میں دعہ بہرہ کے پرچسہ میں آپ کا وہ فضیلوں و حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کے متعلق تھا مطالعہ میں آیا۔ آپ کے دلائی ہبیشی محدود و مغلول سے بالاتر ہیں۔ اس لئے کہ اس مسئلے پر وکت ہبیشی نظر سے گذر ہیں ان کے پڑھنے سے مجھے اس امر کا لعین ہے کہ یہ معاملہ مسوائے دنیاوی افراد کی تنگی کے اور کچھ نہ تھا۔ تاریخی واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ جنگ صفين کی نیا بھی امیر معاویہ کی بغاوت پرینی تھی جو افغانوں نے حصول مسلطت کے لئے برپا کرائی۔ اس تاریخی ثبوت کے موجود

کے مقاصد اور پر امن کا وارکی منفعت سے لئے چار ہبینوں کو "حرام چیزیں" قرار دیتا اسی جگہ نہایت عمارہ قرارداد ہے اور مسلمانوں کو جانتے کہ ان ہبینوں میں حتیٰ ال渥ع قفال و جبال سے بچھ رہیں، لیکن الگ کوئی حرفی انہی ہبینوں میں حمل آور ہبہ جاتے یا پسای دشکری مصالح شدت سے مقاضی ہوں کہ اسلامی وصیں انہی ہبینوں میں سے کسی ہبیتیں جو حکمت میں آئیں جیسا کہ غزوۃ بنیک میں ہے) تو دلاغت یا جوابی جملہ یا احتیاطی پیش قدمی کوئی گناہ نہیں رہتی اور ساتھ ہی یہ بھی طبقے کہ حروف چاہے کافر ہو یا اسلام سے اگر صورت حال ایسی پریم اکرمی کے اسکے مقابلہ پر سچیا رٹھاتا ہیں قدمی کرنا اور خون ہبہ احتفاظت و سالمت کے لئے ضروری پہنچیا تو ماہ حرام کی حرمت کا الحاظ سانظر ہو جاتا ہے۔ یہی اصول ہے جسے کا لمحہ مانع قصاص کے سچے تسلیفاتیں دا صلح فرمائیا گیا ہے۔ حرفی بھا نے احتفاظ حرمت ہبیں کیا تو فریض ثانی گوں کرے۔

انہی احادیث نویجات کے بعد حادثہ کریما پر لطف دانے حضرت حسین و علی اللہ عنہ دیانت داری کے ساتھ یہ گمان رکھتے تھے کہ نزیر کے مقابلہ میں خود میں منور خلافت کا زیادہ سخت اور ملک و ملت کے استظام والغاصم کا زیادہ اہل ہوں۔ اس بحث کی پھوٹیتی کہ نزیر فی الواقع کیسا تھا اور حضرت موصوف کا گمان نہ کرو اس دور کے عوامی احوال میں کس حد تک حقیقت پہنچانے کیجا سکتا ہے۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ حضرتؐ کے دل میں نہیں نہیں کے ساتھ یہ گمان جائز ہے اور حسین پر لطف دانے کو فیروں کی طرف سے اعانت و نصرت کے وعدوں کی وجہ کا نہیں میں پڑی تو اس گمان کی عملی کارفرمائی کے درشن امکانات اُبھرائے۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ آپ کس تاریخ کو عازم کو فہرستے اور آپ نے ارکان حج کی خلایا حجراً ادا بھی کی تھی یا نہیں۔ اصل حج تو یہ ہے کہ کوئیوں کے مدد بیانگ و عدوں سے فوری استفادہ ضروری تھا افسادہ حرام کی لٹھراں ایک ترین کام کوئو خبیس کیا جاسکتا تھا۔ پھر ہبہ بھی نظر میں رکھنا چاہئے کہ وہ مقامات و مجادے کے لئے نہیں پڑتے۔ ان کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ حالات اچانک یوں منقلب ہو جائیں گے اور نہزادوں

کا مکمل بخوبی دیکھا اشارات اور ارشادات کے ذریعہ سے ان کو اپنا بائشین اور خلیفہ مرتضیٰ رضا بایا۔ زمانے کے الفاظ اور حالت کے تغیرات اس لفظ کے معنی اور معنی کو کبھی بدلتے رہے۔ آنحضرتؐ نے ظاہری صفات کے مقابلے مخصوص روحانی فضائل اور مکالات کو بھی ملاحظہ فرمایا تھا اور ان جی فضائل اور مکالات کے لحاظات سے فرقی عادت میں ایسے مخصوص اور صریح ارشادات اشارات پاسے جاتے ہیں کہ جن سے خلاف حقیقی سچ کو بیجا نہ بالکل آسان ہے۔ الحمد لله علیکم لکھنا ضروری تھا، اور یہاں اس کے ایک حقیقت پسند کوئی صحیح نہیں۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل و بالغ ہونا (۳) عروہ ہونا (۴) ملکم و معج و بسیر ہونا (۵) شجاع ہونا (۶) عادل ہونا (۷) بخوبی ہونا (۸) ترقی ہونا (۹) ہماجز ہونا اولین و معاصرین دریسہ و ماضرین نزول سورہ نور و معاصرین پروردہ تیک و دیگر مشابہ علمبرہ ہونا (۱۰) بشری الجسم ہونا۔ (یعنی آنحضرتؐ نے اپنی زبان مبارکے اس شخص کا نام لیکر اپنے کسی تعليق کے اور شرط سے فراہم کر کے قرار چھڑا اپنی بہشت سے ہے۔) (۱۱) امت کے اعلیٰ طبقے سے ہر ناعینی صدقیں و شہزاد صاحبین میں سے ہونا (۱۲) آنحضرتؐ کا اس کے ساتھ قبول و ملکا وہ برنا اور کتابیے باشہ اپنے ویحدہ کے ساتھ کرتا ہے (۱۳) خداوند عالم نے جو وحدے رسولؐ سے کئے ہوں ان کا خلیفہ کی ذات سے پورا ہونا (۱۴) اس شخص کے قول کا دین ہیں جو تھا، ہونا (۱۵) اس شخص کا لپٹہ چھڈیں تمام امریکے نفس ہوتا۔

یہ امر مسلم ہے کہ جاپ اسرار میں یہ سی شرائط پر بعد اتم موجود تھے۔ دائرۃ النحو، اسرار اسی لئے اپنے سنتی خلاف ہے جو اس میں صاحب ایسا اور کسی شخص کو کوئی گناہ نہ کاک و شکر کی نہ تھی۔ آیا ترکی دادا میں صحیح حداف اور دفع طور سے یہ امر ظاہر کر جو شخص کے خلاف رکھنے والے ایسا کوئی مثلاً تم دو آئیں یہاں پہنچنے کا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ ناظرین کو سہولت ہو۔

(۱) وَعَدَ اللَّهُ الْأَكْبَرُ لِلَّذِينَ أَمْسَأَلُوا مِنْكُمْ (سورہ نور پارہ ۱۰)۔ (۲) إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ إِنَّمَا يُنَزَّلُ مِنْهُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (ج پارہ ۱۴)۔ نزول ایات کلام اللہ سے کوئی پوشیدہ امر نہ کھا جس کا علم معاویہ کو نہ ہوا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ شایدیہ ایات ان کی نظر سے نگذریں گے یا انہوں نے نہ سمجھی ہوں اس لئے ہم کو یہ ماننا پڑے گا کہ ضرور معاویہ

ہوتے ہوئے بھی ایک طبقہ اس بات کا قائل ہے کہ (۱) ایسا معاویہ کو مثل اصحاب جملہ دھوکہ ہے (۲) وہ مجتبی تھے ان سے خلاصہ اجنبیہ سے رزق ہوتی۔ یہ شبہ بھی ہے کہ بعد میں منعقد ہیں ہوتی۔ (۳) خود صحابی تھے اخیں کے قبل کے اور بھی صحابی ائمہ ساختہ تھے (۴) وہ طالب خلافت میں تھے، پسکر طالب تھوڑے خوبی تھے۔ اور اس نکتہ پر اپنے بھی تاریخی پہلو سے روشنی نہیں ڈالی اور نہ آپ نے معاویہ کی زندگی کے کل واقعات ریعنی ان کا اطراف عمل لکھنا ضروری تھا، اور یہاں اس کے ایک حقیقت پسند کوئی صحیح نہیں۔

قامم کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

پہلے لفظ خلافت، یہ کو سمجھ لینا چاہیے، مکن ہے کہ لفظ خلافت کا۔۔۔ کوئی مخصوص مفہوم کا پ کے ذمہ میں ہو، اسلئے جو مشاہد اس لفظ کا اک حضرت اور خلفاتے را شدید کرنے والے میں رہا اب اس کی مختلف طریقوں سے تاویل کی جا رہی ہے۔ ہمارے ذریعہ خلافت کا حقیقی مفہوم یہ ہے اور لفظ خلافت کا الفرعی معنی جا شنی اور کسی کی جگہ پر اس کے بعد بیٹھنے کے ہیں۔ یہ لفظ تدوینی مفہوم کو ظاہر کر رہا ہے کہ وہ ایک جملہ کا سایہ اور ایک آئینہ کا عکس اور ایک حقیقی منصب کی تمام مقامی ہے۔ اس کو بھی امام کے لفظ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ دونوں لفظ خلیفہ اور امام ایک ہی شخص کی درج مختلف جیتوں کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ اپنے پیش رو کے نائب اور قائم مقام ہونے کے لحاظ سے وہ خلیفہ اور اپنے زمانے کے پیش روں کے لحاظ سے وہ امام اور پیشوای ہے۔ اسی بنا پر درحقیقت خلافت پیغمبرؐ کی تمام مقامی اور اس کے بعد کی پیشوای ہے۔ آنحضرتؐ کے ارشاد سے بھی کلم سے پہلے بنی اسرائیل میں انہیم اور خیر برادر است کر کہ تھے اور ایک پیغمبر کے بعد دوسرا پیغمبر پیدا ہوتا تھا۔ لیکن اب پیغمبرؐ ختم ہو گئی ہے تم میں خلفا ہوں گے بھی واضح ہوتا ہے کہ خلافت پیغمبرؐ کی نیابت اور قائم مقامی ہے اسی لئے خلیفہ میں روحيتیں کا پایا جانا لایدی ہے (۱) ظاہری عیشیت میں اس ہیں سیاسی و انتظامی استدلال صلاحیت (۲) اور اس سے بہت زیادہ اس کا باطن درست نہ مصفقا ہے۔ یعنی یہ دیکھنا پڑے جا کہ آنحضرتؐ کی محبت کا اثر کتنا گہرا اور دیر پا پڑا ہے اور اس کے رو حالی علمی، اعلیٰ و اخلاقی فضائل اور مناقب کیا ہیں؟ آنحضرتؐ نے جن لوگوں میں ان دونوں صفتیوں

بالکل بغایہ و غلط اپنے قیاس بات ہے جس کا کوئی ثبوت الرجح میں موجود نہیں اور مولانا آپ نے بھی اس پر سکوت ہی فرمایا ہے۔ ہے کہیں آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

معاویہ نے خوطبہ عین طبقہ میں دیا تھا اس میں انھوں نے کہا تھا کہ "میں دنیا کی طرف مائل ہو اور وہ میری طرف چک پڑی میں اس کا بیٹھا ہوں اور وہ میری ماں"۔ (عفدا الفسرید) معاویہ کے تمام افعال خواہ و بعد حکم صفين ہوں یا جمل صرف ایک ہی اصول کے ماتحت بھی میں آئکتے ہیں کہ وہ بالکل سیاسی انسان تھے پس مقاصد کے حصول میں انھوں نے کبھی کسی امر کو مالع و حاجیہ نہیں ہوتے دیا۔ جس امر اور جس شخص کو وہ اپنی خواہش حکومت میں خوارہ بھجتے اس کو انھوں نے ہر راجہ تر طرفی سے ہٹانے کی کوشش کی۔ معاویہ پسے دنیادار آدمی بھائی اور انکا طبلہ صرف دنیادی حکومت تھا اور اس غرض سے انھوں کو کوئی کوئی بھی بھروسہ سے بیوی نہیں کے کرنے میں نہیں کی۔ جب جناب امیر پر سنتھم صرف اس لئے جاوی کیا تھا کہ جو وقعت مسلمانوں کے قلوب پر جناب امیر و الہیت طہار کی ہے وہ کم ہو جاتے۔ اس لئے کہ معاویہ اس امر کو بخوبی جانتے تھے کہی امیرتہ کی حکومت کے استقلال کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ عوام کے قلوب سے وہ وقعت اور عزت جو اہمیت طہار کی ہے محو کر دی جائے۔ تاک حوم کو کوئی چادر دی کسی حتم کی جناب امیر و الہیت طہار سے ہاتی نہ رہے۔ جو معاویہ کا نیل کر رہا جناب امیر سے طلاق تکلبیں حضرت عثمانؓ تھے اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ معاویہ جناب امیر کو خلائق پر حق بھجتے تھے، ورنہ جانتے جناب امیر کے انھوں کی کسی اور سے پہنچالے کیوں نہ کیا؟ اس شخص کی خلافت منعقد نہ ہونے کا تاکی جتنا اور پھر اسی شخص سے بر تسلیت ملکہ طالب قلب تکلبیں حضرت عثمانؓ ہوتا صحریجی نصائریت نہیں تو اور کیا ہے۔ نکن ہے کہ اس صورت کے لئے ابھی کوئی تراشناز ارجمند طور پر سلیمان بنی اُمیہ کو کوئی رفع کرنا پڑے یا کوئی لغوانی پلیش کی جائے اور یہ سب مولانا آپ تھیں افراد سے بعد نہیں۔

حضرت عائشہؓ کو دھوکا دیکر کتو ہوئیں ہیں اور اناد حسیب البر و مناقب مرتضیٰ علیہ الکرم (علیٰ ترجمہ)۔

کما ہے، اس امر سے واقف ہے کہ خلافت حسب ارشاد جناب باری کن لوگوں میں ہو گی اس لئے اگر انعقاد بھی ہوتا تھا میں کوئی دوسرا شخص لکھ پر اطلاع ان آیات کا اعلان فریبا تے اور کوئی دوسرا شخص لکھ پر اطلاع ان آیات کا ہو سکے مدعی خلافت نہ ہوتا۔ تو ایسی صورت میں بھی معادیہ کو ان آیات کے وعده باری تعالیٰ کو حق کھانا بر سلان کافر فیض اور چاہئے تھا اس لئے کہ وعده باری تعالیٰ کو حق کھانا بر سلان کافر فیض اور ایمان نہ ہے۔ اب ہم معادیہ کے چند واقعات یاد دلائے کرنا دینا چاہئے ہیں کہ وہ کہاں کس صحابہ حبیل الفقد رہ چکے۔ جن کے برعکس ثابت کرنے کیلئے آپ کے اس قدر سمجھی لا حاصل فرمائی ہے اور اس تسمیہ وغیرہ کی طرح جن نکل ادا کرئے کوشش کی گئی کامیاب نہ ہو سکے۔

(۱) جناب امیر اور الہیت طہار سے ستم کا رواج دینا۔ (۲) ابو العذرا۔ عفدا الفرمید و تمار اسلام تاریخ الامت وغیرہ۔ (۳) حضرت امام حسنؓ کو ہر زر دلوانا اور اس پر اہمیت خوشی کی جو نار استحباب و مردیع الزہرب دار تاریخ الحنفیہ دروضۃ الصفا طبی۔ وطبقات ابن سعد وغیرہ (۴) عبد الرحمن ابن خالد و الakk ابن اشڑکوہر دلوانا (عیون الانباء)۔ ووضۃ الصفا۔ تذکرة الکبراء وخلافہ راشدین۔ مصنفہ مولی شاہ معین الدین ندوی وغیرہ (۵) جبراں عدی اہدان کے ساتھیوں کو شہید کردنا۔ (۶) طبی وابو العذرا دروضۃ الصفا و تاریخ الامت وغیرہ (۷) ایک شریانی اور فاسی و فاجر کو اپنی جگہ پر مسلمانوں کا حکم ایمان بناتا ذیسخ اخلاقی و دروضۃ الصفا دری، مسلمانوں پر بھانا اور پیانی بنت کرنا وغیرہ (روضۃ الصفا و ارجح المطالب) (۸) آثار شریعت کو مٹانے کی ہر ایکانی کوشش کرنا اور بدیعوں کا راجح کرنا اور طلاق ہو من رجہ بالا کتب تاریخ وغیرہ۔

تاریخ ذیہ تانی میں ہے کہ جنگی عصیون کے بعد معادیہ پر شاید بھیل گئی تھی کہ حضرت عثمانؓ کو کوئی شخص بھی تھے یا نہیں۔ اور انھیں لوگوں نے شہید کی کہا تھا کہ نہیں۔ الیسا ویہ کو سردار جنگ صفین سے طلب فحاص ہوتی تھی اسیتے زمانہ حکومت میں ضرور ایکانی کوشش قاتلین کو سزا دینے کی کرتے۔ حضرت عثمانؓ کے قبل سے معادیہ کی امداد تھیں کچھ بس سے زائد کا از مردیں لگر اتحاد۔ یہ سمجھنا کہ اس ندت میں قاتلین حضرت عثمان سب ستم ہو چکے تھے

ذہن نے وہ سب کچھ جمع کر دیا۔ چوبس کے بیل ہر جس کو جو شانگھائی معاویہ اور ان کے حامیوں کو فدرا لالہ بھی، غلطہ کار، دنیا پرست اور فاسٹ جو چلے ہے ثابت کرتا چلا جاتے۔ حقیقت ہیں وہ حق انہی الفاظ کہیں جو آپ کے قلم سے نکلے ہیں اور یہ الہیت اہم کا صحیح ہے جو یہ لفظ آپ جیسے عقابین کے تھے اُن لوگوں کے لئے نکل کر تھے۔ جادہ وہ سر پر چڑھ کر ہے۔ پیش ہذا آپ سے اس کام و خدمت کیا جائے گا کہ آپ نے ایسے جعلیں اقدار صاحبی کی شان میں ان الفاظ کو کہوں اس تھال بیا۔ آپ کو زارِ سماجی خوف نہ معلوم ہوا اور قتل توں کے طور پر سیجی آپ کا قلم ذرا تصحیح کا سیے یا صحیح ہیں تو اور کیا ہے۔ اب ذرا ہر یانی فرمائ کر ان تاریخوں کا تماں تلا دیجئے جو شیعی

ذہن سے ملوث نہ ہوئی ہوں۔ آپ نے تو ان کا مطالعہ کیا ای ہر کجا مجھ کو بھی موقعی جائے اور میں اپنے ذہن سے امور بیا کو حریف غلطی طرح مٹا دوں اور ان کی رفتاریوں کوئی فہصلہ کروں۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ تاریخیں ایسی ہوں جو عالم کی نگاہ میں متند ہوں۔ مغض اُپ کے لکھ دیتے ہے کہ تاریخیں شیعی ذہن سے تباشیں ایک پڑھا لھا آدمی ہر ہوش و حواس مطعن نہیں ہو سکتا۔ آپ کی دیانت را ری کا تقاضا کہ آپ اس مضمون کو اپنے رسمال میں ضرور جلدی میں سمجھنے کا لکھ رہے تھے کہ دنوں تک دیکھ کر فصلہ کرنے کا موقع ملتے۔ اب جس سر میں محمد اُپ بھر طبری اُن بابوں اور ان کے قابل کے درسرے مطالعہ آخر پر عقائد کے مالک تھے یا نہیں ان علماء کو آپ شیعہ و نہیں کہہ سکتے۔ پھر آخر انہوں نے اپنی کتابوں میں معاویہ کے بلے میں جو کچھ لکھا اس انکار کیوں؟ حسن بصیری کا قول کہ معاویہ میں چار ایسی صفتیں ہیں جن میں ایک بھی اس کی حقیقت خراب کر دینے کیلئے کافی تھی درفع الحجایا ہوں گے کوئی فائدہ نہیں۔ ایسا شیعی کو آپ حضرات غلوک افوتی میں شیعی میں بہت کاریگے ہیں گریبانی تو معاویہ کو تمام ہمارا ہیوں سے بڑی الزہر فرار ہیتھیں گئی کسری ایسیں رکھی۔ خود ملکی منزل سے بھی اگئے بوجھے۔ مگر آپ بھی بھروسی معاویہ کی محنت آپ کو اسی طرح راہ راست پر نہیں آئے دیتی جس طرح بقول معاویہ کے اس کے ۲۰ سوائے عالم فرزندیزیکی المفت خدا میں کے لئے مستور رہتا تھا۔

تاریخ ابن خلدون میں معاویہ استخلاف بریدہ میں مودودی کا حضرت عائشہؓ کو دعوت کے لئے بلوانا اور حلقہ ہمیل لاتِ حرب پھلانا جس کے بعد میں سے حضرت عائشہؓ کا وفات باماڈ کر رہے ہے۔ یہ واقعہ بھی زمانہ نسلیت معاویہ کا ہے۔

حضرت اسلام محسن بن زردی لکھتے ہیں کہ معاویہ خلفاء میں نہیں تھے ملوک کے زمرے میں تھے اس حدیث کی بناء پر کہ حضرت متفقیا خاکہ غلافت میرے بعد تینیں برس تک ہے گی۔ پھر ایک درجنہ باشنا ہو گا جسیں برس حضرت اسلام محسن کی صلح کی پڑتے ہو چکے۔ سیدھی تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں کہ علماء کا قول یہی ہے۔ اب زمانیہ مولانا جملگئے کا ہمیں آپ کو راستہ ہے؟

اور یہم کو عوام کے قلوب سے وہ وقت و عزت جس سے اہل بہت اہل اسحق تھے اور ہر یہ ہو اکر دی جاتے اپنک براہ رجاري ہے۔ معاویہ کی بحث تھی کہ پرسہ میں اسی جذبے کے ماتحت ہے مولانا آپ کو خواہ کتنا ہی مہر معلوم ہو لیکن جس کو پروردگارِ عالم سے ہر طرح کی عزت و تقاریبے اور تمام امت سے بعد مولانا نظمیت دی ہے اس کو آپ اس کے مصب سے ہٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے چاہے آپ کی عحضرت تو جس کی بسا رکوں نہ ہو جاتے۔ جب آپ کے وفات ہر ہوش کو شکر کے بھی کامیاب نہ ہو سکے تو آپ کس شمارہ قطواریں ہیں۔ جان بوجھ کیڑا ہوئے اور دوسروں کیگراہ کرنے سے فائدہ! جانشیں آپ دوسروں کو راہ راست سے گمراہ کرنے والے کو کیا کہا جاتا ہے ہلال و لاقوۃ الالہ اللہ۔

حق من العلی۔ حق علی ہی کے ساتھ رہے گا۔ معاویہ اس نظر سے بڑی نہیں ہو سکتے جو کچھ اور لکھا گیا ہے۔ آپ سوچ پر خاک ٹالتے ہیں کوئی فائدہ نہیں۔ ایسا شیعی کو آپ حضرات غلوک افوتی میں شیعی میں بہت کاریگے ہیں گریبانی تو معاویہ کو تمام ہمارا ہیوں سے بڑی الزہر فرار ہیتھیں گئی کسری ایسیں رکھی۔ خود ملکی منزل سے بھی اگئے بوجھے۔ مگر آپ بھی بھروسی معاویہ کی محنت آپ کو اسی طرح راہ راست پر نہیں آئے دیتی جس طرح بقول معاویہ کے اس کے ۲۰ سوائے عالم فرزندیزیکی المفت خدا میں کے لئے مستور رہتا تھا۔

اب رہا ایسی معاویہ جس پر تمام واقعات کا اختصار ہے، اس کے متعلق آپ نے بغیر ذمہ داری محسوس کر کے ہوتے ہوئے فرمایا کہ شیعی

نام امامت سے احمد رسول مختلبت دی ہے اسکا آپ
اس کے منصب سے ہمارے میں کامیاب نہیں ہو سکتے؟
اس طرح اب اسکا مطلب ہو گئی کہ آج بخوبی شمعتی کے
اُسی عروض و حکم عقیدت سے کے حالی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد خلافت کے اصلی حق حضرت علی ہی تھے۔
لیکن ساضھر ہی اپنے خطکے ابتدائی حصہ میں آپ فقط خلافت
کی بحث میں یہ الفاظ بھی لکھتے ہیں کہ...
”بِوْحَشَاءِ اَسْلَفِكَاٰ تَحْمِيرُّ اُوْرَهَلَكَ رَاشِدِيَّ
رَمَشِيَّ رِبَّاٰ...“

یہ ”خلافت راشدین“ چہ معنی دارد؟ — اگر واقعی حضرت
علی رسول اللہ کے بعد فضل الامت تھے اور بقول آپ کے ایسا ہی
شخص خلافت کا حق دار بھی ہے تو ان لوگوں کو ”خلافتے
راشدین“ آپ کس مفہوم سے کہہ رہے ہیں، جیسون تبعاً رسول
مسنون خلافت پر مکن فرمایا اور اصل مفہوم کو نظر انداز کر گئے۔ اُنھیں
تو وہ ہی تحریر کیا ہے اور ذلت انگریز خطابات میں چاہیں جو آپ کے
هم منہک لوگ برسر محواب دینے کیتے چلے آئے ہیں۔ اگر یہ تفہیت
اور دو علاج بنیں نہیں اور کچھ اُپ پہنچنے والوں خلافت کو راشدین ہی
گمان کرنے پڑیں تو اپنے ذہنی التہادہ فساد کا عالج کرایے۔

تماشے کی بات ہے کہ ”خلافت“ کے لئے آپ فرانش حربیت
کی قابل صریح کے بغیر یہ جو چاہیے شروع مخصوصہ اس انداز میں
بیان فرماتے چلے جاتے ہیں اگر یا یہ تو مسلمانات و برمیات میں سے
ہیں۔ حالانکہ اکثر ان میں کی من گھروں ہیں۔ ایک ایک پر کلام
کو کہکھ دقت مذاع لرزانہں چاہیے۔ صرف دو مقدمات قرآن
میں سے ناظرین کے لئے رکھنا چاہیتے ہیں۔
اولاً سورہ بقر کا رکھ چارام۔

”اُوْرَجَبَ تَبَرِّعَ بَكَ فَرَشَوْنَ سَے كہا کہیں زمین میں
خیلِ بناشہ والا ہوں تو فرشتے ہے کہ کیا آپ اُس فرشت پر اُر
محکوم کو خلیفہ نہ ناپسند فرما شہیں جو زمین میں خدا
بر پا کرے گی اور خون پر اسے گی۔ درا خالی کہم قرہبہم ایکی
حمد و تقدیر میں لگے ہوتے ہیں۔ پر در دگار نہ جو اس
دیا تم کچھ نہیں جانتے ہیں اپنی سب سے عالم ہے۔

تعلیٰ سے باز رہے سکتے۔
کتنا خیل معاشر اپنے دل پر فاک ڈالنے سے خود اپنا اہمہ
گرد آگئے رہتا ہے۔ اہمیت اطہار کے نہیں اور مناقب حلوقتیں
نہیں سکیں۔ آپ جیسی کوئی کوئی نہیں۔

چند روز، اکار ایزد و دشمن زرد
کے کوئی نہ نداشیں ہے صورت

جوابت:

اگر کل اکثر بہتر آپ دیکھتے رہتے ہیں تو حیرت ہے، جو حقیقت
آپ کی نظر میں سے کوئی پوشیدہ نہیں کہ ہمارا وسیع سخن آپ
حضرت۔ یعنی شمعتی حضرات کی طرف نہیں رہتا بلکہ حقیقت حضرات
کی طبقت ہے جو اور اسی لئے بعض ایسے اصول و مسلمات کی
رہنی میں ہم اشتوکرستے ہیں جو مسٹریوں کے یہاں تھے علیہ میں مثل
حضرت بو یکر و عرشہ کا حضرت علیؑ سے افضل ہو تو اسی مکمل کے
بعد کے ایمان ایسے دالوں کا ہے ایمان عبر ہونا وغیرہ ایک اکھڑے حضرات
تھے اُنکل جو تی تویں سوال ہی پیدا نہ ہوا کہ حضرت معاویہ و عہد
عزم پچھے تھے یا یہ اے۔ ظالم۔ تھے یا عادل اور یہ یا اس تھا یا یہ ایسا
تفہیم جو اگر ہے سے اُر اور جسے ہی کے ٹھہاں کے مکر میں اس کے
کامکشیوں کے ٹھہاں پر کون گفتگو کرے گا۔ آپ حضرات بو یکر و عرش
رضی اللہ عنہما ہی کو ظالم و غاصب قرار دیتے ہیں تو یہاں پر معاویہ
کس شامیں ہیں۔

شکوہ یہ ہے کہ اسی رافت و مسلک کا بیانداری کے
ساتھ اطہار کی تباہی۔ آپ نے لفاقت و صلح کیوں برداشت مانا
کہ آپ نے یہاں تھوڑی وسیع و تعمیل اور مکروہ و غایب وغیرہ کو ”تفہیم“ کا۔ اسی
عنوان دے کر جائزہ ختن بتایا جاتا ہے، یعنی اُنکل جو جب ایک
ستی سے کرنے پڑے ہوں تو تفہیم کا موقع نہ تھا۔ اس تفہیم ہی نے
آپ کی گفتگو میں ایک صریح تفہاد پر اکر دیا ہے۔

ذلیل خطر فرمائیے۔ آپ پہنچ شرائط خلفت میں ایک شرط
بیان کرنے پڑیں۔

”اس محس کا اپنے ہی میں تمام امت سے افضل ہونا۔“
اُنکے حضرت علیؑ کے بالکل میں ارشاد فرماتے ہیں۔
”جس کو یہ درگار عالم نہ فرط کی عزت و مقام دے اور

ہم جانا چاہتے تھا، میکن دیکھ لیجئے اللہ نے طاوت کو علیہ بنایا اور اس سے منادیا کہ اسے علم اور قوت مادی زیادہ دی کی تھی۔ ان آیاتِ سورتے جو نبادی نقطہ نظر اس کا انتہا ہے اور مسلمان کے لئے کوئی کتنی بھی ظاہر فریب اور دیدہ زیبِ الصلوٰۃ مالا سے کوڑی بھر دیتے نہیں رکھتے۔

تمہارے بیکوڑے دوائیں آپ سے دی ہیں وہ بھی آپ۔ کافی ہیں میخدہ نہیں۔ جو کچھ ان کے ذریعہ ثابت فرمانا چاہتے ہیں وہ بھی دُور از کار بھی ہے۔ جو نکل آپ نے شخص اجتماعی ذکر پر آفایک اور الجی انسد لالہ نہیں فرمایا اس لئے ہم جعلی قصیل پاشرخ کی زحمت نہیں آٹھاتے۔ ہاں یہ ضرور کہیں جو کہ جو شخص آیاتِ قرآنیہ کے حوالے سے ثابت کرتا چاہتے ہے کہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بنادورہ باری تک تھا اور رضی خدیجہ تیکم نہ کرنا آن کو جھٹا لیا ہے، وہ اسی طریقے تقابل المذاہب ہے جس طرح مجذوب اور مجذوب اس جماعتِ زندانی کی کروگ۔ بالکل نہود بالتدابیر مخفی کی بات اللہ کے مخفی نہیں ڈالنے کی کوشش کرنے ہیں۔

مکروہِ جرائم کی ہو فہرستِ آنحضرت سے شہزادیں کی ہے ان پر علاوہ مخالف میں بہت بھیں ہو چکیں۔ جن کو اونکے آپ نے نام لکھ دہ تر آن کی طرح بے ریب ہیں زندگی کی طرح جھوٹ۔ ان میں سے ہر ایک پر فرد افراد اپنے بودھی کیتی ترے کا کہاں تو کوئی میں صفحہ کتابِ الحسن ہو گئی۔ ہم تو صحت یہ اصولی بات جلتے ہیں، کہ دُو فرمانوں کی معروف آیتیں شروع ہی سے ما ایجتیح کا خلیفہ سیکارڈ یا ہے اور بعد میں ہر دو کا یہیں بھی للھی جائیں تو ان کی ریبیہ اشکیک کی وہ دھن پہنچاہتے کیجئے جس کے لئے بغیر عقد نہ اور یقین دل تو ق کی عمارت نہیں آٹھتے۔

حضرتِ عاصیؑ ناکمی فلان کو کہاں تھے مزادیتے۔ کیا کسی کی پیشانی پر لکھا تھا کہ یہ ناقابلِ عثمان ہے! امعاویہ کو ازرو کے وحی معلوم ہو جائے کہ فلاں فلاں بالیقین شرکیہ مازاش تھا۔ حضرت میش سے مطالیہ تصاص کے مقول وجوہ تھے جیسیں یہ ماضی قریب میں فصلہ سپر و قلم کرچکے ہیں۔ سرماں سطھنی استدلال کی حضرت مادی کا حضرت علیؓ سے تھا صاحبِ عثمان طلب کرنا ہی اس بات پر شاہید ہے کہ وہ ایکیں خلیفہ برحقِ سمجھتے تھے تو جاپ والاس سے ترمیع دینی کی بنیاد

اس کے بعد اللہ نے ام کو سب جزوں کے نام سکھاتے اور پھر بھی جزوی فرشتوں کے روپوں کے پیچھا لے۔ فرشتوں الگ ہم پہنچے ہو قوانین جزوں کے نام بتتا۔ فرشتوں لا جاپ چوکر ہے۔ پاک ہے لے پر وہ کاٹری دی ذات۔ واقعی بھیں ان جزوں کے نام سکھنے پڑتے۔

اس رکوع کو تصور اور آجے تک پڑھ لیجئے۔ صاف طور پر معلوم ہو جائے گا کہ "خلافت" کے لئے زہد و عبادت، طاعت و تقویٰ اور دوامی تھوکاری کی کوئی گزہ ہرگز اسماً سے اولیٰ ایمیتِ حاصل نہیں ہے بلکہ زبردستِ کلیدی ایمیت "علم" کو حاصل ہے اور علم کا دائرہ قرآن و حدیث ہی کی روشنی میں فراست، معلم فہمی، تدبیر و فرقہ، سیاست دانی اور بالغ نظری تک پھیلا ہوا ہے۔ زہد و عبادت ہی الگ کھی کو سخنِ خلافت بلکہ تو فرشتوں پر اللہ ہمیں کی ٹرانٹ نہیں تھی۔ دیکھ لیجئے اللہ ہمیں فرشتوں کے اس اعڑاڑ کی بھی وقار و نیشنی کی کہ اولادِ آدم زمین میں قدر و فشار پر پا کرے گی بلکہ اعڑاڑ سے اغراض بہتے ہوئے سیم ہی کیسا کہ ہاں دہ ضرور نہ کرنا و نہادہ پا لیں گے مگر "خلافت" کا مدارِ محترم خیر میں پر نہیں علم پڑ رہے!

و دوسرا مقام اسی صورتِ تقریباً بتیں گے اس رکوع ہے:-

جب ہبی اسرائیل نے اپنے بھی راشموں علیِ اسلام سے درجات کی کہا ہے لے کری با دشادھر کر دیجئے تو ہبی نے فریاں الہ التثرت تمھارے لئے طالیت کو با دشادھر مقرر کیا ہے۔ وہ کہنے لگے۔ لئے یہیکے ہو سکتا ہے اس کے پاس تو پسہ و سرچھے نہیں۔ اس سے زیادہ تو خود ہمیں حکومت کے سخن ہیں۔ ہبی نے جواب دیا۔ اللہ نے قیامت کو تمھارے لئے منتخب فرمایا ہے۔

یکو منتخب فرمایا ہے اس کی دلیل بھی سنئیں نہیں دی کروه اُن کی دنیا میں سب سے بڑا کاروبارِ سبقی، زادہ و عادہ افضل و اصلی ہے بلکہ دلیل دی:-
وَمِنْ أَكْثَرِ نَبَّغَتْنَا فِي الْعُلُمِ | اور زیادہ فراموشی دی ہے اللہ نے
وَأَنْجَسْتَجَرَ | اسے علم اور حیمیں!
یدیں خود باری تعالیٰ کی سیان خربودہ ہے جس کا مطلب ہے کہ غبار سے بالاتر ہے۔ دیسے بھی اگر یا عنابر مقامات روحاں کے فضل وال علی ہونا دلیل خلافت و بازشافت ہوتا تو خود نبھی کو خوبی

پر انہا طہیناں غرما ہے ہیں، حالانکہ آپ کے نقطہ نظر سے تو ہیں
دل بھی خلافت را شدہ ہیں وہی۔ ہیں دن کیا تین مزٹ بھی نہیں۔
رسول اللہ عکے غرائیں حضرت علیؑ ہی خلیفہ بن حاصہ تو بات ہی۔
خواہ اسلام حق بزروری، حافظ سیوطی، اسی مجرم کی ابھی جریہ

طبری ایں بارہ اور ان جیسے تین مزٹ نام کوئی لکھ دے جب بھی
کسی ایسے قضیے کا دوڑو کی فیصلہ ہیں ہو جا جس کی بیاد ہی میر کوئی
سقم پا جائیتا ہو۔ خشت اول شرطی رسمی جائے تو وہ پڑھے کتنے
ہی صاعین و بھرمن ایشیں چنتے چلے جائیں دلوار شری ہی جائیں۔

سوال ہے کہ اج الگ رو طبی حصیتوں میں جنگ ہو اور دنوں ہی
فریقوں کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے خلاف جی بھر کے ہفتادٹ
مکونہ بات پھیلادیں تو ظاہر ہے پوست کنہ حقائق تو ہمیشہ کیلئے دفن
ہو جائیں گے اور آئنے والے دن خون کو جو سرایا تھا کا وہ حسن اور
فاس ہی ہو گا۔ اب ان موڑ خون میں چلتے کتنے ہی طریقے ملادے
فضلہ موجود ہوں، لیکن ان کا علم و قضل ان دونوں حقائق کو تو عدم کی
لحد سے لکا لگا ہیں لاسکا جو پھیلے ہی گھرے دن ہو چکے ہیں، میں زیادہ
ستے زیادہ ہے پوکتا ہے کہ تھوڑے جیعنی دعوی کے بعد جن روایا کو ارج
اور قریں قیاس پھیرائیں ان کے باسے میں ہم بھی لگان کر لیں گردیں
ہو سکتی ہیں۔ ان سے اگر قرآن و حدیث کے عطا فرمودہ کی حقیقتیے
اور صورتی تدوین و تفصیل نہ ہوتی ہو تو ان پر تعلیم کر لینے میں بھی کوئی مضائقہ
نہیں، لیکن اگر کوئی شخص خور و فکر کے بعد دیانت کے ساتھ نہ فصل
کرتا ہے کہ قلاب روایت قرآن و حدیث سے ملکھا رہی ہے تو اسے

نصرت حق ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ اس کو قبول نہ کرے۔ آخری
اوہ فصل کن بات یہ ہے کہ ان شکل کی جزوں کا تعلق دین و ایمان سے
چکھنہ ہو ناچاہتے اور داخل ذات بس نظری دلی ہی صد و تک رہنے
چاہئیں۔ لغافت دہان سے شروع ہوتی۔ پہ جب ان جزوں کو ایمان
عقلانی کی بیاد بنا کر دینی اصطلاحوں میں گفتگو شروع ہو جاتی ہے اور کافروں
اسلام کے تحفہ بننے لگتے ہیں۔

آخریں آپ نے اہل بیتؑ کے تعلق سے جو کچھ کہا وہ تعریف
بازی کے انداز کا ہے۔ اہل بیت کی عزت و حرمت ہمارے قلب
میں بھی ہے اور جو شخص اہلیت سے بغرض و عادوں کے اسے غذاب
آخوت کا سختی سمجھتے ہیں، لیکن عزت و حرمت کو ہم نے در کی طرح

اور آج مخاب کے موائف کی بکریہ طاہر ہوتی ہے۔ اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ کے نضائل کی طرف سے حضرت معاویہؓ کی
اکھیں بند نہیں تھیں، وہ اخیں خلافت کے لئے نا ایں نہیں سمجھتے تھے
البتہ چونکہ قانونی شریعت کے دردادہ انصاف کے شہراؑ قرآن کے
معنی اور درین کے حامی تھے اس لئے یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے
کہ وہ شخص من خلافت بر جلوہ آ را ہو رہا ہے اور معیت و اطاعت کا
طلبگار ہے وہ قرآن کے علم صریح کو نظر انداز کر دے اور توجہ دلائے
پہ ایسا جواب نہیں سے بدھا یوں کو تقویت پہنچے۔

یہم حضرت معاویہؓ کے نقطہ نظر سے کہ رہے ہیں وہ دہمہ اسی
بچھلی بھروس سے ہر شخص کو پار ادا تی تعلیم حاصل پر چکا ہے کہ حضرت علیؑ
شہادت عثمانؓ میں شرک نہیں تھے۔ اب اس کو کیا کیا جائے کہ مشیت
کے پیار کردہ حالات میں حضرت معاویہؓ اور اہل شام کے لئے ناگزیر
طور پر لیے اسباب و وجہ پیدا ہو گئے تھے کہ تصاص عثمانؓ کے لئے
ان کا بے یوں ہو جانا اور حضرت علیؑ کے تصاص عثمانؓ کے لئے
کربنات درتی اور فطری ہی تھا۔ آج سیکڑوں برس بعد بے جان کا گافر
پر بے جان حروف کے ذریعہ ادعیات ماضی کا پڑھلینا اور عقیدہ بند نہ
جانہدا ریوں کے ساتھ فیصلہ دیدیا ہے اس ان سے ملیکن جب
آدمی خود بھیلوں میں بخت تھا اور مطلع حقائق کے ناخن اس کے سینے
میں پوست ہوئے ہیں اس وقت پتا چلا ہے کہ کس کے سخن میں
لکھ داشت ہیں۔

ہر سکتا ہے آپ کے نزدیک ایک خلیفہ برحق کیتے آئیں و
دستور اور قرآن و حدیث کی کمل باندھی ضروری نہ ہو، لیکن حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اسلام کی تعلیم دی تھی اس میں تو ایسی چھو
کھیں نہیں۔ اس حیں رسولؐ کی میٹی بھی الگ جرم کرے تو رسولؐ ہی
فرماتے ہیں کہ اسے مژادی جاتے ہیں۔ معاویہ اور بے شمار لوگوں
یہ دیکھ رہے تھے کہ تصاص عثمانؓ کے عین حق مطالیہ کا جواب نہیں
تلیف کی طرف سے اٹھینا بھیں ل رہا ہے، بلکہ اللہ اکہ طالبین
تصاص ہی کو مزدول و تھیک کر دیتے پہاڑا دہیں تو کس طرح وہ بیعت
کے لئے پا تھوڑا ہلتے اور کہوں اپنی ذلت و مغلوبیت کے حضور پر
خود ہی کا سخط کر دیتے۔
کمال ہے آپ بھی تیس برس خلافت سے بہنےؑ کی روایت

کہاں جھوٹتے ہیں گھنگارداں + کہ والہ تیرتے ہیں یا غوث عظم
انشی اغشی اغشی اغشی + مد لیتے خادم کی بخوٹ عظم
فرو آجی نو محمد فرمحمد ساد + نور و نیشن نور مجی الدین القادر جلیلی
لاغ رہالت یت گلشن المیت طمار + پھولو تھکل جی الدین بالقاد جلالی
ہر بانی فرا کسر و تکل کی قری اشاعت میں جواب دیکتے۔
ہستے حضرات کو فائدہ ہو گا۔

حوالہ :-

تجوید ہر بات ہی بھائے نزدیک دینی تعلیمات کے خلاف
ہے کہ آدمی قریز شرط عظم میں طلب امداد کرے۔ تبروں پر فاتحہ پڑھنے
کے سوا اور کوئی بُرایت قرآن و سنت سے نہیں ملتی۔ پھر طلب امداد
کے الفاظ اگر غیر محتاط اور مبالغہ آمیز ہوں تو تباہت لدود پڑھاتی ہے
لقول کردہ اشعار کا مطلب خود انھی لوگوں سے پوچھئے جو
انھیں پڑھتے ہیں۔ ہماری نگاہ میں تو یہی تک بندیوں سے
زیادہ کچھ نہیں ہیں جن کے پچھے قاسی صورات و متفقات کام کر رہے
ہیں۔ جملے مطلب بھی دیکھیجیج:-

سرورِ دل مصطفیٰ غوث عظم

اس کا کوئی حقیقی غوریم تصور میں نہیں آتا۔ بلیں یہ کہا
جا سکتا ہے کہ شاہ جیلانی جو نکر بہت بڑے بزرگ ہے اور اس طرح
کی ہر سیاستیں اللہ کے رسول کو محبوب ہیں اہنا "سرورِ دل مصطفیٰ"
کہہ دیا گی۔ لیکن اس صورت میں شاہ صاحبؒ ہی کی کوئی حمتو
نہیں رہتی۔ حضرت ابو یوسفیہ مکار اس کے تمام صاغیں کے لئے
ہی استعارہ بولا جاسکتا ہے۔

تجملی فرم خدا غوث عظم

اس صورت کی علیمین میں شاعر کی یہ تہذیم کردی ہے کہ کسی
ترکی طرح شاہ صاحبؒ کو اللہ کی صرف میں سے آیا جاتے۔
ویسے بطور تاریخ کہہ سکتے ہیں کہ "تجملی" سے مراد "مظہر" یعنی شاہ
صاحبؒ تو خدا کا مظہر ہے۔ یہ تاریخ اسی غوریم میں تو پھیکا ہے
جس غوریم میں قرآن "آیات الہی" کا ذکر کرتا ہے۔ اجتنب ہم میں
بھی ہوں کہتے ہیں کہ یہ چاندی سوچ یہ تاریخ یہ زمین و آسمان
پر یعنی دل مصطفیٰ غوث عظم + تجلی فرم خدا غوث عظم
شورکت کے مظہر ہیں۔ لیکن اپ جانتے ہیں ہمیں کہ مشریعیت قبوری کے

تجمیع ہے کہ پورے دین کا نام پر نہیں منڈہ لیا ہے۔ حرمت موت
اپنی بھگت ہے اور دیگر مسائل اپنی بھگت۔ لیکن آپ کو نہیں معلوم کرایک
بیووی کے باعثاً حضرت علیؑ کے حق میں قاضی نوان کے بیٹے
کی گواہی نہیں مانی تھی۔ آپ وہاں ہوتے تو شاید قاضی کے
سر پر ایندھ ماستے اور پکار پکار کے کہتے کہ لوگوں کی گستاخی
کو اس نے حضرت امیر کے دھوے پر گواہی طلب کی ہے گویا کاس کے
نزدیک حضرت موصوف جھوٹ بھی بول سکتے اور غلط دھوئے بھی
کر سکتے ہیں۔ دوسرے اس نے یہ غصب ڈھایا کہ آپ کے عالی مقام
صاحب زانے یعنی رسول اللہؐ کے پیارے نواسے کی گواہی رد کر دی
حال تکہ دو ہم بھی حق و زندگی کے نکلے کھا ڈیا اور رسول اللہؐ
کا انواد غلط دھوئے گواہی کے سکتا ہے۔ تیسرا یہ اندر سید و بیکھو کر پس
کچھ ایک بیووی کا فری کی خاطر کیا گیا ہے۔

کہتے ہا آپ یہی؟

اب اس کو کیا کہی کہ اسلام نے تو ایسے ہی بدلے لائے
سبت دیا ہے اور اسی لئے قاضی نذکر کا فصلہ نہ تو اس وقت کے
اریاض نظریں گستاخی تھیں اور حضرت علیؑ اسے شرارت آئیں
قرار دے سکے۔ قانون قانون ہے اور انصاف انصاف۔ آپ
حضرت مجتبیت الہی بیت کو ایک عجیب طرح کا ہمگر قاری مولانا بنال
پورے دین و شریعت کو اسی کے حمور پر گوش دینے کی سعی فراستے
ہیں اور اس طرح مختلف ملی و تاریخی اور دینی و دنیاوی مسائل اپنے
اپنے قانون سے نکل کر ایک دوسرے میں گلط دھوئے ہو جاتے ہیں۔ تیسرا
ظاہر ہے کہ علم اسلام، عدل، یہ تعجبی اور دیانت سب کا مسئلہ
ہوتا چلا جاتا ہے۔

سوال ۱:- معلوم الامم جیدہ آباد (دکن) مشرکیات

یہاں سے ایک صاحب نے سیدنا عبد القادر جیلانیؑ کے مزار
پر جا کر مندر جیزیل اشعار پڑھتے۔ براہ مہر ہائی ان اشعار پر یقین
شکھاتے ہیں اور یہ اسلام کی کوئی تعلیمات و اعفار دار کے براؤ راست
مکراتے ہیں؟ نہ رائے شخص کے متعلق شریعت کی کہتی ہے ۱۹۱۷ءیہے
شخص کے پچھے ناز ہو گی یا نہیں؟ اشعار یہ ہیں:-

سرورِ دل مصطفیٰ غوث عظم + تجلی فرم خدا غوث عظم
بھولو کی تیزی ہے ساری خدائی + بُرُون کو بھلا کیجیے یا غوث عظم

عفیدہ راستہ کی عمل اختیار کر جو چکیے ہب پرستوں کی میختن سے بھی کچھ
گا اندر نہیں ہے۔

کہاں چھوڑتے ہیں گھنگار دا من
کرو ابستہ تیرے ہیں باخوت عظم
اس کا فیضی طلب کوچھ بھی نہیں۔ بھیجنے والے کوچھا ہے کہہ بود
اندنی اندنی اندنی اندنی (اندنی)

یہ طلب امداد کی رٹ ایک ایسے بزرگ کی قبر پر ہے مرے
حمدیاں گزرنگیں اٹھی لوگوں کے لئے قابل فہم ہے ملکتی ہے جن کی
عقل صلیم تو تم کشی و جو بیرونی سے فاسد ہو گئی ہوں عالم اسیاب
کی دلدل سے نکال کر صراط حق پر گامزن کیسا۔ قول وعل سے
قبلیم حق دی اور ان کی تبلیغ و ارشاد کا فیض خوب خوب جاری
ہوا۔ لیکن ایک مردت حیات ختم کر دیکے بعد وہ نکسی پر سے کھل
نا سکتے ہیں تو کسی کی کوئی عد کر سکتے ہیں۔ ”جسے کو بھلا کرنا“ تو
دیسیں بھی جاہاں نظر کر کلام ہے۔ کہناں یوں چاہئے کہ۔

دلدار گاتاں اس طرح کے صفات و مادہ مفاہم ہے وچھی نہیں لکھتے
 بلکہ ان کے ذہنوں میں تو شاہ صاحب ہے اور دیگر اولیا رانند کیلئے
 اور ہر قسم کے پر اسرار تصویرات جاؤزیں ہیں۔ بہر حال یہاں
 ”خلیل نور خدا“ کے وچھی نہیں ایسے لئے جا سکتیں جو شریعت کی رو
 سے درست، وجائز ہوں، ان کے دائرے میں تمام انبیاء تا مہمتو
 تمام صلحاء آجاتے ہیں۔ شاہ صاحب کی کوئی نصہ دیت نہیں ہے۔

جسے کو بھلا کیجیے یا غوث عظم

شاہ صاحب صدیاں گزرنے دار فانی سے رخصت موجے
 وہ جب تک زندہ تھے ملک اخنوں نے لا تعداد انسانوں کو براں
 کی دلدل سے نکال کر صراط حق پر گامزن کیسا۔ قول وعل سے
 قبلیم حق دی اور ان کی تبلیغ و ارشاد کا فیض خوب خوب جاری
 ہوا۔ لیکن ایک مردت حیات ختم کر دیکے بعد وہ نکسی پر سے کھل
 نا سکتے ہیں تو کسی کی کوئی عد کر سکتے ہیں۔ ”جسے کو بھلا کرنا“ تو
 دیسیں بھی جاہاں نظر کر کلام ہے۔ کہناں یوں چاہئے کہ۔

”جسے ہے ہیں یہیں ہیں یہ بار بار کار بارت پھوڑتے ہے
 ہم سے نہ موت ہے دنہوڑے۔“

لیکن کس سکھ کہنا چاہئے۔ ۴ مردوں سے ابا۔ جی نہیں
 نہدوں سے۔ یہ بات کوئی سیاہ کارا دی ایک زندہ مرشد سے تو
 کہہ سکتا ہے اور اس کا مقصود صرف یہ ہو گا کہ اپنی اپنی استقلال ہائی
 سے توبہ کرنے ہوئے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جیسا عالم ہیک
 کی عظم دیکھے اور صفائی پاطن کے طبقے بتائیے۔ یہ مردہ ہے۔ اس کی
 قبروں پر آغا واغیں لگانا دعا ہے کہنا اور مدد پر کارنا اپنے تھیں
 اور آئیڈ یا لوحی کے انعامہ سے کم و بیش ویسا ہی عمل ہے جیسا بیکہ
 لیک، دیلوی دیلو تاؤں کی سورتیں کے آنکھ کرستے ہیں۔ بلکہ جہاں کہ
 ہیں طلبہ۔ یہ ہست پرستوں کا انظر ہے نہیں ہوتا کہ یہ تھرکے بہت
 بلکہ وہ ان بتوں کو جھکوان کا تصور کرنے اور دھیان
 جعلنے کا ایک دریباںی داستیوال کہتے ہیں۔ اس کے بخلاف
 قبر پرستوں کا گمان یہ ہوتا ہے کہ ابی قبور فی الحقدت از زرہ ہیں اور
 ایسی عجینہ و غریب طاقت اورست و اخیں جوں ہے کہ صرف
 ہماری مردوں اور خواہشوں سے باخبر ہوتے ہیں بلکہ اپنی پورا
 کرنسی نہ کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں۔ اس طرح یہ گان۔ جو

سوچئے اس کے کرا شاہ جملہ فی ”کو الشہزادیں کی لائیں ہیں لائیں
 کا جھکیں تھکی نور خدا“ میں بھلا کیا تھا وہی شاعر بھی کھل رہا
 ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی نشانہ اور طلب نہیں اس شعر کا۔
 لور آئی کو ایسے نور خدا کہنا گھنٹا تر ہے اور انہیں شرکے پرچ
 کے لئے اس کی کچھ بھی نادیں کی جانتے گی وہ اسی قم کی ہو گئی بھی عیسیٰ
 حضرات تسلیت کو توحید کا ہم منع دھکہ نہ کر لے کر تھے۔ جو اس
 علیک سطہ اسی طرح اللہ کی حملوں ہیں جس طرح اور حملوں۔ وہ آدمی ہی کی اول
 ہیں اور ادمی اور پانی سے بنائے گئے تھے۔ قرآن نے اگر کسی کی
 کو ”لور“ کہا ہے تو تمام مستند فخرین اور علماء اس پرتفق ہیں کہیں بطور
 استخارہ کہا ہے نہ کہ اس کے ذریعہ کوئی سائنسی حقیقت یا ان کی بھی
 ”لور“ قرآن بھی ہے کہ انکا دس سے ہمارت کے سوتے بھوٹے تر
 اس اور بھی بھی ”لور“ ہیں۔ کوئی ”لور“ بول کر وہ فیضان و افادہ ہر داد
 لیا رہا اسی پر کہہ شے نہ بود پر ہوتا ہے۔ ورنہ ہم نکل نور آئی کا

تعلق ہے وہ قرآن ہی میں دیکھئے جسے کہ اس کا تو بکار سا پر توجھی پہنچا
کی دھیجان اُٹھ دیتا ہے۔
جس کو اپنے عذگاہ سے حضور یا جاتا ہے اس میں اوقاتِ رفاقت
کی حد تک اُم ایکم نظر اور عصر کی ادائی ممتاز کے لئے ضروری تعریف و قسم
کی ہے، اگر اور جامع مسجد سے مخدوم آرامی بغرضِ خسر دریافت بھی خوبی ہے
اور قبرستانوں کے اطرافِ خندقِ خدوائی کے لئے، لیکن اب بھی اسی
 موجودہ نواز نہیں خسارے سے بیرونی نظرِ علمی عوام سے کئے ہوئے بعدوں
کی تکمیل سے فاصلہ ہے۔ اس خصوصیں میں بعض حصراً اسی پر تحریر کی ہیں کی
کہ عیش امام صاحب کو دیگر ذراائعِ احادیث کے علاوہ مدح و نیمات سے
بھی معاوضہ رہا ایک بات ہے اور اس کے مصادیق مساجد بھی ثابت ہے پر اس ای
دعا زیور کی احادیث سے بھی تسفیہ ہوتے ہیں تو یہ سب رخصیں پڑھتے
کہ جندسے اکرم نے جو مساجد بھی کی خوازی، اسی کے
اسکام میں تک لفڑیاں چڑھانے پر مدد و مدد، اسی کے
دین تو مذاہب سے، تاکہ اس اخلاقیں تسلیمی کلام انجام پائے۔ کیونکہ عیش امام
صاحب کے لکھے طور پر اعلان کردیا تھی، یعنی صال میں بکرے ذبح
کر رہے ہیں اس احادیث کو مساجد کوئی تعلق نہیں اور مساجد معاوضہ
خواز نہیں پڑھاؤں گا احمد استدلل پر یہیں کیا جانا چاہے کہ اُنہیں یعنی کار
بل معاوضہ خدمت اپنے کاری انجام دے تو یہیں ہم معاوضہ خدمت اپنے
اخام دوں گا اُجھب کہا اگر کاظمیہ پر ہو کروں۔ اسی پاسے
کہتے امامت کر رہا ہے اور پستِ دینیت کا یہتھ، اسی پاسے
کے مصائبِ جیل کو علاوہ دو اور کہ جامنگی کیونکہ اسی پاسے
خدا کے سامنے سرخچھکائے گا اور زیور کی احادیث سے بھی دستگش نہ ہو گا ان
دو سرخچھکائے اسی پر اتفاق اور تینیں ہیں کہ اس امامت کیام
کے کوئی نیا ایسے اسکے پیچے غار جائز ہو سکتی ہے پوکیا ایسی دینیت
کا امام لائق امامت ہے۔

عدالت خیلی کا اس سے پورا بھاولت کی تعلیم اس واقعہ پر ہیں، اُم
پیش از ہم صاحب عربی سے ناد اخذت ہیں ایسی نظری مہماست کا مطہر ہے
کہ اس جو کوئی اپنے علم سے اس کی اصلاح کی طرف مائل ہے، مل جنطہم،
چند امثال امثال اذکور، کہ خدا بھادام اذکور دلتے ہیں کہ
ہے اذکور اذکور اذکور، شیعہ ہو دیے سلف صالحین کی پیروی سے تعلق
واقتدار پا بحدیکم کے بھائے وی وی مفتاداً للیع چاہے۔ حدیث
شریف قدسی شریف الحسنی من شاپتی ایضاً مساجد کی احتمال کوہ
بعضی ائمہ تھا اسی میں سو شاپتی کے بھائے میں تابع ضعیف ہو رہے

تھے کہ قرآن ہی میں دیکھئے کہ اس کا تو بکار سا پر توجھی پہنچا
کی دھیجان اُٹھ دیتا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو فوراً آجی اس قبیم میں تو کہہ سکتے
ہیں کہ حصہ و سنت جس دین کی تعلیم دی دیہ اللہ ہی کا دین ہے اور حصہ
کی تعلیم پر جیادہ اللہ ہی کی تعلیم جیسا۔ لیکن اس قبیم کا اظہار الشرعا
سے قرآن میں استعاروں اور کتابوں میں نہیں کیا ہے بلکہ صاف
صفات کہا ہے میں لکھج ایسے سوں فعداً اطاعت اللہ۔ اس سے
تعلیم ہے اکابر اسے کا دی ہے تو ہنگ پسندیدہ ہے جو ناطق اور
گمراہ کن تصویرات کا محکم نہ ہے۔

پھر لوری کے بھی بھی تھیں لیکھتے ہیں اسماں الذ اور علوی ہی ہو کہ
کروڑوں ہیں نور۔ لیکن سب ممتاز اور اعلیٰ نور اس شاہ جبلی کی
ہی ہیں۔ ہر جا تر مفعولِ عبودیت کے اعتبار سے ہجایا تر کام اُن تو متعدد
تابعین شاہ جبلی کی سے ارفع و ماعلیٰ "نور" قرار ایس کے۔
پڑھتے تھے ناظرین شاید خفا ہوئے ہوں تھے کہ ہم نے بھی

کوئی عامیانہ بالوں میں وفاتِ پھنسیا۔ ہم عومن کریں گے کہ میک
پا تیں تو عامیانہ ہی ہیں، لیکن ٹوپر یہیں آگیا ہے کہ ہزاروں پڑھتے
لکھے دا تاوہ دیا لوگ ان عامیانہ بالوں کے چکر میں ٹکر کر عاقبت
ہر باد کے ہوتے ہیں اور ضرورت سے چکا گھیں پار پار جو کا جائے
تو پر دلائی جائے۔ مردہ پرستی کی ویا اس شریعہ میں ہی ہوئی ہے
کہ اسلام مردوں کا دین ہو سکے رہ گیا ہے۔

**سوال ۶:- از محمد صطفیٰ نماذل الدین صدیقی۔ سند اور آزاد
مسجد کے سعادلات**

حدائقِ مساجد سال ہوئے کہ بغرضِ گلِ ضروریات و انتظامات
مسجد یا کسی نیشنل پلٹ کو ہونے کے لئے ایک فرشتہ بھی قائم کیا گیا ابتداء
سے وصولی چندہ کی رفتار خاطر خواہ ہے۔ فیام کلکٹیٰ نے میں ماد بعد
کو از دیوبندی مساجد میں توقع احادیث کے پیش نظر امامت و میڈیق و علمی کے بعد اور
کی تجویش رسمی جائز معاوضہ خدمت ادا کیا جاتا رہا لیکن میں جال
میں غیر معمولی طور پر چنے کے لئے احادیث میڈیق تیس کی وجہاً مدنی
سے زیادہ اخراجات ہوئے گے اور لا عالم مساجد میں جلد شکر کو تباہ
کرنا پڑے اچھے کلکٹیٰ نے عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ صاف
سے مسجد عالمگیری کو جو دفاتر سرکاری سے پہنچ دی پڑے

کا اختیار ہے کیا اس کے اراکین ہمکم شریعت کی قسم پر آمدہ ہیں جو نہیں اور انہیں تظاہر ہے کہ مخفی کامتوںی چوہا سیم تکمیل ہو کر رہی رہا اور انہیں اگر آمدہ ہیں تو کھلیت چاہئے کہ ذکر کردہ انہیں اگر درست ہیں تو انہیں جو پیش امام صاحب کا تعارف کرایا گیا ہے انہیں ان کی جگہ فاعم بخدا مشاہد شریعت کے خلاف ہے۔

غلط خطبہ یہ ہے اور با وجود توجہ دہانی کے صحت کی سمجھ نہ کرنا
محبمانہ نہیں کا گھول املاہ ہے۔ عنود ناد اتفاقیت اول توباتی کہاں
رہا جب واقعہ کردار گیا کہ خطبہ غلط چھپا ہوا ہے۔ اب ضروری ہو گیا
کہ یا تو اسی کی سچھ کسی عالمت کے کرانی جائے یا دسراں چھپا ہوا جھوٹ
خویں لے جائے۔ دونوں میں سے کوئی بھی صورت مطلک نہیں ہے، اس کے
باوجود اگر غفلت بر قی جاہی ہے تو صاف طلب ہے ہے کہ امام حنفی
عہادت کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اللہ کے خوشنیے بیان ایز زیر
امامت کی اجرت کو فہارنے والے گھر بیصلح کی بناء پر جائز ہے
یا یہ اس لئے یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ جو شخص ملاد احمدت امامت
انکا کرے وہ لائق تباہت ہے۔ لیکن ہو صورت بیان کردہ حال
میں بیشتر آرہی ہے وہ عارضی ہے۔ امام صاحب کو اسے گواہ الگفتار
چاہئے۔

اکب المجنون ہمیں نہیں آئی۔ آپ تو کہتے ہیں کہ امام صاحب
جیتنی تباہی امام ذیجہ کی آمدی سے مستیند ہو رہے ہیں، لیکن امام حنفی
کا فرمائی ہے کہ میں تو میں سال سے بکرے تذکرہ کر رہا ہوں اسکا لئے
مسجد سے کچھ نہیں ہے۔ بظاہر امام صاحب ہی کی بات ورنی معلوم
ہوتی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو کسی کو اس آمدی سے تعرض کا حق نہیں
اور اگر یہ درست نہیں ہے بلکہ ذیجہ آمدی کا راستہ امامت ہی
ستھان ہوا ہے تو صاف سا علاج ہے ہے کہ امام صاحب کا انکار نہیں
کریں گا۔ وہ بالا معاوذه خدمت امامت انجام نہیں گے تو زیر
آمدی آپ سے آپ ان کا سانحہ چھوڑ دے گا اور جو نیا امام ایکی جگہ
رکھا جائے گا اس کے حصہ میں آجھے گا۔

یہ بھی ملحوظ ہے کہ جو چندہ کسی خاص سمجھ کے نام پر کیا گیا ہے
وہ اسی سجدہ کا حق ہے دوسرا ساجدہ میں صورت نہیں ہونا چاہئے۔
اور چندہ سجدہ المکری کی تحریر تحریر یا تذکرہ کی گھدی اسی کے نام پر
کیا گیا وہ اتفاقی کاموں میں لگنا چاہئے۔

الیسی ہی غلط طباہ ہیں جو نے تصویر میں سمجھی تبدیلی واقع ہوئی
ہے بلکہ تغیر فاقد واقع ہو جاتا ہے۔ لیکن امام صاحب اپنی مہابت
کی وجہ سے بعد روانہ اتفاقیت عربی غلط خطبہ پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ میں
اپنے فرض سے مبکدوش ہو گیا تو کیا الیسی صورت ہیں امام صاحب کا
عذر ناد اتفاقیت عربی غلط خطبہ پڑھنے کے جواز کو ثابت کر سکتا ہے
کیا وہ خطاب کے لائق ہیں؟

نہ امام صاحب کی قرأت کی ہے، عندالیوں مکے علاوہ امام حنفی
کے ذکرہ معلمہ نظریہ اور استدلال کی وجہ اُن استفتار کو موجود
کی اقتدار میں مذکورہ شعر عجیب کوتاہیوں کی وجہ سے کوئا ہست محسوس
ہو رہی ہے۔ چنانچہ راقم نے کوئی تین چھوڑ کر کے مکان پر نہ
ٹھہری، لیکن بعض حضرات کو یہ اعزازیں ہے کہ کم از کم جماعت کا
ثواب، عامل کرنے کے لئے شرک جماعت ہو کر یہ میں خرچ ٹھہری
جلستے۔ کہاں تک درست ہے؟ جب کہ بھوپل حدیث تحریر
ابوداؤد و تبلیغ اللہ صافیۃ من قدمہم فمداد مہله کا رہوڑ
شہر بعض حضرات کا یہ اعزازیں بھی ہے کہ یکسو وغیرہ ذرع کر کے
قصایوں سے سعادت حسرہ ایسا نصیب امامت کی جلانت شان کے معماز
ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

وہ مسجد کمیٹی نے اپنی روکیداد میں تعمیر سجدہ المکری کوہ بخربندار
دیگر امور پر یعنی قبرستان کے اطراف خندق تھندوانی اور مسجد کے لئے
آرامی نر احمدی کی خرید کو مقدم تباہ کر تعمیر سجدہ المکری سے گیر کری
ہے۔ حالانکہ دسال سے تو قبرستان کے اطراف میں خندق تھندوانی
کھنچی اور نر احمدی کو کوئی آرامی نر احمدی نہ ہے تو اس سے نہ ہو
ہے بلکہ قبھوئی قلبیں سے پختہ کی تحریر کا عمری کا مارہ ہیں پھر سکر کرنے
کے بیانے صورتیں امام صاحب کی تجوہ پر صرف اسی چاہتی ہے تو
کیمی کا نیصلہ کر تعمیر سجدہ المکری کا کھاتر غریب ہے اس کی ضرورت نہیں، اگر ص
کم صحیح فیصلہ ہے؟

جواب:-

یہ معاملات دو اقسام اقسام کے ہیں کہ انہیں کسی اسلامی ریاست
کا قاضی ہی صحیح اور لائق نفاذ فیصلہ کے سکتا ہے۔ بھقی بخارہ سوائے
اطہارہاتے کے اور کیا کر سکتا ہے۔
رسبے پہلا سوال یہ ہے کہ جس طبقے کے ماتھ میں امام کے عمل و نسب

پڑتے ضمی طور پر ذکورہ دلفون کاموں کا مددہ کیا ہے تو اس و مدد کا ایسا بھی ہو سکتا ہے جب پہلے اس مسجد کی ضروریات پوری تحریکی طور پر ایسا نہیں۔ امامت کی تجوہ اس ضروریات ہے اس سے ہے۔ اہم اغیر تجوہ کامام نہ لے تو تجوہ دار امام رکھنا ضروری ہے جلیس اس وجہ سے ذکورہ دلفون کے ایسا میں خلیل ٹرچائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال: نام و مقام ندارد۔ عیر اللہ کے نام کا فوجیم۔

(۱) دمماً ہل کے لعینہ اللہ۔ اس کا ترجمہ مولانا مودودی لکھتے ہیں:-

"اد کوئی ایسی چیز نہ کہا جس پر اللہ کے سوا کسی اور کام کا نام لگانے پر بھی ہوتا ہے۔"

حاشیے پر لکھتے ہیں:-

"اس کا اطلاق اس جائز کے گوشت پر بھی ہوتا ہے جس کو خدا کے سوا کسی اور نام پر ذکر کیا گیا ہو اور اس کا نام پر بھی ہوتا ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کام کے لیے بطور نذر کے لکایا جائے۔"

اب پر بھاگ دیجیے کہ تدوینیاں تو یقیناً عیر اللہ کے لئے لوگ کہتے ہیں، لیکن اس کا نام پر اسے اللہ کے کلام کے درستی چیز نہیں پڑھتے اور اللہ کے نام پر فاتح و غیرہ پڑھتے ہیں تو کیا کسی بزرگ و خیر کا فاتح کیا ہوا کھانا یا اٹھانی وغیرہ بھی

حشرج؟

(۲) آٹھویں پائی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَلْلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اَنْ كُسْمَرْ بِأَيْمَانِهِ مُؤْمِنُوْتُ اس آیت سے تو یہ علوم ہوتا ہے کہ کوئی جائز خوارج عیر اللہ کے نام پر ذکر کرنے دقت اس پر اللہ کا نام لے لیا جاتے تو اس کا کھانا جائز ہوگا۔ اسی طرح وہ کھانا جو بطور نذر کے پکایا جائے اس کا بھی کھانا جائز ہونا چاہئے جبکہ اس پر اللہ کا کلام پڑھلیا گیا ہو۔

جواب:-

چھانک قرآن و حدیث کا تعلق ہے اس میں شہرہ برادر بھی شک اور اہم کی گنجائش نہیں کہ اللہ کے سوا کسی کے لئے جائز نہ کرنا پھر اسے ذکر کر کے کھانا حلول نہیں نہ۔ لیکن اہل بدعت نے اولیاً اللہ

بکرے ذکر کر کے قصاروں سے محاصرہ لیتا ہے تو اسی منصب امامت کی تفاہت و خلقت کی شان کے خلاف۔ لیکن تتوابہ بات امام کو لا کر عزل نہیں مکھاتی۔ اصل حرم الحکاہی یہ چو اپنے حق میں بیان کیا ہے یعنی خاطر سلط خطبے پڑھنا اور باوجود وجہ دلائی کے اصلاح پر مائل نہ ہوتا۔ یہ بہت بڑے باطن اور مکروہ کار کا پتا دیتا ہے۔

ہاں یہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ ملازمت چاہئے آذان کی ہو یا نماز پڑھانے کی۔ اگر کوئی شخص بلا تجوہ کے اس پر راضی نہیں پورا تو اسے یہ کہہ کر ذمہ نہیں کرنا چاہئے کہ وہ پیش کا بندھ ہے اور چند مکونوں کی خاطر خدا کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر رہا ہے۔ یہ خود ضروری تسلیم ہے۔ جب فقہا نے اُجرت کو جائز قرار دیا اور کوئی نہ کہہ نہیں کہ اس جائزین خیر کا پہلو پر غالب ہے تو ہر شخص کو حق ہے کہ اس جوانسے فائدہ اٹھاتے میں صفات باتیں یہ ہے کہ کبھی الگ تجوہ دینے کی پوری شیں میں نہیں اور امام صاحب بلا تجوہ کے امامت کرنے پر تیار نہیں تو شرافت کے ساتھ اخیر سیکل و شکر دیا جاتے۔ لیکن اگر ان کاموں کو روک کر جو اس مسجد سے تعلق نہیں ہیں تجوہ دی جاسکی ہے تو تجوہ دینی چاہئے بغیر متعلق کام روک دینے چاہئیں۔ مسجدیں امام رکھنا مقدم تر ضروریات میں سے ہے اس پر کسی اور کم درجہ کی ضرورت کو فو قیمت نہیں دینی چاہئے۔

ہم نے سوال کی کہی حریتیات کو نظر انداز کر رہا ہے۔ اس سے کہ ان کا متوازن اور مادلانہ جواب اُسی شخص کو زیر دیگا جو مقامی حالات سے پوری طرح واقع ہو۔ بعض حالات میں ظاہری اور سطحی صورت حال کچھ ہر قسم سے اور پوست کنہ و حقیقت کچھ اور بس اتنا ہی ہم اور کہیں کو کسی معین مسجد کی کبھی الگ مسجد کے نام پر چندہ جمع کرے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسی مسجد کی ضروریات کو ہر چیز پر فو قیمت دے۔ اول تو مسجد معین کے نام کا چندہ کسی اور محل میں صرف نہیں ہونا چاہئے۔ دوسرا نئی تعمیرات اور نئی خریداری کو مسجد موجود کی ضروریات پر ترجیح نہیں دینی چاہئے۔ مسجد حالمگیری کی تعمیر و ترمیم اور خندق کی حفاظتی کے لئے اگر کوئی حاص رقم معین طور پر جمع نہیں کی گئی ہے بلکہ زیر بحث مسجد بھی کی مکتبی نے اسی مسجد کے نام پر چن جمع کرتے

کا ہے جا عقیدت و نیاز منہ میں جہاں ایدہ اسی عقائد و تصورات
قائم کر کے غلط حکمات کا مظاہرہ کیا وہیں یہ کام بھی کر گئے
کہ جا تو سچ بعین بزرگوں کے نام کے پائے اور شہید مسٹر گرین لیں
کی طرح یہ تصویر قائم کر دیا کہ نزد و نیاز کا یہ طریق ہماسے نئے ثواب
کا باعث ہوگا اور جن بزرگوں کے نام پر سچ یہ سب کر رہے ہیں
وہ خوش ہو کر سماری فلاح دارین کا سیل میں ملے۔ اب شکل یہ بھی کہ
قرآن غیر اللہ کے لئے ذبح کئے ہوئے فانہ کو صاف طور پر حسرہ ام
قرار دے رہا ہے تو کس طرح حلت کی راہ نکالی جائے۔ ترکیب بھی
میں آئی کہ بوقت ذبح اللہ کا نام لے لوں معاشر صاف ہے اس
ترکیب کو ظاہر فریب بنانے کے لئے ہمروہ آیت تلاش کی جئی۔
جس سے کچھ مدل مل سکے اور حکم قرآنی کی حکمت و عملت کو لنظر انداز
کر کے ظاہری الفاظ سے استدلال کیا جیا۔ تب جو ہی برآمد ہو اجتنابر
کے ساتھ ہے۔

حالانکہ عقول اور نقل رونیں طرح ثابت ہے کہ انحال میں اصل
ذبح بخاطر چیز نہیں ہے۔ مشہور مسلم حدیث ہے کہ الدعمال بالنيت
لکھل اور اعمماً نہیں۔ اعمال کا اداء نیت ہے۔ پڑھوں و سمجھو جو جزا
پاسے گا جسی نیت ہوگی۔ جانور کو بالنا لٹکی بزرگ کی نذر کے طور پر
اور ذبح کریں ہوئے اس پر زبان سے اللہ کا نام۔ لے دینا ایک ایسی
صلحی جیل طواری ہے جسے الشیعے نماق تھوڑی کیا جا سکتا ہے۔ قرآن نے
بے شک کہلایا کہ:-

”کما ذان جاؤ رون جن پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو۔“

لیکن اول تو دیکھنے کی بات یہ ہے کہ آیت کس محل کے لئے نازل
ہوئی تھی اور آپ لے کہ سماں کس محل میں کرنا چاہیتے ہیں۔ میراث آن
اٹھائیے۔ صاف معلوم ہو جائے کہ اک آیت دراہل ان کفار کی تزویہ میں
نازل ہوئی ہے جو یونہیں کہاں کرتے تھے کہ میسلمان اُس جانور کو تو حرام
کہتے ہیں جو آپ سے آپ سرجات ہے یعنی اسے اللہ میان مار دیں اور اُس
جانور کو حلال کہتے ہیں جسے خود ذبح کریں۔ یہ کہاں کا انساف ہے جب
آپ سے آپ ہر ہدو احرام پر اوزبح کیا ہو بھی حرام ہی ہو چاہیئے
اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے نادا لے اس پر اللہ کا نام ”ذکر“
کر دیا جائے اسے سکھاؤ اگر تم اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔

”ذمَّاللَّهِمَّ أَكَثَّنَا تَلْوُّهُ امْمًا“ اور کیا وجہ ہے کہم نہیں کھلتے اس

إِذَا أُتُورَهُ لِلصَّلَاةِ مِنْ
لَوْدِ الرَّحْمَنِ فَأَشْعُرْ إِلَيْ
ذِكْرِ اللَّهِ وَذِرْهُ الْبَيْعَمْ۔ اور ذریعہ و فروخت کا مسلسلہ مقطعہ لرڈ
گیا ہے اسی ”ذکر“ خود نماز حجہ اور اس کے قریبی تعلقات ہی
کے لئے نہیں بونا گیا۔ کیا کوئی شخص آذان ہجۃ سنت کریں زبان سے اللہ
اللہ کرنے لگے اور غماز حجہ کی طرف پیش تدمی نہ کرے تو اسے اس آیت
کی تعییل کرنے والا کہا جائے گا؟
(۲۲) سراجاں لَهُ تَلَهِيمُهُمْ تجارة دلایم عن ذکر اللہ۔
(۲۳) وَمَنْ يَعْشَ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ (۲۴) لَا تَلَهِيمُهُمْ اَمْوَالَكُمْ
وَلَا اَدْلَهُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ (۲۵) وَمَنْ يَعْرِضَ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ
(۲۶) مِنْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ بَصَمَ مَعْرِضُونَ (۲۷) اَلَّا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

الطمأنينة في القلب -

آپ نے دیکھ لیا اور یا ان شہزادت کو چاہئے وہ قطعاً سچی ہی کیوں نہ
ہے اگر تسلیم اعلیٰ جھوٹ ہی قرار دیتے ہیں جب تک نہیں اور بالطفی
عزم و ارادہ اس کے مطابق نہ ہو۔ جب جانور پالا تو گلیا خریدا
تو گیا اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر نہیں رہی نذر بغیر اللہ کی۔
آمید باندھی گئی کہ جن کے نام کا یہ جانور ہے وہ ہم سے خوش
ہوں گے اور ان کے درمیں ہماری مرادیں پوری ہوں گی اور بعض بہت
سے بچے کی خاطر وقت ذبح اللہ کا نام لے لیا گی تو کیا یہ اسلامی حکم نہ
اور حیله اور فریب قرار نہیں دیا جائے گا حسن طرح منافقین کی شہزادت
رسالت کو اللہ نے مردود قرار دیا ہے۔ کیا اس سے زیادہ صرف سچ کوئی آتا
ہے سکتی ہے؟

غیر ارشد کے لئے قرآنی کا جائز ربان ایک سعی میں توجہ آتی ہے۔
وہ یہ کہ مسئلہ ہم اپنے والد کے لئے ایک جائز ربانیں بخوبیت یہ ہو گلے سے
اللہ کے نام پر فتح کریں گے اور اس کا ثواب ہمارے والد کوں جائز گا
تو اسیں کوئی حرج نہیں۔ والد صاحب کو ثواب پہنچانے کی وجہ
کے اختیار میں ہے، لیکن خرماءں میں کوئی تباہت نہیں، کیونکہ کسی طرح
کا شرک اس میں شامل نہیں زیر والد صاحب کی بارگاہ میں نذر و نیاز
کا درجہ درکھاتا ہے۔ نہ اس کے لئے غیر ارشد کی قربت و خوشبوی مقصود ہے
بلکہ دیسا ہی ہے جیسے دستغیرین کو کھانا کھلا کر اس کا ثواب کسی اور کو
دستی چانے کی دعا کرنی جائے۔

مگر زیر بحث معاملہ کی یہ نوعیت نہیں ہے۔ مردہ ہندوؤں کے
نام پر جائز خریدتے اور پالنے والے لوگوں کے تلوبیں یہ قوم بھی نہیں
گھزنا کہ اس جائز کو اللہ کے نام پر قرآن کر کے اس کا ثواب اپنے
مددح کو پہنچانا ہے۔ کوئی کیجئے۔ وہ توبی مگان کرنے ہیں کہ اس سے وہ نیزگ
خوش ہو جائیں گے اور چاری مرادیں پوری ہوں گی۔ اس مگان میں
اور اس عقیدے میں کوئی حجراہی فرق نہیں جو دیوبی دلتاؤں کے تے
قرآن کرنے والے مشکین و کفار رکھتے تھے اور شاید آج بھی رکھتے ہیں۔
اللہ کے سو اکسی کے لئے بھی جانور طبوز نذر پانیا خریدنا فعل
حرام ہے اور اس جائز کا گوشہ بھی مسلمان کے لئے حرام ہے تب کچھے
کیا مال حرام پر منتسب ہو اتمار یا اغوا خاصی کے مال پر اللہ کا نام لیتے
فائدہ پڑھنے یا اٹھنے میں ہمارے یہ مال پاک ہو جاتے گا۔ لیکن آپ میرا
قرآن بھی طردھس تو سوائے اس کے کہ قرآن ہی کی توبیں کے سرکب ہونگے

بہ اللہ تعالیٰ جھوٹ ہی قرار دیتے ہیں جب تک نیت اور بالطی عزم وارادہ اس کے مطابق نہ ہو۔ جب جانور پالا تو گلیا خریدا تو گیا اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر نیت رہی نہ لغير اللہ کی۔ امیر باندھی گئی کہ جن کے نام کا یہ جائز ہے وہ ہم سے خوش ہوں گے اور ان کے ذریعہ باری مرادیں پوری ہوں گی اور حضرت سے بچے کی خاطر وقت ذرع اللہ کا نام لے لیا گیا تو کیا اسی حکم کذب اور حیل اور فرب قرار نہیں دیا جائے گا حسن طبع منافقین کی شہادت رسالت کو اللہ نے مردود قرار دیا ہے۔ کیا اس سے زیادہ صریح کوئی باہر نہ کسکتی ہے؟

غیر ارش کے لئے قرابی کا جانور یا ان ایک عنی میں تو جائز ہے۔ وہ یہ کہ مشلاً ہم اپنے والد کے لئے ایک جانور پالیں یعنی نیت یہ ہو کر کے اللہ کے نام پر فرج کریں گے اور اس کا ثواب ہم اسے والد کوں جائیکا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ والد صاحبہ کو ثواب پہنچانے کا حق نہیں بلکہ جانشی ایک شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں، کیونکہ کسی طرح ان آیات میں دیوانوں کے سوا کوئی تصویر تاکہ نہیں کر سکتا کہ لفظ "ذکر" بن زبانی مذکور کے معنی میں استعمال ہوا ہے بلکہ تفقی حلیہ طور پر ذکر اپنی سے مراد یاد اہمی ہے اور یاد اہمی کا فہرست قرآن ہی سے یہ ثابت ہے کہ اللہ رسول کے میان فرمودہ احکامات کی علی پروی کی جلتے اور مکاتب سے بجا جاتے تو کویا قرآن لفظ "ذکر" کو خالی زبانی مذکور کے اور راستے کے معنی میں پڑگز نہیں بولتا بلکہ دلی یاد اور تصریح نیت کے ساتھ کئے ہوئے تیک اعمال و افعال اور اقوال و اذکار کے معنی میں بولتا ہے۔

لَذِيْعَ أَخْدُ كُمَّ اللَّهُ بِاللَّغْوِ | محدثی لغوصون پر اللہ تعالیٰ تھیر
فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلِكُنْ يَوْمَ الْخِذْلِ | نہیں پکانا، ایک جھیں قسم مصروف
كُمْ رِيمَا عَقْلَ ثِيمَ الْأَيْمَانَ | باندھان بضور کوئی نہیں۔
دِيْخَ لِيَخِيْ | جو قسم باقصاصہ نیت کے یہوں ہی عادۃ زبان سے
نکل جائیں انہیں اللہ تعالیٰ مجی لائی تو اخذہ نہیں قرار دیتا کویا ان کا وجہ سی محشر نہیں۔

لیکن اپنی بدعہت کا معاملہ بہت زیادہ لیا گذر اے۔ اُنکے فضل کی مثالیں کہ نامزد تو کیجا چاون کسی اندو کے نام اور اس کے وقت سے دیا اللہ کا نام منافقین کے فعل و قول کی سی ہے۔ منافقین کا یہی تو وظیر و حمالہ دل میں کھڑا رہنے والا درز بانوں پر اللہ اللہ زبانوں ہی پر نہیں، بلکہ اعمال میں بھی سماںوں کی پروپری کمٹے نظر آئتے تھے لیکن کیا ان کا قول و عمل بخوبی رہا، کیا ان کی دہنی کو جھپٹ کے زیر میں ترین طبقے کا سخت قرار نہیں دیا گیا۔

صریح اور واضح تمثیل دیکھتے ہے:-

لے محمد اجیب تھا نہیں میں منافقین
نے اسے تو انہوں نے کہا کہ تم کو ایسی دیتے
ہیں تم اللہ کے رسول ہو۔ تو اسے
محمد اللہ جانتا ہے کہ تم یقیناً اللہ کے
رسول ہو اور بھرپور ہی وہ الدُّوَّابِی
درستاں کے سی منافقین جھوٹے ہیں۔

اذْ اجْعَلْنَاكَ الْمُنَافِقِينَ
قَاتِلُوْنَا شَهِيدًا لَكَ لَكَ رَسُولُ
اللَّهِ۔ كَمَ اللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّكَ
كَرِمُ رَسُولُهُ كَمَ اللَّهِ يَشَهِدُ
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكُلُّ ذُنُوبٍ

اب ذرا اندازہ فرمائیے۔ بیوادی و جوہری اعتماد سے اس صورت ملا ہے، اور ذہن کی زریعہ میں صورت حال میں کافی نہ ہے۔

جواب :-

اجماعت میں برابر دیکھتا ہوں۔ سیرت کا انفراد کی لگی بندھی تقریر میں سچے کوئی بندھی نہیں۔ اسی لئے احسین بالاستھا بپڑھنا ضروری نہیں خیال کرتا۔ تاہم جس روز جانب کا گرامی نامہ ملائی دن، ارجمندی کا شہر کے یادیشیں ہم سے ساختے تھے اور اس میں مذکورہ تقریر کی سطح نسبت میوجود تھی۔ اسے پڑھاتو ہنسی بھی آئی اور آئے سرد بھی نکل۔ تجھب بالکل نہیں ہوا۔ اس لئے نہیں ہوا اک مندرجہ وہ عظیم کی نفیات کا مجھے بہت دنوں سے علم ہے وہ ممانع نوٹھے کے لئے سب کچھ کہ سکتے ہیں۔ ان کے فرمودات کو عقل منطق کے میزان میں نہیں چھوڑتے اور جنگاہی صلاح کی ترازوں میں تو لانا چاہئے حد ہے کہ وہ عالم...۔ مجھی جو تقدیم و جرح میں پڑے تشدد اور عقل دوستی کے بے حد تشویہ تجھب بالکل نہیں ہے۔ کلام اگرستہ ہیں تو جو یاتی ہواؤ سے دام نہیں ہجا پائتے۔

مطلوب یہ ہے کہ تم صاحب تقریر میں جو کچھ فرمایا اس پر حیرت نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں ہستا اور رندا دلوں پر ہیں۔ ہستا یوں کہ اس طرح کر سکتے طرز طعن میں جیسا کہ ہم صوفی اختریار قرایا بڑی معصومیت اور بچکانہ ہیں۔ روایوں کو لئے ہے ادمی کو اتنی سچی سطح پر نہیں اُترنا چاہئے۔

آپ کے دیکھا ہو گا قبوری حضرات کئے دن ہولانا اشرف ملئ مولانا فائم، مولانا آسٹھیل شہیر حجم اللہ وغیرہ پر اس طرح کے وابی الزامات دھرتے چلے جاتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ کو پڑے بھائی سے زیادہ وقت نہیں دیتے۔ یہ لوگ نمازیں لکھتے اور سلسلہ تلمذوں کو رسول اللہ کے نصوص سے بہتر خیال کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی کو حسار کہدیا۔ ان کے نزدیک اللہ بیان جھوٹ بول سکتے ہیں۔ وغیرہ لک۔ اب لا کہ باطل وضع مراد کر دیجئے۔ جواب دیدیجئے۔ سچھا دیجئے

لیکن مرغی کی لیکھ ڈالنگ جوں کی توں ہے گی۔ یہی حال جنم اسلامی اور مولانا مودودی کے معتبر صنیل کا ہے۔ کچھ زیادہ دن نہیں گزدے کہ معیاریت صاحب کی بحث میں حرضین کے تمام لغو و لاطک اعز اضا کے قلعوں کو زمین کا شکنہ دیکھنا ضیب ہو چکا ہے۔ حد ہے کہ تمہاری قبلہ ہی کے ایک خط رطبیو مرد چوت دہی سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ حقیقت میں تو ایں دیوبن اور جماعت اسلامی کے ماہین صاحب ایں

یہاں ذرا بھی پاک نہ ہو گا۔ سب کیا فائدہ کہ خیر اللہ کی نذر کا جائز اللہ کا نام بیکری میں بھی حاجت۔

ربا یہ سوال کہ کسی بزرگ دیگر کافی تحریر کیا ہوا کھانا یا مختاری بخیرہ بھی حرام ہے؟۔ تو اس کا مطلب ہماری بھی نہیں آیا۔ اگر مطلب یہ ہے کہ کھانے پر کسی بزرگ آدمی نے خاص طرز معدی ہے تو ہمارا مسلک یہ ہے کہ بالذات توی کھانا حرام نہیں ہوا اگر ہم انوں پر آیات پڑھنا اور اسے تعلق رکم نہیں پوچھنے کی وجہ سے بہت کھانے کھانے لئے سے بہت کی بہت افراد اور تحسین ہوتی ہے اس لئے ان سے پرہیز لازم ہے۔

اور اگر مطلب یہ ہے کہ ہم انوں پر کسی پیر، ولی، شہید و غیرہ کی نیازداری بھی ہو تو اسے کھانے بالذات ہمیں حرام مطلق ہیں۔ نیاز و نیاز کا سحق اشہد کے سوا کوئی نہیں اور نیاز اس کے نام پر جو چھوڑے اس بحداد کر لے گئے ہیں ان کی تودین میں کوئی اصل بھی نہیں ہے۔ ہوتی کہاں ہے اسلام تو حید کا چیخا ہے۔ نیاز کی جڑوں میں شرک پایا جاتا ہے اسلام کیسے اسے گوارا کر سکتا ہے۔

یہ تلافہ دیا بدو اصحاب میں، فلاں صاحب کی لگیں، فلاں جنتا کے کھجڑے، فلاں صاحب کے روٹ، فلاں صاحب کے گلزارے وغیرہ ان کی حشیت اُن پرشادوں کی میں ہے جو خیر مسلمین دیوی دیناؤں تھوں اور خیال اُوتاروں کی نیاز کے طور پر پکائے کھاتے اور قسم کر ستے ہیں۔ جسے تو جی بزرگ ہو، ایمان پیارا ہو، قرآن و صنت محبوب ہو وہ ان چیزوں کے پاس بھی نہیں پہنچے گا اور اگر پہنچ کا تو تجھے لیجئے کہ اُس کے عقائد کی نیازوں میں کہیں نہیں کوئی ایسٹ میٹھی رکھی ہوئی ہے۔

سوال:- از و یہہ الدن۔ لکھن۔ کے فرمودات مولانا محمد طیب صاحب تھم دار العلوم دیوبن فرمودات سید ہمارے کی سیرت کا نظر میں کی ہوئی مولانا محمد طیب ہمارے کی تقریر کا خلاصہ روز نامہ الجمیع میں قسط و ارشاد ہو رہا ہے، آپ میں ملاحظہ فرمائیں۔ تجھب ہو اک سیرت کی تقریر میں جماعت اسلامی اور مولانا مودودی پر حیثیت اُڑانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمارے ذمہ دار رہنماؤں کے اخلاق اور احسانیں ذمہ داری کا جب یہ حال ہے تو اور کسی کی کیا شکایت کی جائے۔ آپ ان کے ارشادات کو ملاحظہ فرمائیں کیجئے اپنے خیال فرمائیں تو ہم ہو۔

اور حکمت طراز بزرگ ہیں۔ ضرور ہے کہ ماضین جلسہ کے دل کی
دھرمکنوں نے ان سے کسی ایسے ہی شر کا تقاضا کیا ہو گا اور نبی مسیح
کی الائچے کے وہ قابل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ مادی مضرریں و
اعنیں کو دوران خطاہت میں بھی بھی ترنگ بھی آجاتی ہے اور
اس کے نتیجے میں کچھ بھرپور بھی برائے رونقِ محفلِ چھوٹ جاتی
ہیں۔ ان کی پروانہ بیجتے ہی تو کھل کر کے درجے کی چیزیں ہیں۔ اور تو
اور ان سیرت کاظمین اور میلاد النبی کے ملسوں ہی کی حیثیت
میں ٹھیک سے زیادہ کیا رہ گئی ہے۔ مصارف دیکر مفسرین کو
بلایتے، پنڈال صحابتے، الشستند و لفقت و برخاست کا فخر کا یتے
اور خوش ہو جائیے کہ پڑا کار نام انعام پایا، مگر کہ داروں سیرت کی
جز تعمیر کے لئے خفر کائنات سرو بوجوادات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
یا ان عصی ہو سکتا ہے اس میں کوئی اضافہ ہونا تو درکار بچھپلی
ہیں ایشیں گری نظر آئیں گی۔ وجہ ظاہر ہے۔ سایع اور مقرر دونوں
کا طرح نظر جیش اور گرفتیِ محفل سے زیادہ کچھ نہیں۔

ایک ہنگامے پر موقوف ہے بھرپور بدنی

دل و دماغ کی طبع پر تو ضرور دین و ایمان کارنگ پوچھا لیکن

گھرائیوں میں نہ پوچھتے کیا کیا ہوتا ہے!

سوال ۶۔ نام و مقام نامعلوم۔ معصیت و فتن

ایک من رسیدہ بزرگ ہیں۔ داڑھی رکھتے ہیں، نماز
پڑھاتے ہیں، مگر صاف قرآن نہیں پڑھ سکتے نہ ہی اعمال اچھے
ہیں۔ سوچتے مقدمہ بازی میں رہتے ہیں۔ دوسرے کا ہمیت ناجائز
طور پر دیانتے ہوتے ہیں۔ دین کا علم بھی ناکافی ہے۔ اس کے
 مقابلے میں دوسرا شخص ہے جو عمر میں ان سے چھوٹا ہے، دین کا
علم بھی کافی رکھتا ہے اور اس پر عمل پیرا بھی ہے، مگر کمی بھوری
کے باعث داڑھی نہیں رکھتا کو اس عمل سے خوف زدہ بھی ہے
اور خدا سے ڈرتا ہے۔ اب بتلائیں ان دونوں میں امامت کا
مسنی کون ہے؟

جواب:-

ان دونوں میں سے کوئی بھی منصب امامت کے لائق نہیں،
لیکن کوئی تفسیر ان سے بہتر ہے تو اول الدکر ہی کو ترجیح دیں گے
بس طویلہ و الفاظ قرآن کی صحیح ادائیگی کر سکتے ہوں۔ صحیح سے

کے باشے میں عقیدہ و خیال کا کوئی بھی اختلاف نہیں ہے، لیکن
عنصر بدگانی "تعصب" خود پرستی اور انانیت نے جماعتِ اسلامی
کے خلاف طوبار بھرپور اکر دیا ہے، لیکن بھروسی ڈھاکتے ہیں پات
لہتم صاحب کی مخصوصیت سے فراتے ہیں:-

"تعصب ہے آج کل کے بعض مدعیان اصلی صحابت کے
مادرین پرستی کا انکار کرتے ہیں۔"

اور اس کے بعد اپنے بھی اور بے ضرر کو جذباتی
طبع دینے کی خاطر صحابت کی شان میں ایسا فحیہ شروع کر دیتے ہیں
جو ماسیحین کو یہ نثار دے کر گویا ذکر کردہ مدعیان اصلی صحابت
کے ان مناقب و فضائل کو مانتے ہی نہیں، بلکہ ان کی مذمت کرتے
ہیں!۔ تعود بالشہر من ذلک۔

یہ من علماء پر بھی تیر حملایا گیا ہے۔ ظاہر ہے یہ بھی دی جیسا
ہوا المقرر ہے جس کی حقیقت بارہ واحد صحیح کی جا چکی۔ ہم پوچھتے ہیں ہولنا
مودودی کی مدد تلاش کرنے والے ہولنا آزاد رحمت اللہ علیہ کی سند
کیوں نہیں تلاش کرتے؟ کیا تم صاحب میراثی حراثت ہے کہ
مولانا آزاد کے باشے میں بھی یہ فراسکیں کو حملکار ان کے پاس سند
نہیں تھیں اس لئے ان کے علم و فرست کے باشے میں تو کچھ

ہم ہولنا مودودی کے علم و فرست کے باشے میں تو کچھ
نہیں کہنا چاہتے کہ اس سے ہمارے بزرگوں کو چھڑ ہوتی ہے، لیکن
مولانا آزاد کے باشے میں ضرور ہلا خوف تردد کہہ سکتے ہیں کہ بے سند
کے اس عالم کو ترازو کے ایک پلٹ سے میں روکھ دیا جائے تو دوسرے
پلٹ سے میں آج کے ہزاروں سارے علماء بھی بے ذریں ہی نظر
آئیں گے۔ علم مالی میراث نہیں ہے تھی، تم صاحب ثبوت نہیں کی
غیر مطبق دلیل دے سکتے ہیں۔ مالی میراث تو محن اور بہرہ نہیں بیٹھے
کے حصے میں بھی اتنا ہی آئیے جتنا تیر کا اور نیک ہنبار بیٹھے
جھٹکے میں لیکن علم کا معااملہ نہیں ہے۔ علم ایک استاد کے دشائیز
ایک کتاب کے دفتراری ایک کلاس کے دو طالب علم کیس ان نہیں پتے
اس کی تضمیں معین حصول نہیں ہوتی۔

بہر حال تم صاحب اگر تقریر سیرت کے ذلیل میں بلا وجد
جماعتِ اسلامی اور ہولنا مودودی کے چٹکیاں نہیا ضروری خیال
کیا ہے تو اسے عبالت نہیں کی جائے۔ وہ بہت معاملہ تم مصلحتِ شناس

میرا پہلا پیدا شئی گھر الفت ہے گراب وہاں کوئی نہیں ہتا
بلکہ سو لوگ مقام بت پڑھ لے گئے ہیں اور جو شہر ہیں رہتے ہیں اور
میں مقام ت پڑھتا ہوں تو بتائیے کہ مقام الفت یا باب پر میں جاؤں
تو قصر ٹھنی چاہئے یا نہیں؟

جواب علیٰ:-

مقام بت پڑھانے میں تو قصر کا سوال یہ پیدا نہیں ہوتا کہون کر
اہل و عیال کی اقامت کے باعث یہ تو آپ کا گھر ہیں۔ اب مقام
الفت کے بارے میں دیکھنا چاہئے کہ کیا آپ نے وہاں سے تمام صلات
توڑ لئے ہیں۔ کیا وہاں اب ایسا کوئی عزیز قریب نہیں رہا ہے کہ جائیں
تو اس کے بیہقیں قیام و خطاں ہو۔ کیا وہ مقام ت سے تفریاً ۱۴۷۰ پہل
کے فاضل ٹھنے ہے۔ اگر ان سب کا جواب اثبات میں ہے تو قصر ٹھنی
جلت کے لیے درست نہیں۔ ویسے اس بارے میں اور مجھی کچھ تفصیلات ہیں جنہیں
کتب فقریں دیکھنا چاہئے۔

سوال علیٰ:- ازوی بھائی۔ جگرات۔ طلاق مکرہ

الفت۔ زید اپنی بیوی ہندو کے ساتھ خوش و خرسم زندگی لگدا رہا ہے۔
کسی قسم کی بائیکی ناتاتفاقی اور ناقابلی نہیں ہے نہ کسی قسم کی کبیدہ ضطری
ہے۔ رات ڈھانیں سین بیچ چند آدمی دو توں میاں اور بیوی کو پکڑ کر
اور موڑ رہیں لا و کرا ایک خاص مقام پر لے گئے۔ دو توں کے باختہ
باندھ کر خوب جی کھوں کر اپنی۔ پہاڑ کر دو توں کا جسم درم کرایا
اور زید سے کہا اپنی اس بیوی کو طلاق دید۔ وگرنہ تم کو جان سے
مار دیں گے۔

غرض زید کو اس قدر مارا پٹھا کہ اس کا سارا جسم درم کر گیا۔
اور زید سے جرآ طلاق لکھوائی گئی۔ سبب زید سے تھدہ کو طلاق
لکھوائی تو اسے ظلم سے نجات ملی۔ زید نے ملار سے تحقیق کی کہ کیا اس
طمع جبر و اکراه اور مارڈ استئن کی دھمکی دیکھ طلاق لکھوائی گئی پر تو طلاق
لکھی ہے یا نہیں۔ علماء نے کہا جبر و اکراه سے طلاق دلوائی جاتے وہ
طلاق نہیں لکھی۔ اب زید اپنی بیوی ہندو کو لے کر دوسری جگہ رہتا
ہے اور دو توں میاں بیوی آرام سے زندگی لگدار رہے ہیں۔

صورتِ مسئول میں زید کی بیوی ہندو کو جو انتہائی ظلم و جور
ما پڑیت اور جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر رات کو ڈھانی
تین بجے طلاق لکھوائی گئی تو کیا یہ طلاق لکھی یا نہیں؟

مطلب سعی تجوید نہیں، بلکہ حروف کا جو تلفظ معروف ہے اسے ادا
کر دیں۔

مستقل مقام سے بازی ہے تو لغوی چیز، لیکن بہر حال اسکے
بالذات حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔ کسی کا کھیت ناجائز
طور پر بار کھا ہے۔ یہ بھی آپ کا دعویٰ ہے نہ کہ ان کا اعزاز،
اہدا اسے بھی بغیر اثبات نام کے بنیاد فحصلہ نہیں بنایا جا سکتا۔
دن کا علم ناکافی ہے۔ یہ بھی امامت کا فلاح نہیں۔ اگر خاتم کے
واجبات و معنوں اور طریق ادا کا علم ہے تو یہ امامت کیست کافی ہے۔
دوسرے شخص چلے گیسا ہی نکو کارہ بول دیکن داڑھی مونڈ نہیں
ہے۔ یعنی لگناہ ملی مصیبت اعلانیہ ہے۔ وقت وہ امامت کر دے گا
اس وقت بھی اس کا لگناہ سر کے سامنے ہے۔ اہم اس کی امامت
تبلیغ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حق کی بہت افزائی کی جا رہی ہے۔
بھیجیں نہیں آیا کہ داڑھی مونڈ نہیں کیجا جبوری پیش آگئی۔

داڑھی رکھنا تو سر کاری دفاتر میں بھی جرم نہیں سمجھا جاتا۔ بھر بھی اگر
دانشی کوئی جبوری ہے تو شریعت میں اس کا لحاظہ ہو گا نیز اس بھوکی
سے تمام مقداری تو واقع نہیں ہیں، ان کا اقتداء پر صاف مسوبہ ہے
بہر حال سن کو گوارہ کرنے اور اس کی بہت بڑھائی کمر لاد ہو گا۔
یاد رکھئے۔ اگر مذکورہ اس رسیدہ بزرگ و افتُ بھی مذکرات
میں اسپریں جھوٹے مقام سے لاشتہ ہیں۔ بُرے اعمال سے پرہیز
نہیں کریں۔ قرآن زیادہ بہتر نہیں پڑھ سکتے تب بھی بحالت امامت
ان کی بد اعمالیاں نظر نہیں ہو رہیں۔ اس کے بخلاف داڑھی
موٹھنے والے کا لگاہ بحالت امامت بھی خوب سے بول رہا ہے۔ گریا
اس کی امامت قول کرنا آئنکوں دیکھئے کھی ہے۔ یہ جب کو اول الذکر
کے باسے میں ایسا نہیں کہہ سکتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علام اتم۔

سوال علیٰ:- رائضؑ، غسلہ کی نرکوٰۃ
غسل پر نرکوٰۃ کب دری جانی چاہئے اور کس مقدار میں؟

جواب علیٰ:-
بھیجی کئٹے کے فرآ بعد، جن زمیوں میں پانی پہنچا جائے ہے
ان کی پیداوار میں بیویان حصہ نرکوٰۃ ہے اور مفت پانی میں دالی زمیوں
میں دسوائی حصہ۔

سوال علیٰ (رائضؑ)
قصر

تشقق لگوانے سے اب ہر دو جانی دوسرے مسلمانوں کو بھی قاضی صاحب کی مثال دیکھ قشقہ لگوانے پر زور دینے لگے ہیں۔ امید ہے کہ آج ہنگامہ قشقہ کی ثابت و خاصت سے اپنے رسالہ علیٰ میں اظہار خیال فرمائیں گے۔ اگر آپ نے حضرت اس وجہ سے سکوت فرمایا تو کانگریس حکومت ہے تو یہ بلال تمام مسلمانوں میں عام ہو جائے گی۔

جوابات :-

میرے بھائی آپ کے خطبیں کوئی ایسی بات ہے جس کا جواب میرے بھائی میں ہو۔ قشقہ شعراً کفر ہے۔ میرے کہا تھا:-
تمہرے کے دین و ذہب کو کیا پوچھتے ہیں تم اس تو
قشقہ کھینچا، دیر میں بٹھا کب کا ترکِ اسلام کیا
غائب پہلے صدر عرب میں ٹھیک یاد نہیں رہا مگر دوسرا
بہر حال ٹھیک ہے معلوم ہوا کہ قشقہ کھینچنا اہل کفر کا کوئی معنوی
شعار نہیں، بلکہ اہم ترین اور مخصوص ترین شعار ہے۔ ایک
میرے کے شعر کی بات ہیں، ہن درست ان کے کوئے کوئے بھی پھر کر
جاہل، عالم ہر ایک سے پوچھ جائیے یہی بتائے گا کہ متفہ منہودی
کا قدم شعراً جس کے پھی مذہبی اختلافات کام کرتے ہیں۔

جب سائر طور پر شعراً کفر ہو تو کے علمتے اسلام کا یہ
مشقق فصلہ اور تو می خپل ہمعلوم کہ شعراً کفر کا اختیار کرنا ہے
لیکن انظفون میں محضیت کبیر ہے اور اپنے لازمی اثرات و عاقب
کے اختیارات پر سب سے کامن جو اسلام کے چھرے پر سیاہی
تلخی کے سوا کوئی خدمت انجام نہیں دے سکتا۔ جو مشقق لگاتے
یا ازتار پہنچے یا سادھیوں پر جا کر اپنی ہمود کی سی تقییہ تکریم
کے ساتھ پھول اور نذریں چڑھاتے اسے دنیا میں تو چاہے وزار
نہیں بادشاہی اور صدارت عظیم میں جاتے لیکن آخرت میں تو قع
نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکاہ التفات کا سایہ نک
پاسکے۔ الحمد لله حفظتنا۔

رہی یہ بات کہ ایک کھلکھل لازم کی بدھی حکومت کے کامیابی ایک
ذہب کے مخصوص شعراً اور پھر کے رنگ میں نہیں رکھے جائے
چاہیں تو یہ شک ہمارا دستور و آئین یہی کہتے ہے اور کانگریسی
حضرات کی زبانوں پر بھی دعوے اسی کے ہیں لیکن عمل حقائق

(ب) احاطہ قیامتی احتراق فی اخلاق (الحدیث)، کامروں کیا ہے اور در صورت جبر و اکراه تلفظ او تقریر و تحریر کا حکم ایکسرین جماعتی

جوابات :-

ویسے تو قفقہ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ احراق کے نزدیک طلاق مگرہ (آنسو) کی طلاق ہے جو بزرگیا جائے ہے (واقع ہو جاتی ہے اور شوافع اسے نہیں ملتے۔ دونوں ملکوں پر خوب خوب بحثیں ہوئی ہیں اور جس طرح آپ نے طلاق واقع نہ ہونے کیلئے روایت کا حوالہ دیا ہے اسی طرح احراق بھی روایت ہی کے حوالے سے وقوع طلاق ثابت کرتے ہیں۔

لیکن یہاں ان بخوش بکا اس نے موقع نہیں کر لکھ کی تحریری طلاق کو تو احراق بھی نہیں ملتے۔ چاہے وہ طلاق قاسم پر دستخط کر کے یا خود ہی طلاق نامہ لکھے۔ کسی بھی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ فتاویٰ قاضی خاں اور عالمگیری وغیرہ میں اس کی تصریح ہے۔ صورت مستول میں کسی بھی امام کے نزدیک طلاق نہیں پڑی۔

سوال ۱۱:- از عباس خاں۔ ضلع آکور۔ قشقة

صوبہ بہمنی کے مسلمان وزیر صاحب کو جن کا نام قاضی ہے
غیاث الدین ہے، اکثر مقامات پر نئی نئی عمارتوں کے آدھماں
دادخانہ کے لئے بلا یا جاتا ہے تو باتا عده ہے وہ ذہب کے مطابق
ان کی بوجاکی جاتی ہے اور مشقق لگاتے پر لگای جاتا ہے۔ بعد ازاں
کھانے کی غفل میں بھی دبارہ مشقق لگای جاتا ہے۔ اسلام کے اصول
کے مطابق وزیر صاحب کے لئے مشقق لگانا ہرگز جائز نہیں پوچکا۔
ملادہ ازیں جب کوچاری حکومت لادنی سے تو حکومت کے کام
مندانہ طریقے سے نہیں ہونے چاہیں۔ اگر وزیر صاحب ہندو
لوگوں کو اس حرکت سے منع کریں تو حکومت کے احکام کی حیات
ورزی کی نہیں ہو سکتی۔ وزیر صاحب کا خوشی سے عیل قبول کرنا
مشقق کی اجازت دینا دوسرے مسلمانوں پر ہر اثر ڈال سکتا ہے۔
لیکن کہ وزیر صاحب مسلمان ہیں اور قاضی بھی۔ جب مشقق لگاتا
جیب نہیں بچتے تو دوسرے مسلمان بھی مشقق لگوں یا نیکو نہیں بھینگتے
یہاں ابھی تک یہ رواج ہے کہ مسلمان ہندوؤں کی غفل میں شرک
ہوتے ہیں مگر مسلمانوں کے مشقق لگایا نہیں جاتا۔ وزیر صاحب کے

کو غیر مسلمین سے شریف ازاد مراسم رکھنا اور ضرورت پڑنے پر ان کے لئے جان نکل قربان کر دینا یا یقین ان کا فرض ہے ایکو نکل اسلام تمام انسانوں سے حسن ملک کی تعلیم دنائے، لیکن یہ جائز نہیں کرانے کے لیے شارون کو اختیار کیا جائے جو مذہبی نوعیت بخشنے ہوں۔ دفعہ علیہ اسکا المبلغ۔

امام ابن تیمیہ (امام العارفین شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ) کے علم و فضل اور مجدد اذکار ناموں کا شاندار تذکرہ۔ وجہیں القدر کتاب جس نے اردو کے دینی اعلیٰ طرز میں جلچاند لگائی ہیں۔ سبتو اور ختم۔ محمد و سرس روپے (جلد اعلیٰ یمارہ پیشے) مسلمان شوہر بیوی زن و شوہر کے حقوق و تعلقات کی تفصیل، مولانا ابو محمد امام الدین حسین کے شفقت قلم سے نہت ۱۲ نکتبہ محلی دیوبند (بیجی)

ہر دو اجنبی صحیح ام الصلیل (سان غیرہ) کے باعث یا عورتوں کے خلق و مرثیت یا ای دغیرہ کی وجہ نزدیک نہیں ہوں وہ ذیل کے پتے پر جوابی خط بھیجنیں۔ پتے ۱:- منشی زادِ حسن خوش نویس محلم شاہ درز الدین - دیوبند

(پندرہ بر زرہ ایلیشن)

المنبر وہ سجدہ روح زمین جس سے کامپ جاتی تھی اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

- میں اسلامی اتحاد کا داعی ● دعوت الی اللہ کا القیب۔
- اثر انگریز مقالات (زیر ادارت)۔ عبد الرحمن اشرف
- سید سائز۔ میں اصفحات۔ جاذب نظر سرور ورق۔
- سالانہ چند چھر و پیے مشتمل ای تین روپے۔ فی پرچم چار آئندے
- بھارت میں چند "الفرقان" لکھنؤ کو بھجو جائے۔
- نوٹے کے لئے چار آئندے کے ملکٹ بھیجئے۔
- پاکستان بھارت میں لکھنؤ کی ضرورت ہے۔

نیجہ مفت روزہ **المنبر** ماذل طاؤن بنی ملائکہ پور پاکستان

اس کے خلاف ہوں اور منافقت کا کیا یہ اندر دیانت و امانت، ضمیر، کردار سب کو چاہتا چلا جائے تو اس میں حقیقی یا محب کیا کر سکتا ہے۔ سوچ کی طرح ظاہر ہے کہ انگریز کی حکومت ہیں ہندوستان کی امت مسلم کو رسمی زخم ہے ہیں۔ کیا اُردو کی مظلومیت کیا ملازمتوں کا ناساب، کیا اسکوں کے دیوالی نصباب، کیا آستے دن ہونے والے قتل و فحارت۔

تن ہرہ داشتہ شد پتہ کجا کجا نہیں اب الجی حکومت کے جو مسلمان نصباب دار ہوں گے ان سے اس کے سوا کیا موقع ہو سکتی ہے کہ وہ حکومت کے حقیقی روحان و میلان کی رحمائیں اپنی عافت گھیں گے۔ کوئی کم کوئی زیاد کوئی ذرا پر وہ داری سے کام لے لیتا کوئی بالکل کپڑے اتنا رہے گا یہ نہیں کہ تمام ہی اللہ کے نہ دے اسی قدر نفس پرست ہیں۔ نہیں ایسے اللہ کے بندوں کا بھی نعت ان نہیں جو کفر و شر کے طوفانوں میں بھی صہیز دیں دایمان کو سلامت روی کے ساتھ بکھر رہے ہیں لیکن بات فالب اکثریت کی ہو رہی ہے۔ ناہکن ہے کسی حکومت کا عملی رفع تو کسی اور طرف ہوا اور اس کے مقامات کا اقلیتی نصباب دار کسی اور طرف متکہ کر کے جل سکیں۔

قاضی حاصل ہے ہم اتنا ہی کہہ سکیں گے کہ یہ وزارت ای نہیں یہ زندگی ہی بانی کا بلد ہے۔ آج ہنیں کل چھوٹا۔ مرثی کے بعد کی پوچھ گھج کا اگر قعن ہے اور دوزخ و جنت کو افسانہ نہیں سمجھہ رکھا ہے تو شفق لگوانا چھوڑ دیجئے۔ یہ سچ انقلبی نہیں گراہی ہے۔ رواداری نہیں بھیجتا ہے۔ اخلاق نہیں فضائیت ہے۔

تمہارا آپ ہی کا سعادت ہوتا تو زیادہ فکر کی بات نہیں تھی لیکن آپ پڑے آدمی ہیں آپ کا سوہہ دوسروں کے لئے گراہی کے درد انکے طھوڑے گا۔ مسلمان عوام بھائیتے بہت کم علم ہیں پھر قوری شریعت کے فروع و شیوه عنانے ان کے دل و دماغ کو دیکھے بھی شریعت کا پوچھنے بنا رکھا ہے۔ آپ جیسے ممتاز مسلمانوں نے الگ ملائی الاعلان قشقر کھینچ لایا تھا انا جاری رکھا تو نہ جانے کتنے مسلمان اپنی تاکت جاہاز مخصوصت کے ساتھ آپ کی تعلیم کریں گے اور ان سبکا دہال آپ پر ہو گا۔ گوہ خود بھی عذاب آخر رکھنے کی وجہ سکتے۔ ہم تمام مسلمان بھائیوں سے صفائی کے ساتھ عرض کریں گے۔

چشتند محمد کتابیں

اہم باب سے نادانست وہ نہ اسے بھوپت بڑی محرومی ہے۔
بخاری پار روپے۔

کتاب زندگی [امام بخاری کی الادب امандنہ کا اور دو
تریں بہترین افلاقی تعلیمات پر مشتمل ٹاؤٹ
کام فائدہ زین بھوپت جس کے باعث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔
قیمت مجلد آٹھ روپے۔

عظمیٰ تاریخ اسلام [از اکابر شاہ تجیب آبادی: سینی عنیم
تاریخ تعارف کی محتاج ہیں ہے۔ پاکستان میں عمدہ کاغذ اور
روشن طباعت دکتابت کیسا ترقی پھی سے۔ قیمت فی صیت مکمل
مجلد چھتیں تو روپے۔

حیات و حید الزماں [اعادیت کے نامور شتر بم
علمی کارناموں کا منفصلہ تذکرہ۔ جیسا کہ اہل علم کے تذکروں میں
ہوتا ہے تھٹا بہت کچھ قومی معلومات بھی ہم رشتہ ہیں۔
قیمت چار روپے۔

عربی کا معلم [عربی سائنس کیلئے اب تک جنی کتابیں ترجمہ ہی
کیں ان سب سے بہتر کتاب۔ یہ صرف ہماری
رائے ہیں، بلکہ سولانا مودودی "مولانا شبیر احمد عثمانی"، سولانا
مناظر حسن گیلانی اور نجاشی کئے اور بہتند حضرات کی رائے
سے بھول پڑتے کیلئے جسکی میں چھپ چکی ہے۔ حصہ اول سوارد پیس، دو م
سو اور دو پیس، سرم دھانی روپے۔ چہارم تین روپے بھوپت قیمت
آٹھ روپے۔

رفیق سفر [ایق شریعت کی روشنی میں سفر کے آداب داکھان
قیمت مرغ آٹھ آنے۔

مکتبہ حسینی دیلو بند: یوپی

مناسک حج [شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے گورنمنٹ
قلم سے حج کے اہم ترین مرضوی پر مختصر
ترین کتاب قسم آن وحدت کے لعل و جواہر کا گھینٹہ افادیت کیلئے ایک
اور بڑوگ کے اضافات بھی پرستہ ہیں۔
قیمت مجلد تین روپے۔

اسلامی فقہ [ترین کتاب۔ حدائق اول ہمارت، شاہزاد، روڑہ
اور صدقہ خطر وغیرہ کے خلاضوری مسائل پر مشتمل ہے۔ قیمت
ردو پے سات آنے جنود دوم زکوٰۃ اور حج کو حادی ہے۔ قیمت
ایک روپے پانچ آنے۔
حدائق سوم پار روپے۔ حجتو چہارم ساڑتے تین روپے۔
مکلن سوچ رعایتا گیارہ روپے۔

کتاب الوسیلہ [شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی ایک
ربردست تاریخی تصنیف اور ولہاں میں۔
قریت الہی کے لئے جس دیبل کی لاش کا حکم قرآن لے دیا ہے وہ کیا
ہے؟ اس کا مستوفی و کافی جواب بہترین دلائل کیسا تھا اس گرامایہ
کتاب میں دیا گیا ہے۔ شرک و بدعت کی تیک کی اور سنت کی تائید
قیمت مجلد نو روپے۔

ابن ماجہ اور علیم حدیث [کتاب ہے اس کے باعث این
ماجہ بڑے پائے کی حدیث لگدرے ہیں۔ ان کی تفصیل سو اس کے ساتھ
وہ کتاب میں تدوین حدیث کی مفصل تاریخ اور ان جاں فشاریہ
کی رواد پیش کی گئی ہے جو محدثین نے صحیح حدیث کے سلسلہ میں کیں
ائیں معلومات کا تجزیہ۔ مجلد آٹھ روپے۔

ہندزکرہ مجید والفات [امام رہانی حضرت مجید الفت شافعیؒ سے
متصل بہترین محققانہ اور سیرہ حاصل
مقالات کا بیش بہتر بھوپت۔ اس کتاب کا دو پڑھنا اینی نرین تاریخ کے ایک

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی چند تصانیف

الْقَوْمُ الْجَدِيدُ

آزادو سے عربی بنانے کے متعلق
ایک علمی لفت۔ تفسیر اور عظیم تر
قیمت مخلوقات روپیے۔

جماعتِ اسلامی

کے خلاف کہی گئی چار کتابوں کے

مدلل حجوا بات

حثیۃ دلو بنت کا جائزہ، سوارہ پریم۔ رحمانی
تجمعہ کا جائزہ چھ آنے، نور توحید کا جائزہ
چھ آنے، کشف حقیقت کا جائزہ سوارہ پریم
ان چاروں کی بیکھانی قیمت
پونے تین روپے

تین کام جائشی مسئلہ اور اس کا حل	چھ آنے	دعوبت اسلامی	جماعتِ اسلامی کی دعوت	دنیا بات	اسلام کا نظام حیات
ایک درجہ پریم	چار آنے	چار آنے	ڈیڑھ درجہ	آٹھ آنے	قرآن کی چار بینادی اصطلاحیں
ڈیڑھ درجہ	آٹھ آنے	ڈیڑھ درجہ	ڈیڑھ درجہ	ڈیڑھ درجہ	جماعت کا مقصد اور طریقہ کار
بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے	سلامتی کا راستہ

تصانیف

مولانا امین الحسن اصلاحی

حقیقت شرک	دورہ پر	حقیقت توحید	دورہ پر	حقیقت تقویٰ	دورہ پر
چھ آنے	چھ آنے	آٹھ آنے	آٹھ آنے	چھ آنے	چھ آنے
آٹھ آنے	آٹھ آنے	بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے
بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے	بیج آنے

فارسی آسان نصاب عربی آسان نصاب

عربی زبان کا قاعدہ	فارسی زبان کا قاعدہ
عمر علم الصرف اولین دو تین	رہبر فارسی
عمر علم الخواص	ڈیڑھ درجہ
عوامل الخواص	خلاف فارسی
عربی انگلیو نام	صرف و نحو فارسی
عربی صحفۃ المصادر	لغات فارسی حصہ اول
روقت الداب	لغات فارسی حصہ دوم
پورا مشتمل اخلاقی	پورا مشتمل اخلاقی

تفہیمات	محلہ
تجوید احیاء سے دین	ذیل حروف
شان راه	چھ آنے
قرآن اور پیغمبر	ڈیڑھ درجہ
جرود خدا	دو آنے
اسلامی تہذیب اسکے اصول و مبادی	سلاطین روزگار
اسلامی حکومت کس طریقہ تائماً ہوتی ہے	چھ آنے
مسئلہ توہیت	ڈیڑھ درجہ
مرد کی سزا اسلامی تاثنوں میں	بارہ آنے
حقیقت ایمان	چھ آنے
حقیقت صدم و مصلوہ	آٹھ آنے
حقیقت زکوٰۃ	بیج آنے
حقیقت حج	بیج آنے
حقیقت سلام	بیج آنے
اسلامی علاوہ پر ایک حقیقت نظر	بیج آنے
دین حق	بیج آنے
اسلام اور جاہلیت	بیج آنے
اسلام کا اخلاقی نقطہ نظر	بیج آنے
قرآن فہمی کے بنیادی اصول	بیج آنے
حقوق ارزشیں	بیج آنے
مسیلا والینی	بیج آنے
زندگی بعد موت	بیج آنے
اسلام اور ضبط ولادت	بیج آنے
معراج کی رات	بیج آنے
حقیقت نفاق	بیج آنے
بلاس کا مسئلہ	بیج آنے

مکتبہ تجلی دیوبند (بیوپی)

علام، استاذ السوانح کا لہرہ حصہ۔ جنیں مولانا شرف علیؒ کے پہنچ پارہ موعاد حنفیہ کا تخلص درج ہے تھیت دوڑ پیٹے۔

ہندوستان کے مسلم رہبروں کے نام

بہت سکتا ہے بیض حضرات کونا اصل خطیب کے انداز خطاب اور بعض مطالیں سے اختلاف ہو سکیں خطاب جو نکل دلی وہ مندی اور خود پر بنی ہو اسیلے اخلاص اور دوستی ہی کی اپرٹ سے دیکھ جانے کا سخت ہے۔ عامر عثمانی۔

نوت:- ذیل کی قائم تحریر میں کسی صاحب کی ذات خاص سے خطاب نہیں کیا گیا ہے روزے خطاب اجتماعی حیثیت کے ہے ساجدین شمسی۔

پہلے افیادات آئے دن کرتے رہتے ہیں۔ دوسری طرف خود مسلمانوں کی اندر ولی حالت بہایت ابتر ہے ہر اعتبار کو وہ دوسرا قوتوں سے گرے ہونے اور پس اندھے ہیں ہر صورت سے، پچھڑے ہوئے اور کروہیں ان کا معاشرہ اسلامی رہنمائی کے معاشرے سے بالکل مختلف ہے، ہمارے طور و طرزی ہماری تقریبات ہمارے اخلاق و عادات ہماری معیشت و معاشرت اور باطن ہماری کیمیات کی۔ ناکامی و نامرادی اور بریادی کی جو مخصوص صورتیں ہمارے سامنے آری ہیں ان سب کی زندگی ختم ہو امام پر یا عالمہ اسلامیوں پر نہیں بلکہ جاسکتی کیونکہ موجود مسلمان پکالو سے قیصری اب تک ہندوستانی علماء کی زبردست پرستی رہے اور ہیں وہ اسی راستہ پر چلتے ہیں جبکہ علماء، چلنے کا مکمل دینے رہے وہ اسے علیوں تواب اور رحیم بھائیوں کی خیالی خیار کئے ہوئے۔ لیکن یہ ہمارے دینی علماء کا مستقیم طریقہ راستہ ہے۔ اب زندگی فرمائی کے کاپ نے اس پانچ کروڑ کی عظیم تائیت۔

— مگر نکل ہیں سب سے زیادہ پس اندھے، بدھاں اور صیحت ندویوں کو کہاں لا کو چھوڑا ہے؟ وہ لوگ جن کے ہاتھوں یہ قوم و ملت کی رہنمائی کی ہاگ ہے، پسی بھاری کی زندگی زندروں سے سیکھ دشمنیں ہو سکتے۔

اللش محل شاد کی بارگاہ میں وہ ناد اقت اور انجمان نہیں سن سکتے، افراد کا نقہ چھوڑتے ہیں، پوری قوم کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے مگر ایسا کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا، اب ان ہربات کا موافذہ ہو گا حقوق العباد کا حساب رہیا ہو گا۔

اپ کب تک نکل دکریں گے آپ بھی سب کے ساتھ اسی اکیں نادیں سوار ہیں۔ بیچ سندوں میں اور طومنی پیشہوں کا مقابلہ سمجھنے کی وجہ سے

خوب دلا۔ اپ کے مقبول عام جریدہ کے ذریعہ مہینہستان کے مسلمانوں سے کچھ گزارشات ہیں۔ چند صورتیں باقیں ہیں مخفیف وہ باقیں۔ جن کا انہمار اور جن پر غور و خوض و قتل کا لازمی تقاضا ہے۔ اور یہ وہ تقاضا ہے جو حکومت اسلامی کے ہر ایک صاحب نکار اور سمجھدار انسان کو وہ اتفاقات اور حالات نہ اڑ کر روشنی میں کھانا ہر چاہ اور اس کی ضروریات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پرورئے کار دنا ہے، گاہاں پر یا میں یا کوئی مسلمان وہی تقاضوں کے ہوتے ہوئے اللہ کی وہی حقیقتی زندگی کی رسم و ملت میں اصلاح و اصلاحات کی صحیح طریقہ پا بخڑے ہوں گے یا قوم و ملت میں اصلاح و پہلو دکی گلی جلد جسید کو ہوئوا یا تصدیف ہو شکر دیں گے۔ یا ان غیر منقطع ریشه و دایتوں کا علاج تلاش نہ کریں گے جو طی سم و قہ پرستوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے خلاف بڑی ہیں تو وہ لوگ جو قوم و ملت کی سر پرستی اور رہنمائی کا دام بھرتے ہیں بری اللہ ہیں ہر سکتے بلکہ پوری امت کی وجہ داد اور نادیہ سندھہ ہر سکنی بریادی کے بھی لوگ جو دار و قادر یا بیگنے کیا کام ڈلتے اسی

تیادت اور ناکامی

ست چلا کرنے ہیں جس طرف اپنے ان کو بجا یا کرنا ہے مسلمانوں کی اعتمادی ناکریندی کی جاہی پر مسلمانوں کی علمی ناکریندی زندگی زندروں پر ہے اسکو لوں میں مسلمان بچوں کو شروع اسلامی کے خلاف عقاوی کی تعلیمات ان کی پروردگاری اور رہنگری اور رہنگری کی درس کا کتب سے صاف ظاہر ہے۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے جنہیں محفوظ ہیں ان کے لئے مرکاری اعتمادات میں کامیابی کے دروازے بند ہیں۔ ان چیزوں کا انہصار

چلے گئے، پھر جو کسی نے شکایت ہے تو قوم و ملت سے اُن کے گھروں میں قرآن حکیم کی جلدی بادا کے طلاق رکھی رہتی ہیں اور وہ دینی علم سے بے بہرہ رہتے ہیں اعلیٰ یا موتوں سے زیرِ طرح پہنچتے ہیں

تعلیم۔ اقتصادیات۔ فسادات

کے علاوہ کہنا ہے تھا کہ اسی پاٹ میں تاریخ باری ہے۔ مفہومیت پر اسی پلے ہمارے ان رہبروں نے مسلمانوں کو محتشیں پانے کا حکم دیا رہا۔ باری ان کی آزادی کرنے والوں کے لئے بھروسہ جہد کی قوم کی خانندگی کرتے ہوئے باری ان کے لئے جاہدے کئے۔ اسلام پر اسی قوم کو لکھری بجھے اسلامی سفیدی پانے اور بنا کامل و فاتحہ کرنے کے۔ ٹھنڈا سے آشنا رہے۔ ٹھنڈا، بھی انہوں کو سلسلہ ہونا کا تجویز اپ کے ہمارے سب کے سامنے ہے۔ آزادی کے باہر سال میں مسلمانوں پر جو یہ پڑھا تھم تو وہ سمجھتے ہیں اور نصلیٰ نے پر پر اپر توڑے ہاتھیں۔ ان سے کوئی تاؤ اتفاق نہیں۔ سب جانتے ہیں اور مسلمانوں کی کس پرسی کو بھی سب بھیجا تھے ہیں۔ کیا آج کل کے مسلمانوں کی حالت اسی ہے؟ پر نگال، اور جزوی فرانس کے چودھویں صدی کے مسلمانوں سے بھی زیادہ خراب ہیں ہیں۔ جن کا ایک ایک جگہ سے دہل کے عیسائی دشمنوں کا خلاں یا قتل کر دیا وہاں اب نہ کوئی مسلمان ہے باقی ہے اور زمان کے طفیل اشان نشانات، ان کے درمیان سمجھوں، اخافیاں، بھرتیں کتب خانے، رسخانے وغیرہ یکی جزو دیگرے نہ کر دیں کہ پر اپر کو یہ سمجھئے۔ یہاں کا حال ہے جو ان مسلمانوں نے آنحضرت سے مالک خلافت کی تھی اور جو شیو پورب کو تعلیم دے کر اس نباہتھا دیتا کے عالم مور ہیں جن کا آج بھروسہ پاہستہ ہے۔ مگر وہ کیوں ناپردا پر مجھے طور کا مقام ہے کہ اس آئندہ سوسال خلافت اسلامی کی تباہی اور مکمل نیستی کی اولادی بحق عیسائی دشمنوں پر ہیں کوئی جاسکتی۔ خود مسلمان ان پیغمبر اُن کے خانندے اُن کے رہبران اور ان کے سیاسی و فوجی پیشوا۔ سب کے سب خلافتی احتنت میں گرفتار اور اپنی غلط روشنی کے سبب عذاب میں مبتلا تھے۔ جو عیناً قوم کے یا ہمتوں ناہل ہوا۔ خود پیران قوم و ملت عیش پر اور لاپرواہ نئے جو اس کے سب سے بڑے طور و حجم ہیں۔ بالکل اسی طرح ہندوستان میں مسلمانوں کی کبھی تباہی دیر باد کی ذرداری بحق ہندو بھائیوں کے سرخوپنا

ناخداویں کی ہے جو اس طوران خیز راستے لے آتے ہیں ان مسلمانوں کا کیا تقدیر جو دین اسلام کے نام پر اپنے بہروں کے تقدیر قرآنوں " کا بیرونی کرتے ہیں کا تیجہ بھگت رہے ہیں، وہ کام اصل میں درستہ کا نہیں تھا۔ توہنے ہو۔ نام تو دین اسلام کا تھا جس کے سہارے یہ تباہی کا کھلی کھلا گیہ انش تعالیٰ کی حقیقت اور سمجھی کتاب قرآن حکر نہ کاہر میں مسلمان بنیادی طور پر فلاح و بہبود کا حقیقتی سر جسمہ بحقیقت اپنے صاف ہدر پر کی حکم دیتی ہے ملک احمد ہو اکی عمران رکوع سوم اور چھٹے پارے کا آخری رکوع۔

آزادی بُری چرخیں ہے یہ لکھری بھروسی ہے لیکن مسلمان اور اُن کے رہنا اپنے تمام ساتھ طبقی کا درپر خور کریں تو یقیناً ثابت ہو گا کہ انہوں نے اسلام کے حقیقت اور بنیادی تفاہوں کو فرموش کیا ہے اور خود ساختہ پالیسیوں کے دریوں کام ارش کے حکماء احکامات سے اخراج برنا ہے عام مسلمانوں کی دھرتی تیمی بدھاں، دھرف انصاصاری تباہی بلکہ سماں کی بھکان، اخلاقی تراول تکمیلی اور تہذیبی پستی۔ یہ سبکہ خرگیوں ۶

تمام تر اسلام عام مسلمانوں پر ہیں رکھا جاسکتا۔ کیوں نہیں فراہم۔ اپنے صرف سیاست کو لیکر ہے نہ۔ بجا ہے اقامت دین کے آپ نے عقلاً "آزادی و عن" کو مکمل ایکسو بریں تکہ اپنا شہر اور خود جہد کے تواریخ رکھا تھا۔ کیمیز چہاد کے نام سے، کیمیز اسلامی جہاد و جہد کے نام سے، کبھی و تیت کے مقولوں تھوڑات سے۔ اور کبھی "علم پرستی" کے خروں سے۔ ہم آزادی باطن دکو تیبا و ملن کی ترقی کا ہرگز خالف نہیں بلکہ ملن کی ترقی کے ساتھ تمام اہل ملن ہندوستانیوں کی ترقی اور خوشحالی کا اہل سے خراہش مند ہوں۔ لیکن مجھے یہ بھی ہنسن ہے کہ اگر ہندوستانی مسلمان ترقی اور صبح خوشحالی حاصل نہیں کر سکیں گے تو ہندوستان کی ترقی اور خوشحالی ناممکن ہے۔ میں آزادی اور ملن کی خوشحالی کو خوب خدا کے لئے فلاح و بہبود کی ایک شاندار کرامی بھجنایا۔ مگر اسکو فلاح کی بنیاد نہیں جانتا۔ خصوصاً مسلمانوں کیلئے۔

اسلام نے جس طبقی کا اور قوم کے جس مقصودیات کی اہمیت سے تعلیم دی جسے عین خالص تبلیغ دین، ارشاد اشتاعت اور خالص جہاد و جہد اسلامی بلا مشکل طریقے سے خصوصاً اپرے اقامت دین۔ ان سب اصراروں کو اس کی ضرور کا اہمیت اور ان کی حقیقی جگہ سے پڑ کر باہمے طلاق رکھ دیا گیا اور سیاست بحق کے پیچھے ہڑتے

ہیں جو خود اتنا بھی سمجھتے ہوں کہ وہ خطیب جو کسے نزدیک عام مسلمانوں سے کیا خطاب کرتے ہیں وہ ان کے سامنے کیا کچھ پڑھا کر تے ہیں، اس کا مقصد اور اس کا متن کیا ہے اس کا مطلب کیا ہے اور کس نام سے کے تھے ہے؟ یہ کثیر تعداد میں خود ہی نادقہ میں۔ عام مسلمان تو ان خطبتوں کے حقائق کو کیا سمجھیں کیونکہ غربی اور علم اسلامی کے ان خود اخلاق اذان کا عام اسلامی علم کر۔ جس قدر اخنوں نے حاصل کیا ہے۔ صرف اپنا ذات حاصل کیک محدود کر رکھا ہے اور اس معاملے میں وہ عصیانی پادریوں اور ہبودیوں را بھیوں سے سچے نہیں ہیں۔ سبقہ در خطبتوں کی اصنیت کو خود سمجھنے اور خوام دامت المسلمين میں اسلام کا حقیقی پیغام سمجھاتے ہیں لیں ایں الحقيقة ان لوگوں نے بھل۔ اور تیناً بھل کیا ہے اور کوئا نظر کی اور لا پردہ ایسے کام یا ہے یہ سلسلہ پر ایسا بھی جاری ہے عام مسلمان اسلام کے حقیقی پیغام سے اور اسلام کے پتے اور ضروری تقاضوں کو تھانیاً اشتتا اور ناداقہ رہ گئے۔ کیجیے حضرت یہ ذرداری کس کی تھی؟ اس کے لئے کون جواب دے ہے؟ تقدیرت کی پہاں اس کا کون ذردار ہے؟ قوم کے کثیر راخوانہ یا سخوں کی تھی ہے کچھ حرفاً شناس عام مسلمانوں کے ذہلوں میں ہندوستان کے مولویوں کا تصور۔ ایک بھائیک، مکروہ اور لفڑت انگریز صورت میں گیوں ہے وہ آخر اس باب کیا میں؟ اتراد پاگل ہو سکتے ہیں پری کی پوری قوم پاکی ہیں ہو سکتی۔ اے میری اس بدقسمت قوم کے لیڈر۔ اے بخاری علم رہنما۔ الشرا کا داسطہ دیکھ گذاش کرنا ہو کر کس انتہا نظر ہے۔ یعنی کرنا ہوں کہ آپ خود اپنے حقیقی خیالات کا اعلیٰ فرماشیں گے تاکہ نہ صرف مجھ خادم کو بلکہ پوری امتیت مسلم کو فائدہ حاصل ہوں۔

امتنان انصاری اور علی بخاری کا مختصر حال و خص

عقلمندی ہیں ہو سکتا، حق وال تعالیٰ ہے سکتا، ایمان کے مسلمان ان کے لیڈر، ان کے نمائندے ان کے رہبران اور ان کے سیاسی و مذہبی پیشوں کے سب اپنی جگہ زندگی دار اور اس کے لازم و محروم ہیں۔ جس میں ذہبی و سیاسی رہبران قوم سب سے بڑے محروم ہیں جو شخص صد کا تک اس چکر میں پھنسے رہے کہ انگریزی طبقہ صافر، دہرات اور الحادہے اور ان کے اعلیٰ دینی و رسمگاہوں کی نارتی الحصیل صاحبان اپنی زندگی میں اقصادی بدھائی کے شکار رہے اور آج بھی انہیں کی پہنچ تباہ کاریوں کے برایہ شکار ہیں کیا دین اسلام دنیا کی طیور و نیون حاصل کرنے کو منع کرتا ہے وہ کیا اسلام صفت اور سنت کاری کے خلاف ہے؟ کیا شرع محمدی استقر محدود اور تنگ ہے (خود بالله صحتها) کہ مسلمان جو حق درحقیقت صرف دینی تعلیمات ہی اپنے بچوں کو دیتا ہے اور دنیا میں وہ کیا نکھانے کیجیے سببہ ایزو و مرسوں کے درست تک ہیں کیا مومن کی زندگی استقر محدود اور محدود ہے؟ قوم دلت کے یہ زہبیں جب اعلیٰ اسلامی طبقہ پر

سے خارج ہو کر علیمین تو وہ دنیا کے کام کے ذہلوں، ان کا وجود عظیم مطلع ہو کر رہ جائے ان کی معاستی بدھائی خاندان پر عذاب رہے اور وہ مسجد و خانقاہ یا معمولی بدھائی کتبیوں میں چک کر تغلک سنتی اور بدھائی کو تقدیر کر سکھر، تمام عمر کے لئے انہیں دعماں کیتے شہر میں حکیر جائیں۔ کیا اسلام کی یہی تعلیمات ہیں؟ سچ فرمائیے حضرت مولانا فتحم و آپ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ آج آپ کے خارج الحصیل علماً اور فضلاء حفاظ، تواریخ، خطبہ وغیرہ وغیرہ۔ اور تو کیا۔ خود کلام الشیخ احادیث بنوی رضی اللہ علیہ وسلم کے تراجم، مطالب، تشریع، تبلیغ، مسائل جد و جہید اور عربی نہاد سی دلیل تک سے محروم اور مسل زندگی میں اکام نظر رہتے ہیں وہ کلام پاک ضرور پڑھ سکتے ہیں کچھ خاص اقویوں کے مطالب بھی وہ جانتے ہیں مگر وہ ان تمام طبقی خزانوں سے یکسری بہرہ اور ناداقہ رہتے ہیں جو الشیخ شاذ نے اس میں نیامدت تک کے لئے بھر دیتے ہیں۔ یہیں دیکھ لیجئے ہر چند جو کے دن میر پر کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ کو ہوٹل کی سی رین پڑھ کر سنداد یا جاتلے ہے ہزاروں لاکھوں خطبہ ہو تو قریب خوبی ہوتے ہیں لیکن ان میں سیکڑوں بھی ایسے ہیں

کیا ہے دین اسلام ہے؟ سچ فرمائے جھرست! ذرا
مہندسے دل میں سوچئے۔ وزیر ارشاد حبیری کی گہرائیوں
میں اتر جائیے اور غور کیجئے کیا ہی کرم صلی اللہ علیہ وسلم اور
خلفاء راشدین کے زمانے میں ایسے ہی قاری مامولوی
حاجی، علماء، خطبیب، حفاظ، دریش پیر اور صوفی بہرا
کرتے تھے کیا اس زمانے میں بھی ایسے مرید ہوا کرتے تھے
جو "سود" جیسی حرام چیز کا یہ وحوف و خطہ سن دین کرتے
رہتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ بدل اخلاقی۔ معن و تشیع۔ سی
نا انصافی۔ کالی گلوپ، اوسروں کا مالم غصب کرنا۔ مقدمہ بازی
تا جائز باؤڈانا۔ جن کی عادت شایمیں چکا ہو۔

دینی و دنیاوی تعلیم

اگرچہ میں دینی تعلیمات
کا ہرگز ہرگز مخالف
ہنس پڑوں اور نہ علوم دینیہ کے مقابلے میں انکریز کی یاد بناو
علوم کا اندھا صادر صندھ مقلد یاد رکھ۔ اب وہ زان

ہنس رہا جب مہندسستانی علماء کی کہر نال دیا کرتے تھے کہ انکریز کی
پڑھنے والے کافر ہو جاتے ہیں دہر یتھاں وہ جو ہو جاتے ہیں
اب تو خود علم کی اولادیں انگریزی تعلیمات اور دنیاوی علوم سے
بہرہ مند ہو رہی ہیں اور کب تک نہ ہوں۔ زمانے کی تھاں
اور قوت کی صدر توں کو فراموش کرنے والی قوم زندہ رہ گردی جاتی
ہے اور دنیا میں کوئی اس کا یار و مددگار نہیں ہوتا، خدا اللہ عزیز
اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے، کبھی تک لشکر تباہی اپنیں کیا ادا کرتا ہے
جو اپنی مدد اپ کرتے ہیں۔ خدا اس ہی قوم کی حالت بدلتکہے
جو خود اپنی حالت بدلتے کو تیار ہو جو قوم یاد جو دل پئے رہ برد کے
اپنی حالت بدلتے کو تیار ہو، خدا کی لعنتوں میں گرفتار ہو جائی
ہے دینی مدارس اور رسکا ہوں میں دین کے ساتھ ساتھ کیا
اپ نے ابھی تک انگریزی اور بندی کو نہیں اپنا پا۔ آخر آپ
کب تک دنیا میں گئے ہے یقیناً ایک دن آپ خلا عرس کر دیکھے
اور آپ کو اپنا نامی ضروری معلوم ہو گا۔ (بہت سے علماء کے
فرزند خلاف مشرع بآس اور نیشن کے والد اور خلاف شرعا
مشاغل میں ملکت نظر آتے ہیں۔ یہ تعلیم کا نقش نہیں، ان کی بنیاد کے
خواہی گھر کا غلط احوال اور غلط تربیت ہے، ان کے والدین کے

دنی جا عتوں میں۔ کسی طرح کا مخدہ اور متفقہ استقامہ باقی
نہیں ہے جس کے زیراٹ مسلمانوں کو اخلاقیات، دینی امور
کی تعلیم اور سیرت و کردانی ملائے سکتے منظم طور پر پھیلنے پھوٹنے
کے موقع حاصل ہوں اور دیگر ہندوستانیوں کی طرح وہ بھی
خوشحال ہو سکیں۔ بہار سے سماج میں اشتار و تقریب کی
ایکی خیر سعوی اور ناتقابل قائمکش عوام خصوصیت ہے
چکی ہے مسلمانوں کے علاوہ ملک کی ہر دوسری قوم پہنچنے
اور ترقی کرنے اور خوشحال ہونے جانے کی کامیاب کوششوں
میں ہر ق مصروف ہے مسلمانوں میں کوئی یا تاعدہ کامیاب
اور ہر دعوز میں تنظیم نہ ہونے کے باعث ہرگز وہ اپنی دنی
الاگ سچا رہا ہے اپنے راگنی الگ گارہا ہے کہیں سیاست
کے نام پر، کہیں ایکشن کے سچہارے کہیں مذہب کے
جذب سہروردی کے نام پر کہیں کسی طریقے سے، کہیں کسی
طریقے سے۔

حد ماضی چیزوں | خانقوں، قاریوں، مولویوں، غالوں
خطیبوں، دریشوں، پیروں اور صوفیوں کے نام سے مسلمانوں کے بہت سے گروہ ہیں
لیکن پہلے تباہ یعنی کہ ان میں سے کوئی اگر دینی
نقفلہ نظر سے عوام یا امدادِ المسلمين کی صحیح خدمت انجام
دے رہا ہے معن و تشیع، زجر و نیخ، نفتر، بے رخی،
لا تلقی یا بدالی۔ ان لوگوں کا طریقہ انتیاز ہے کیا اسلام
کی تبلیغ اسی طرح ہوئی ہے؟ کیا مسلمانوں کی فیرا اسلامی رسم
قیر اسلامی طور و طریق سے شایی جا سکتی ہے؟ کیا اصلاحِ المسلمين
کا یہ طریقہ ہے؟ کیا ان کو ان کے بھی مدارس اور درسگاہوں
میں لغزت انگریزی کی تعلیم دی جاتی ہے؟ کیا مسلمان قوم کی
نیاج و پیچوگی کی صحیح طریقہ ہے؟ جو ان لوگوں نے اپنے
مارواں سوں سے ادبیات عیان کر رکھا ہے؟ افسوس کہ کسی
نے کبھی تنقیدی تھکڑاں تو نظرت، زجر و نیخ اور من
معن کے سچیاروں سے گھاٹکی کر دیا گیا یا اس کی ایسی خبر
لی گئی کہ پس سہرت ہو کر ہمیشہ کی دست پرداری کی غافل
ہیں۔ مسند سوچیا۔ مسند ہزار افسوس۔ یہ کیا دعا تدلیل ہے

منظر، منظر اور مختلف ہو گیا ہے۔ حضور والا کیا اسلام کی یعنی تکالیفات چیز؟ اسلام اپنے مانند والوں کی انتکاپ اور تفرق کا سبق دینے آیا تھا۔ یا۔ اتحاد و اتفاق کا؟ خلاصہ دکون لوگ میں؟ ان کا علاج کیا ہے؟ آئی کیا رکھا ہے؟ **محترم المقام** [میں کسی جماعت یا جمیعت سے متعلق نہیں ہوں اور دسی سیاسی پارل کا مجرم ہوں۔] میں صرف مہدوستانی مسلمان ہوں جو تمام مہدوستانیوں کی نلام و بہبود کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی بھی ترقی اور خوشحالی چاہتا ہے اور اس کے لئے خلاصہ دہبیود کے سامان کا خلاشی ہر کیا مسلمانوں کو اپ کے علمی و عملی خداوں سے یہ سامان فراہم ہو سکتا ہے؟ آپ کسی بھی شک و شبہ سے بے نیاز ہو کر فرمادم کی معروضات پر غور فراہیں۔ میں بے حد تفکر ہوں اور اپنی مدد و فدائی کا سلسلہ تحریر جواب چاہتا ہوں۔ مجھے تو یہ ہدید ہے کہ آپ یقیناً اپنے خالیات عالم کا اٹھاڑا فراہم گے اور پیر کی آمد و پنجاں صد ایجرا نتابت ہے ہمگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ چند ضروری گزارشات ہیں جو میں سلم ناخداوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور ان سے خشندرے دل سے سوچنے اور اطمینان تلب سے خود نکل کر نے کم اپیل کرتا ہوں۔ **وَمَا تُؤْتِيَ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهُ** خصل سید ساجد حسین شمسی سید ہاری ایم۔ اے۔ علیگ۔

سخت گیر خلافت کا روکن ہے ان کی خطا الفزادی آزادی کا نتیجہ

جمود جمود جہد اور ترقی کے لئے کوشش و کوشش سے غافل ہو جاتا۔ میں گراہی ہے۔ اسلامی طریقہ نہیں ہو سکتا کیونکہ دین اسلام، اپنے اسلام کو جمود اور سکوت کی تعلیم نہیں دیتا۔ لیکن ختم! اخود فرمیئے آج مسلمانوں پر جمود و سکوت کی نیفیت طاری ہے آخ کیوں؟ وہ خود کو بے لبس، لاچارہ جھوک کرنے سے خیال کرتے ہیں؟ اس کے اسباب کیا ہیں؟ جمود و سکوت اور یہ سچاگی کی کیفیت کس طرح دوڑ کی جاسکتی ہے، ہم اور ہمارے دیگر اس کے لئے کیا کر سے ہیں اور کیا کرنا چاہیے؟

حفظ حقوق ادنیٰ کے ترقی باز خدا مالک میں اقیمتیوں کے ہمراہ سے حقوق ان کی فیصلوں تعداد کے لحاظ سے ملاؤں اور دیگر سارے سرکاری شعبوں میں سرکاری سطح پر محفوظ ہیں مہدوستان میں سب سے بڑی اقلیت ہوتے ہوئے ہوئے آپ نے اپنے یہاں حقوق کیوں محفوظ ہیں کرائے؟ کس نے آپ نے مسلمانوں میں کس پرچی کو فروغ دے رکھا ہے مسلمانوں کا تالمیت اور اہلیت کے باوجود اچح کوئی بھی شعب پر چھتا آخر کس نے؟ ان کی فیصلوں تعداد کے لحاظ سے ان کے واجب حقوق کے سرکاری سطح پر با ضابطہ حفظ کیلئے آپ نے کیا کیا ہے؟ ایجاد ہریے اس میں آپ کہاں تکم کا میاب رہے؟

محکمہ قضات [تمام مسلمانوں کے الفزادی و اجتماعی انظم و سنت کو شرع اسلامی کے مستور اصول کے مطابق چلانے کیلئے آپ پر ازم تھا کہ آپ سرکاری سطح پر چکر لفڑا کام کر سکتے اور اس سے باضابطہ طور پر اپنے دست احتیار میں لیتے اور اس طرح مسلمانوں کی حیات میں کا شیرازہ منتشر نہ ہو لے دیتے اگر آپ کی قدر داری نہیں تھی تو ہم کس کی تھی؟]

جماعتیں ایجاد نام لفک نیں بغیر سلم تو میں جو ایک دھرم پر جمود کا مقصد ہے کہ دنیا کا وہ علیم ترین ذمہب "اسلام" جس کے آپ علیہ دریں۔ مفترق جماعتوں یا پارٹیوں یا جمیعتوں میں

مفت لیجے

دلی کے بڑے بڑے تحریر کار تابل جکیوں کا ایک بزرگ ہو
اگر آپ بیمار ہیں تو اپنی پورا حال کھمکر ان سب جکیوں کے
مشورے سے تحریر کیا ہوا اس سے مفت لیجئے خط پر شیوه
ر ہے گا۔

پیغمبر سکریٹری سینیٹل طبی بورڈ۔ نور گنج دلی میں
(انڈیا)

سلے کہنی ہے کہ صد اہم نتایج ہوں گے، کہیں؟ اسپر ما شیور میں بجٹ کرنا مشکل ہے۔

چشتہ محمدہ کی تائیں

اہم باب سے ناما اقتض رہتا ہے جو بہت بڑی تحدی ہے۔
بخاری چار روپے۔

کتابہ زندگی امام بخاری کی الادب المفرد کا اور دو ترجیح بہترین اقلاتی تعلیمات پر مشتمل تھا کا مفید ترین جمیع علم جس کے باعث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔
قیمت بلند آٹھ روپے۔

عظیم تاریخ اسلام از اکبر شاہ تجیب آبادی دہلی میں تحریر کی جس کے متعلق اسلام کی تاریخ کی مختلف امور کی مختصر تاریخ ہیں ہے۔ پاکستان میں عذر کا غدیر اور روشن طباعت و کتابت کیسا تھا ہبھپی سے۔ قیمت ان میت مکمل و بلند چھتیں آٹھ روپے۔

حیات و حید الزمان احادیث کے نامور متن، علم و حید الزمان کے علی دعیی کا راتناموں کا مشتمل تذکرہ۔ جیسا کہ اہل علم کے تذکروں میں ہوتا ہے عمدانہ بہت کچھ فتحی تعلیمات بھی ہم رہشمہ ہیں۔
قیمت چار روپے۔

عربی کا معلم احری سیکھنے کیلئے اب تک عمدانہ کتابیں ترقیتی ہی کئیں ان میں سے بہتر کتاب۔ یہ صرف ہماری رائے ہیں، بلکہ مولانا سوروری "مولانا شیرازی" احمد عثمانی "مولانا مناظر احسن گیلانی" اور زبانی لکھنے اور سنتہ معرفات کی رائے سے ہے جو پوسٹریٹی مکمل میں چھپ چکی ہے حصہ اول سوار روپی، دوم سوار روپی، سوم حصہ اور پے۔ چہارم تین روپے۔ مجموٹی قیمت آٹھ روپے۔

رفیق سفر یعنی شریعت کی روشنی میں سفر کے آداب دلخواہ قیمت صرف آٹھ آنے۔

مکتبہ حبیلی دیلو بند بیوپی

مناسک حج شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے گورنافشان قلم کے حج کے اہم ترین موضوع پر معتبر ترین کتاب تھے آن و حدیث کے لعل و حواہ کا تجھیں افادت کیلئے ایک اور بزرگ کے افاضات بھی پھر شتریں۔
قیمت بلند تین روپے۔

ارزاد عاضری سلیمان و شکفتہ زبان میں الحکیم عظیم اسلامی فقرت ترین کتاب۔ حدود اول ٹھارٹ، شاذ، روزہ اور مدد و خطر وغیرہ کے جلا ضروری مسائل پر مشتمل ہے۔ قیمت روروپے سات آنے۔ حجۃ و دم رکوہ اور حج کوہادی ہے۔ قیمت ایک روپے پانچ آنے۔

حجۃ سوم چار روپے۔ حضرت چہارم سائز میتین روپے۔
مکلن سیٹ رعایتاً گلیارہ روپے۔

لیلۃ الاسلام امام ابن تیمیہ کی ایک کتاب اوسیلہ رہبر و مستعزی تھیں اور دلباس میں۔ قربت الہی کے لئے جس وسیلہ کی تلاش کا مکمل فرقان لے دیا ہے وہ کیا ہے؟ اس کا شافی و کافی جواب بہترین دلائل کیسا تھا اس گرامی کتاب میں دیا گیا ہے۔ شرک و پرعت کی بیع کی اور سنت کی تائید قیمت بلند تو روپے۔

اہن ماچہ اور علم حدیث "اہن ماچہ" صحاح سنن کی وقیع اکتاب ہے اس کے جامع اہن ماچہ بڑے پائے کے بڑے گدرے ہے میں۔ اس کی تفصیلی سوانح کے ساتھ اس کتاب میں تدوین حدیث کی مفصل تاریخ اور ان جاہ فشاںیوں کی رواد اپیش کی گئی ہے جو مدینہ نبی صحیح حدیث کے مسئلہ میں ہیں اپنی معلومات کا خزانہ۔ بلند آٹھ روپے۔

اذکرہ بحدوالف ثانی امام ربانی حضرت بحدوالف ثانی کے سبق علیون بہترین معتقد اور سیر ماصل مقلاط کا بیش بہرا جمود۔ اس کتاب کا نام پڑھنا اپنی تریں اسیکے لیک

ہمسی ہمسی کاٹھ

انز صلواتِ ابنِ العربِ مکی

مونہج کو پیشی مل جائے دینا۔ دعوت نامہ اور کے آٹھا یا اور نامہ دلدار کی طرح اللہ عاصم اللہ کر کے پڑھا۔ ازبک ایک ایک سطر سے ماقبضت روشن ہوتی چلی گئی اور اول بے اختیار محل اٹھا کر ایڈیٹر جعل پر بھی چودہ نہ سمجھی دو چار طبق تو روشن کر ہی دیئے جائیں۔

”اجیر القبس کا کیا مطلب ہوا؟“ میں تے مطیو عسد دعوت نامہ کے سر نامہ کے غلطو چھپری۔ انہوں نے جیسے مٹھا ہوا نہیں، بس ایک شنگیں سی ٹھاڈ دلکروہ کئے چھپ جھیپس بھی ہوئی اور جھلک ہٹھی۔ آپ خود سوچ کر تریخ کی بات ہے کہ تو خوش رہ مرد کو دنیا بھر کے مسئلے بتائے دہ ہماں نے ”وال کا جواب تک نہ دے۔ پیر اس بدل کے پوچھا۔

”شاید ایک فرشتے کا بھی تو نامِ روح القدس ہے؟“

”ہمگا؟“ وہ بے آجھی سے بولے۔

”تو گویا آپ کو قرآن میں بھی شکتے۔ ہنام تو قرآن ہیں ہے۔“

انھیں ضبط کے ارادہ تسلیم آگیا۔ اب سیری ہرتھ کھلی۔

”ہو سکتا ہے اجیر القبسِ روح القدس کے بھائی کا نام ہو۔

آپ کی کیا تھیں؟“

”کے جاؤ گے۔ جاؤ کام کرنے دو۔“

میں لفڑت کے رہ گیا۔ دعوت نامہ کے کئی فقرے دلخیں

پھوپھوں کی طرح ٹکلیا شے تھے اور محسوس ہو رہا تھا کہ اگر مدد نہیں

اُتھرے تو استھراخ ہو جائے گا۔ مجبوراً کا تب دراہی کی طرف

چڑخ کیا جو درنظرلوں سے دعوت نامے کی طرف دیکھتے ہے تھے،

ان کے ہوشوں پر مجباز تسلیم تھا جو اس بات کا اشارہ تھا کہ انھیں

اپنے بھلی رنگیں زندگی پیدا رہی ہے۔ بیٹھے خالص المہمنت اجھت

تھے۔ کلیر اور اجیر وغیرہ کی لگلی دیکھے ہوتے تھے۔ ایک لائل کا

ستھن طریقہ میں قسم پڑھے، میکن چھپیں۔ قسم پڑھی دیکھنے کا جیزیرہ لیف کی درگاہ سے وہاں کے تھا دے صاحب نے ایڈیٹر تھلی کو دعوت نامہ پیدا کر دیا ہے اور اس دعوت نامے کے بیٹھنے سے ایک سنتی سویں قسم بھی برآمد ہوئی۔ من آڑڈ فارم! اس پر پانے والے“ کی جگہ انگریزی میں پناچا ہوئے۔

”صاحب ندادہ ستہ الطافِ الحجتیٰ لطامی، نیازی

مزمل، نزدِ حالا۔ اجیر شریف۔“

لم اس نمی آڑڈ فارم کی دعوت نامے میں بالظاظ درج ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے حاضری نہ ہو سکے تھب تے فیض رقم ذریعہ نمی آڑڈ اسال فرما کر گھر میتھی عس کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوں۔

تجمل نہ ہو مقول بست دگی ہو جاتے

ن حاضری ہو تو اس طرح حاضری ہو جاتے

دیکھی تند ان کو بھی تو جدداً کہ خپور کی فاتحہ خوانی

کے لئے ذریعہ نمی آڑڈ رقم عالم کے پر اسال کی وجہ

آپ کی مکملیت فخر دہو گی اگر اس کا عملہ ضور غیری از

کی پہابستے ضرور بالضرور سلطھ۔“

میں نے ایڈیٹر تھلی سے پوچھا۔

”آپ جائیں گے یا تمہیں گے؟“

وہ بیزاری سے بولے۔

”جاوہ اپنا کام کر دتے۔“

میں مجھے گیا وہ اس موضوع پر کشف کو کرنا انہیں چاہیے۔ دعوت نامے

کو درج ایک سرسری نظر ڈال کر انہوں نے ایک طرف رکھ دیا تھا۔

میں ان کی طرح خٹک دہابی تو ہوں نہیں کہ اتنے ایمان افسوس دز

"اماں کہاں بھاگے جائیں ہو؟"

"اجیر القدس..... اور رکیس نہیں کہیں نہیں" میں نے قدم مستست کر دیئے۔ ان کے چہرے پر حیرت اچک آئی۔

"کیا کہاں اجیر اقدس..... بنام آپ کو کہاں سے معلوم ہوا؟"

"آپ" اخنوں نے طڑا کیا تھا درد نہ آن کا تو پر انا مقول ہے کہ جو شخص دہائی بد جھوٹوں سے آپ سے بولے وہ بسیب تعظیم از رہا یہ کسے نکار فتنہ ہوا۔ یہوی طلاق حکایتی۔ باپ کا ورنہ بھی نہیں پائے گا۔

"بنام آپ کی پسند ہے؟" میں نے سوال کیا۔ وہ جھنجول کے پولے ہے۔

"اس تھم یہ بتاؤ کہ کہاں۔ معلوم ہوا؟"

"ان کے بھائی صاحب ہے۔"

"کن کے بھائی صاحب ہے؟"

"بس ایک ہی تو ان کے بھائی ہیں اور کس سے؟"

"اماں کن کے۔ کیا انکے ہے؟"

"تعجب ہے، آپ کیوں نہیں بھجوڑتے۔ روح القدس کے سوا اجیر القدس کا کون بھائی ہے۔ بھائی بھائی کا نام بتا دے تو کیا عجب ہوا۔"

"عیوب کون مرد دکھلتے ہے مگر... ہمیں یعنی کیا کہا روح القدس؟"

"جی بے شک روح القدس۔ آپ کو اعتراض ہے؟"

"اماں اعتراض پڑھا راض ہیں۔ بنام ہم نے کہیں کہیں سن۔ کیا اتنا اجیری کے کوئی بھائی صاحب بھی ہے؟" ہم را بھیجا بھک سے اڑ گیا۔ اس مقابلیت کا صوفی بھیجا کیا کھوپڑی تک اٹا سکتا ہے۔ بہت ہی پیارے کہا۔

"ماں دیرو ہوئی آپ نے قسم الگ ان پڑھاتے ہے؟"

"ماں ہاں نہ دفتر۔"

"اور قصہ چہار دوڑیں؟"

"دھبھی نہ دفتر۔"

بیان ہے کہ بختا خدا تعالیٰ اخھی کی ایجاد ہے۔ بھرنے جا۔ نے کیا افسوس ہوا جماعت اسلامی کے کسی جادوگر نے ان پر جادو کا ڈملا چھیر دیا اور اب عرض سے ایڈٹریٹریٹی کے ساتھ دلبرت کی سنگلار خدادی میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

"کاتب بھیتا۔ لمحاری ماقبت روشن کروں۔ سونکیا لکھا ہے۔"

دھنکھوں ہی آنکھوں ہیں پچھے۔ قلم کو سندوں کی طرح ترچھا کی کے خاموش دھمکی دی۔ مگر جس کے کلچے میں پھیسوں تم ظرفی کوئے لگا رہی ہو۔ ان لیڈٹریٹریکیوں میں آئندہ الہا کہاں تھا۔ اور دیکھا دتا۔ بلند آوارے پڑھا شروع کر دیا۔

"جہاں ماہ رجب المربوب کو فضیلت، مال ہے کاس

ماہ کی رہتا رجح کو حضور مسیح امیر ملک کو مزارِ حج خال ہوتی

درہاں یہ بھی ہے کہ حضور فراجم "خواجہ گانجیں الدینی" میں

چشتی کا عرس مبارک کیم۔ جب المربوب تاچھ رجب

العقاد ہوتا ہے۔

ایڈٹریٹری جلتا ہو قلندر وک کر سر کو کپکے بھٹکتے تھے۔

کاتب صاحب ہر لوگوں کی طرح تھنچاڑتے شاید یہ سوچ رہے تھے کہ مہنسوں یاد راڑیں مار دو۔ میں نے انہیں بھجنوڑا۔

"لکے داد دو نا۔ درنوںی مصرع لکنے برائے ہیں؟"

"جی... جی... جی...." دھنکلاتے۔

"کیا جی جی؟" ایڈٹریٹری صاحب بیکھرتے ہوئے "اس لمحے کی ساتھ تم بھی لگ گئے کام کرو۔"

کاتب صاحب کے ہاتھ سے قلم چھوٹ پڑا۔ اسے سچانے کے لئے ہر ٹریکے جو ہر تھنچاڑیا تو داداتِ الہمگی "انتفڑہ" کہہ کر دادات بنجھانے لئے تو ناک کی عینک ڈریسک پر گردی اور ایک شیشہ اللہ کو پیارا ہوا۔

"اور نہ دو داد۔"

میں یہ کہہ بھاگ پڑا۔ بھاگنے ہی میں سلامتی بھی کیونکہ اگر ایڈٹریٹری صاحب اجیر القدس کے بولے پورے عنی سمجھانے پر آجائتے تو دھیت کا میر قع بھی کس لگ بھے کو ملتا۔

رمانتے میں صوفی تائیر علی مل گئے۔

"اوہ... اسے معاشرت کیجیے گا میں ذرا اپنی کے اُس پار جلا
گیا تھا۔ تو کیا کہہ رہے تھے آپ غشی چاہی۔ . . ."

"ہاں ہاں غشی چاہی۔ اُس اب چپر ہر گھر پر تکریبی"

"اچھا۔ لیں ایک بات اور ایک سچتے۔"

میرے حب سے دعوت نامہ نکالا۔ اس میں "جنی دروازہ" کی شرحی اسے کریں الفاظ لکھنے تھے۔

"جنی دروازہ مسلسل چوداں تک گھلوڑتائے ہیں عقیدت
کا، جوں اور انویں کو کوچھ کرفاٹ کر کا قصیراً گھوں میں
بھرنے لگتا ہے۔"

"اس دروازے کا کیا مطلب ہے؟"

وہ خیریہ انداز میں سکرتے پھر کھڑکے بولے:-

"اسے یہی تو ہے دنائی دین۔ اس میں داخل ہر جا تو ساکے
پھٹلے اور ایک سال کے لگلے گناہ معاشر ہو جاتے ہیں۔"

"واللہ؟"

"نہیں تو کیا جبھی تو کہتے ہیں، ماہست سے تو پر کرو۔ . ."
"میں اب بھی آپ کو دیکھ لنظر آتا ہوں؟" یعنی شکایت کی
"اے نہیں یہ تو ہم نے پونھی کہ، باخا۔ گرعلی مردود میں
ضمون کیوں لکھتے ہوئے۔"

"ضمون۔ آپ بھی خصیب کرتے ہیں، وہ ضمون ہے تاہے؟"

"اسے تو اور کچھ ہو گا۔ شاید مقالہ کہتے ہوں۔"

"جی ہاں جی ہاں۔ میں دراصل جملی کا سخنھ کا لکڑا چاہتا ہوں
مجھے تاہے؟"

"مقالات سے سخنھ کا لکھتے ہو گا؟"

"اے دیکھتے نہیں ہیں مزار شریفوں اور صوفیوں درویشوں کے
کئے تخفیف لکھتا ہوں۔ ایڈیٹر تکی آدمیاں میں سنت تو ہیں گے جی۔ لیں
والمجاہدات کی کسرتے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے۔ ہاں ہماریں بہت دنوں سے والجماعت کا
مطلوب پوچھنا یاہ رہا تھا۔ ستم تو اہل سنت والجماعت ہی جس ناہ؟"
"سو فی صدی۔ والجماعت کا مطلب کیا شکل ہے۔ یہ رب مج
جو ہوسیں ہیں لگتا یہ کم والجماعت ہے۔"

ان کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اور مکمل لکھا دیں؟"

"وہ بھی دو دفعہ۔"

"تو اب دو دفعہ آپ پر اگلا گھوڑا ریجھ تھا کہ نہجاہنگا
جانے کیا ایسٹری بیٹھا ہیں کرتے ہو۔ میں تو یہ بھاٹھا کر
اب کی تھیں بھی دعوت نامہ لکھوں گے۔"

"بھاٹھا تو ہے، مجھے نہ سمجھا ایڈیٹر تھا جی کو سمجھا۔"

"اے آس اکفر کو کس نے بھی بریا؟"

"بچوں کے بتاؤں گا۔ اب کی تو میرا بھی ارادہ چلتے کہے۔"

"نہیں۔ قسم کھاؤ۔ . ."

"آپ کے سر کی قسم۔ . ."

"قسم قرآن کی ضرور چلو۔ دنیا بدل جاتے گی۔ وہ وہ
کراوں کا کہ عمر بھر یاد کرے گے۔"

"مزے۔ . . یعنی؟" میں نے انھیں گھوڑا۔ انھوں نے
رانٹ نکال دیتے۔

"یہاں کیوں بتائیں۔ تم قسم کھاؤ تو کام میں بتائیں۔"

"کیا مطلب؟ کوئی نازک بات ہے؟"

"اسے اللہ کی قسم کیا پوچھتے ہوئے۔"

پھر وہ قسم یہاں بھی بھول گئے اور سرگوشی کے انداز میں کچھ
ایسی اور یہ باتیں بتائیں گے کہ میں ایک ہزار میل فی ھنڈر کے سات
سے اپنی کے اس پار پہنچ گیا۔ اُنکے اس پار پہنچے نایاب منظر
ہیں۔ شاعروں اور افسانہ نگاروں کو تو یہاں بس جس غشی ہی
ٹھہر لظر آتے۔ میں نے ہماشگ دیکھا ہے کہ صوفیوں اور صوفیات کو
کے غول ہر نوں کی طرح کلائچے لگاتے اُڑے چلے جا رہے ہیں۔ ایک
لبی زلفیوں والے بزرگ سے پوچھا کیا ماہر ہے؟ جواب ملامت ہو۔
آڈ آج پر مشک کا دن ہے۔

"پر مشک" میں طبریا کس چیز کا؟

"اہ جنت کا اور سماں کا۔ دنیا ہر کیا؟"

"مشک گئے مشتبہ نظروں سے بھی محروم اور بھر ایسے زور کا

دھکا دیکھا اُن پار سے لڑھتا ہوا میں اپنے صرفی تاثیر علی کی گرد میں

اگرا۔

"اماں اماں، شیش میں بھی ہوئے انھوں نے مجھے بھیزنا۔"

عرض یہ ہے کہ بات کیا ہوئی عشق کرنا فطرت اور حکومت کسی کے بھی آئین میں صرف طالب علموں کی جائیں گیا نہیں ہے۔ اس میں پڑھا جاؤ، ”دصوبی نافیٰ“ اور ”تاجیں“، آپ سب برائے کششیک ہیں۔ پر وفیر اگر چار ہاتھ پر ہوں والی یہی سی خلوق کا نام ہے تو کون اپنے کالال سے جو اس سے عشق لٹایا تھا کا حق چھین سکتا ہے۔ یہ اچھی زبردستی ہے کہ عشق بھروسی جمہوری اور بے پناہ حد تک عمومی چیز کو طلباء پانی ہی سی سمجھ لیں۔ پر وفیر وفیر بجا رون کا حق پانی بند کیا جائے۔ بڑا اچھا کیا واقع جانشی صاحب ہے کہ تحقیقات کا سطاب پر ٹھکرا دیا۔ نہ ملک راستے تو کل کلاں کو رسالہ نبی صفر کی پر وفیر کے خلاف اٹھتا کہ یہ صاحب مومنگ کی دال کھاتے ہیں۔ اسے بھی کھاتے ہیں تو آجنباب کا کیا بگڑا ہے۔ مومنگ کی دال تو پھر بھی اتنی معمولی عام اور جمہوری نہیں ہے جتنا غصہ قدم پیشہ۔ پر وفیر کو عشق ہوا ہے تو دیسے بھی وہ ترس کھانے کے قابل ہیں کہ چغا غالباً اسی دن کے لئے کہا تھا۔

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتشِ فانہ
اب اگر طلباء چفا غالب تک پر اعتماد نہیں کرتے تو سمجھ لینا
چاہئے کہ قیامت قریب ہے۔
دکھو دھی طلباء! یہ پر وفیر تھا کہ یہ بھائی بند ہیں۔ تھاری
ہی طرح یہ بھی ایک دن طالب علم تھے۔ ساتھی لڑکوں کی صحبت
میں جو سبق تم آج پڑھ رہے ہو دی ہی کل یہ بھی پڑھ جائے ہیں۔ جو کل
پڑھ رئے تھا اسے بدن میں ہیں جیسا کہ بھی بدن میں ہیں، جو احساس،
جو پیاس، جو اثر نہیں ہی تھا اسے اندر ہے وہی سب اسکے اندر بھی
ہے۔ آج پاک پشتی کی جو صلح احیت تھا اسے دل و دماغ میں ہے اس سے
ان کے دل و دماغ بھی حرود نہیں ہیں۔ پھر یہ کیا کہ تم تو عشق کرو اور
وہ عبر کریں۔ زمانہ بہت آگے گیا اب کون یقین کرے گا کہ عبر کا
چھل بیٹھا ہوتا ہے۔

سوچو خرابی کی جڑ کیاں ہے؟

تم کیا سوچ گئے ٹرے ٹرے افلاطون۔ آج کے افلاطون
بغل میں اڑ کا لئے شہر میں ڈھنڈو را پیٹھ پھر رہے ہیں۔ آج میں تھیں
دھکاؤں۔ امریکے نے اس انس دالوں، مارپیوں، انسانیت دستوں
کا طاک۔ وہی جسے تم پیار سے چاہا سام کرتے ہو۔ اس کے معاشری

”تو یہ ہمارا تو دیوبند یہی اہم نہیں گیا تھا۔“ وہ خوش ہو گئے
”اب پا پچھے کوئی رہا بڑا۔“
”یہاں کسی نے پوچھ لیا تھا؟“

”جی ہاں۔ ایک دن دریں میں ایک بمعاش مل گیا تھا۔ اتوں
باٹوں میں ہر سوں کی بات آگئی تو ہم نے کہا کہ تم سب کافر،“ اصلی
اہل سنت والجماعت تو ہم ہیں جو دارِ جواہر اور کوئی اُن کو میرا کہا۔
اس نے پوچھا اور جماعت کا کام مطلب سے ۹۰ ہم نے کہا تھیں کہیں کہیں
بنا تھیں۔ اُس نے کہا بتا نا پڑے کہا نہیں تو زخمی چکنے لو گا۔ ہم نے کہا
زخمی طیخی لو گئے تو رپ لکھوادیں گے۔ اُس نے کہا پڑ لکھوادیں
لیکارڈی سے باہر پھینک دیں گا۔ ہم نے کہا گاڑی سے باہر صینکلے وے
تو جاہر لال جی سے شکایت کر کے جمل بھجوادیں گے۔ اُس نے کہا جس
بھجوادیں گے تو کفر کا غوثی لگواد دیں گا۔ ہم نے کہا تم کیا غوثی
لگوادیے گے تم خود کا فتحار افاندان کافر۔ تھاری ساتھ پر ہی کافر
..... اماں اماں کہاں چلتے۔

اخنوں نے مجھے گلی میں مرستہ دیکھ کر کہا۔ میں گھر سے روحی
ددوہ لینے پڑا تھا۔ ایک دن جہاں آئے بیٹھے تھجن سکتے چاہتے تیار
ہوئی تھی۔ پر یوں نے چلنے پڑتے تسبیح کی تھی کہ دیکھنے دس منٹ سے زیادہ
نہ لکھیں۔ لیکن اب پوں گھنڈہ لگر پڑکا تھا۔

”پھر طریقے صوفی ساحب آپ ہم سے لے سیٹ رزرو
کر رکھیں اجیر ضرور چنان ہے۔“

۴۔ ارجمندی سٹریٹ۔ اسکوں کا بخوبی کہ زندہ ول ٹبلے کے
ترنی یا اندھائیشون میں اب کوئی نہ رہت نہیں رہی کہ ان کے ذکر
جیل سے یعنی محل کا فائدہ اٹھایا جاتے، لیکن ایک تازہ عیشیش ایسا
نفس ساختا ہے کہ اس کا ذکر نہ کرنا ازب کیفار ان بخت ہو گا۔
خبر ہے کہ لکھنؤ یونیورسٹی کے باعث نظر طلباء نے ایک سینئر
پر وفیر کے خلاف اس الزام کے تحت شور برپا کر دیا ہے کہ وہ یونیورسٹی
کی کسی طالبہ سے عشق بازی کر رہا ہے۔

لطف یہ کہ اخنوں نے جب خیر جانبداران تحقیق کا مطالیب
کیا تو اُس پاٹسلی صاحب نے روکر دیا اور یونیورسٹی غیر معینہ مدت کے
لئے بن کر دی گئی۔

ایک گاؤں والے کا چاندی کارو بیرٹرک پر گلگام علی
پاس ہی کھڑے تھے اظر بیکے بوٹ اس پر چمدا اور لگے پوچھنے کے
بھی کیا دھونڈ رہے ہو اُس نے کہا وہ پیر ڈھونڈ رہا ہوں۔ کہنے
لگے دیکھو نالی کی طرف ڈھلنا تو ہے اس میں چلا گیا ہوگا۔ انسن نالی
چھان ماری تو ہوئے۔ مکن ہے گذرا ہکھا کر ڈور جا گرا ہو دس بیس
گزارہ اور بھی ڈھونڈو۔ اس بیکے نے پیشوارہ بھی انا،
تو اب باخک کی صفائی میں کیا دیر تھی۔

یہ امریکی سفراط بلکہ تہذیب غرب کے سوابے سالے ہی
بلکون کے سفراط الباقار و پی کو جانتے تھے دا بار طحالت اور گفتے کی
سامن جھاٹتے ہیں۔ خوب کہا تھا پیر رحمۃ اللہ علیہ نے ”بغلہ
لڑکا شہر میں ڈھنڈ درا۔“

انھوں نے اگ اور پڑوں کو کھل کھینے کا ہر ٹکن سوتھ چھتا
کیا اور اب شعلے بھڑک رہے ہیں تو خود میوں سیدھا العذر کے
فریا جا رہے ہے کہ ٹپڑل کھخت میں جلنے کا جنوں پیدا ہو گیا ہے!۔
ہزار باتیں تائیں ہے لاکھ منظقیں چھاٹیں گے مثرا اصلی و جسد
سویج سے زیادہ روشن و جذپڑا انگلی ہیں رکھنے کے لئے خودی خوت
کو گھرت سکا لکری خلکھلاتے ہیں۔ ہم نے خودی بھی صفاتیت کا
دہانہ کھوا لیا۔ ہم اپنی ہی بونی تو یہی حصتی کاٹ رہے ہیں۔

تو مارے طالب علم اپر فیسروں کو بھی عشق کرنے دو۔
تم بھی دل انھوں کے کرد۔ ہمارے بعض بے حد بیٹے یہڑوں نے
بڑے کام کی بات کی ہے کہ جب تک حور تیں بر قدر اور گھوگھ اٹھکر
مردوں کے روشن بدش نندگی کے اشیع پر کام ہیں کریں گی کام
نہیں بنتے گا۔ فحولہ مراد۔

۶۰ نمبر:۔ کتاب خلافت مادی و نیزیدہ پر کی
طرف تو یہ اور مگاہیا جا رہا تھا کہ اس کے مصنفوں نے مدارس کے
ستغفہ اتفاقیات و تصورات کے خلاف ایک نیا اطلیل فکریں کیا
ہے اور اس کا کتاب کے طالب اپنی سفت و ایجادت کے متفق علیہ
معتقدات کے کیسے خلاف ہے۔ اب دوسرا طرف ایک اس سے
متضاد سچم کا لام ملاحظہ ہے۔ ایک سچی ہماجت ہے، اکثر ہوئے
وقطہ از میں:-

حالات تو بھی نہ بھی خماری تکارا مطالعہ نہ کر دے ہی ہوں۔
نہ گزرے ہوں تو بھی تقریباً دو سال پہلے کی بھی موتی امریکی
بیوی کی ایک زمرہ اکٹیٹی کی وہ رپورٹ اٹھا کر پڑھ دیجس کی
خیرناک تفصیلات کا حوالہ وصول یہ ہے کہ امریکن معاشرے کی
ڈکٹری میں ”عصمت کاپ خاتون“ اور ”جوئے شیر“ کے سخت
ایک ہی ہو گئے ہیں۔

دُور کیوں جاؤ لو تازہ رپورٹ دیکھو۔ یہ معاشرتی اصلاح
کی ایک امریکی ایسو می ایش نے عصمت فروشی کے کاروبار کے
بانے میں بنا لی ہے۔ اس کے مطابق امریکی کے ہر ایک لاکھ کی
آبادی کے شہر میں ایک ہفتہ کے اندر کم از کم ۲۱۹ افراد طوائفوں کے
پاس جاتے ہیں۔

پھر بھی رپورٹ شرح سود کا طبع شرح بکاری نکالنے
پوتے سوال تھا اگر تھی ہے:-

”آخر ملک کی، فی صدقی بالغ آبادی پڑی، طوائفوں
کے پاس جانشی کئے کیوں آمادہ ہوتی ہے؟“
لوگوں کا اخلاقی احساس اس حد تک کیوں تورہ ہو گیا
ہے کہ وہ عصموں کے شہر میں سودے چکانے میں
کوئی عار حسوس نہیں کرتے؟“

ذرخیال تو درڑا جب ”لائی ہسپ“ بد کاروں کا یہ
عالم ہے تو ”نالائی ہسپ“ بد کاریاں کتنی بے شمار ہیں۔ مگر
نہ دی کو اس سے بحث نہیں۔ دکھانا تو اس اخلاطون کا ہے جو
اس سوال کے جواب میں میں کی جا رہی ہے۔ وہاں کے اصلاح
پن معاشرتی کاروں سے جنملا ہر ہنون عقل اپنے بھوی
میں، میوں علم اپنے داغوں میں اور میوں خلوص اپنے دلوں
میں رکھتے ہوں گے اس نتیجے پر پہنچ ہیں کہ امریکی کی آبادی
بھی دیوانی کاشکار ہو گئی ہے۔

میک فریا ہو گئی ہے، مگر یہ جواب کیا ہوا۔ یہ تو
اپ نے الفاظ بدل کر سوال ہی کی جگہ فریادی۔ خیر سے بھج
اور بھی مزے مزے کی نکتہ سمجھاں کی گئی ہیں جیسیں رپورٹ زمان
لشیخیں اور زیاضی کا نام دیتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا حوالہ
مشتری نام حل جیسا ہے۔ لگنام ملی کی بات میں جیسیں سناؤں۔

نو اخیں مگرہ اور دلائی اور دشمن اولیا مقرر دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے پیٹ میں "خلافت معاویہ و نیرید" کی اشاعت و مقبولیت سے سب سے زیادہ مردود ہوا ہے۔ وہ کبھی نہیں مان سکتے کہ "نہایت" چھٹے ہیں۔

اپ کو خبر ہے یہ حافظہ ہی کون تھے جنہوں نے المفتقة
پیش کی ہے۔ ایک ایسے امام وقت جن کے کمال علم و تبحر میں اسے حق
کا جامع ہے اور جن سے تحریر و مقام کا خلاصہ طبقات الکبریٰ
میں علام سراج الدین سلکی نے ان الفاظ میں یہاں کیا ہے:-
”وَذَبِيَّ جَلَلُ الْعِلْمِ وَنُزُولُهُ مِنْ أَيْمَانِكُمْ“
ایک بھی شخص یہ نہام ایمت جمع پر گئی پڑے۔

بات اسی خشک ہمچنی کا آپ بور ہو رہے ہوں گے۔
رض کرنا مقصود ہے کہ ایک دو جگہ ممزع الاشاعت فرار دینے
جانے سے در تو "خلافت معاویہ و نیزید" کے جمل مطالب غلط فرار
پاسکتے ہیں مگر ان روچار تحقیقوں سے جو میں اس کے بعض جوابوں
کو محض اور قائم ظاہر کیا گیا ہے اُس فکر واستدلال کی بوری
عمرت گرستگی ہے جسے عقل و نقل کی منبوط بنیادوں پر اٹھایا
گیا ہے۔

۱۹ جنوری نتھیہ م۔ اپنے قین نہیں کریں گے ایک طبقہ کی
نالک کے پیچے یعنی ان کے گھر کے پہلو یہی میں پر دلخی شریف حمد اللہ
علیہ کامزار ہے۔ اس مزار پر حیراگاں نہیں ہوتا اسیل نہیں لگتا،
چھوٹ نہیں چڑھتے۔ صوفی خلیل بکادی کو بڑا خم خاکہ لئے بڑے
تمہارے کامزار سونا ڈرتا۔ میں نے لوچا۔

”اپ کیسے معلوم ہوا کہ یہ بڑے بزرگ تھے؟“ —
اسکیلیں بھر پھر لے کے فرمائیں۔

”علوم کی کیا بات ہے، آخر پر تھے۔“
”بیر تو میں بھی ہوں۔ لیس کی اتنی ہے کہ زندہ ہوں۔ مر جاؤ۔“
”اطمینان، اذوق گئے۔“

”اجی جاؤ دا بی کے تو فرشتے بھی پر نہیں ہو سکتے۔“
 ”فرشتے پر ہو کے کیا کریں گے۔ انھیں قوانین سے دلچسپی
 نہیں ہوتی۔“

”کتاب کا مأخذ خلاف معاویہ دریز کا، بڑی حد تک ایک عالمگیر حواشی ہیں۔۔۔ مہماج استد (ابن تیمیہ) بنظیر کتاب ہے اور اپنی سنت والجماعت کی طرف سے صحیح ہے۔ مہماج استد کا تختصر خلاصہ امام ذہبی نے ”المنققی“ کے نام سے لکھا ہے۔۔۔ اس کتاب میں مکار جگہ محب الدین خلیل نے توٹ اور حواشی کا اضافہ کیا ہے اپنی حواشی کو صفت ”محمد احمد عباسی“ نے اپنی کتاب کا اصل پروپریٹر بنایا ہے اور فخر نام تائیکے اور کسی قسم کی نشانہ بھی کر شمع محب الدین خلیل کی نام کا دش کو چیخ ملی و دھقیقی کا دش ثابت کرنے کی ذمہ کو شکست کی۔ جبکہ اپنے استقی اور اس کے ان حواشی کو دیکھا تو حلول ہو اکہ ”خلافت معاویہ دریزید“ کو تحقیق صفت نہ فایل ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا ہے بلکہ اپنی حواشی کا ترجیح اور چیز پر لے لیا ہے۔ ”مدور نامہ“ اقبال سے بھی اور میر سبھ کو الہام بخش جو ”صلی اللہ علیہ وسلم“ پر مبنی اس بندہ بانگ اور ہونا کی اسلام کا تقصیر نہ صحت پر بھی طوفان کی پوری قوت کے ساتھ لگایا جا رہا تھا کہ ہندو ہمروں اور خلافت کے خلاف کوئی ایت کہی ہے۔ یہ الگ بات کو موجود نہیں اس الزام کے جواب میں معاویہ جماعت کیا ہے میں نے المنققی اس سبقی دیکھا بھی نہیں تھا اور یہ تنقیع اور افراط کی وجہ سے کتاب کے جملہ طالب و مضاہین لعینہ وہی ہیں جو اپنے حواشی کے ہیں۔ چنانچہ صفت کے اکشاف کو خلاف و اقتدار لیکن اس الزام نے کیا دو اور دو چار کی طرح یہ حقیقت منتفع کر دی کہ ”خلافت معاویہ دریزید“ میں بخی کیا ہوا اور کفر و حدا و حرام ہے۔ یا انہیں ہے طبع اور نہیں ہے بلکہ صدیوں پہلے بھی اتفاق نظر رکھتے و سے علماء موجود رہے ہیں اور علماء بھی عموماً کتاب اپنی تیمسیکی خلاصہ حافظت ہی کا اور حواشی محب اخلاقیکے۔ کچھ معمولی اجتماع ہے۔

علوم ہنر اپنے پیشی تبصرہ نگار صاحب پنج سی ایسی میں جو
اکھنوں نے این تیمیر کی منہاج السند کو اپنی استاذت و اجماعت کی
طرف سے محبت لکھ دیا۔ درجہ چونکے اور اصلی مادر زبان اپنی السنڈ
و اجماعت ہیں ایکس تو این تیمیر کے نام سے عطا احر طریقہ ہے۔ وہ

کیا کر دوں۔“
مریدین سے یعنی ٹوٹے چھوٹے مسلمان ٹپٹا کے۔

”جی کیا ہوا صرفی جی ہے؟“

”کچھ نہ پڑھو چھوچھو چھو چھو دن سے برادر ایک ہی خواب دیکھ رہا ہوں
آج تو معاملہ بالکل صاف ہو گیا۔“

مریدین گذشتہ اس باقی سے خوب جان چکے تھے کہ ”روایتے
صادقہ“ پر ایمان لانا بھی اللہ رسول پر ایمان لانے کی طرح

ضروری ہے۔ ٹھہر کے بوجے ”کیا خواب تھا مجی ہے؟“

صوفی جی نے ایک درجن ملحدی سال سین لیں پھر درڈ ک

لچھے میں فوپرا ہوئے۔

”چھو چھو دن سے روز رات کو پردہ نگی رہنے اللہ علیہ خواب
میں آکر کہہ رہے ہیں کہ بکاؤں اُن تھلے داؤں سے کھو اب بھی

ہوش میں آجائیں خدا کا قہر جو شہر میں آئے والا ہے۔ میں ہائھ
چڑک کے جواب دیتا ہوں قطب صاحب صاف صاف بتائیے کیا بات

ہے۔ وہ خضیناں کی ہو کے کہتے ہیں۔ مردوں پر چھتائی ہے کیا بات
سچے۔ اسے ہم نذر نیاز خاتمہ سے ترسے پڑتے ہیں۔ انہیں میں

چی ٹھٹھا جارہا ہے۔ چراغ جلاو، نیاز کرو، اعرس ملاو۔ ہم سے
وہ نہیاں نے کہا تھا کہ بھوک دکروان بد بخنوں کو۔ ہم نے ترس

کھلکھل کے جوادیا تھا کہ ذرا سمجھا لیں۔ بھر بھی نہ مانے تو بھوک ریجے
اب تھیں بھجھا رہے ہیں۔ تم محلے والوں کو بھجھا دو۔“

تو سے خواب چھوڑ دیتے نظر اڑ رہا تھا۔ ہمیں ڈر لگا کہ عروس کی بات اُن
سے نکالی تو آپ لوگ ناراضی ہو جائیں گے۔ آپ لوگونکو دہا بچو
نے بھکار کھلائے۔

”دہا بی!“ کئی غلص پڑھا کے ”یہ کیا چیز ہوتی ہے؟“

”بڑی لگی ہی چیز گلتاں اور بیند نہ سے وغیرہ میں صفا
لکھا تھے کہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ وہاں بولتی سے
جلان جائیں گے۔ یعنی جیسے پوٹھا جلاستے ہیں کچھیں بھیں اور
ماچس دیکھا دی۔“

مریبوں نے ایک دوسرے کو خود بادوڑیت دیکھا۔
”آج کے خواہ میں پر صاحب نہ صاف کہیا ہے؟“ صوفی

صاحب نہ کہا ہے پورے کہا ”کہا بہ داشت نہیں ہو سکتا۔“

”یوں نہیں ہوتی“ وہ تھریخ ”ہم نے خود ایک راستہ شنیدو
کی محفل دیکھی ہے جو ران پہنچی بھوسے قوال والی قوال گاری ہیں۔“

”اور عزادیں صاحب طبلہ بیار ہے تھے۔“ میں فقرہ
پورہ اکیا۔

”عزادیں یعنی کرموت کافرشہ؟“ انہوں نے ٹپٹا کے
پچھا۔ میرے لیکھ میں شغل لیکا۔

”آپ نے فارسی تو پڑھی تھی؟“
”یوں نہیں گلتاں بستان سب پڑھی ہے۔“

”شیخ سعدی کا شیریاد ہے۔“
مکبر عزادیں راخوار کرد
بہ زندان لعنت گرفتار کرد“

انہوں نے ایک منٹ سوچا پھر طبلہ کے پیلے۔
”اماں لا خول ولا قوت۔“ تو شیطان کا نام ہوا۔ قرآن کی

قسم و ایسی پڑسے چال باز ہوتے ہو۔ بھلا مخفی سلاح میں اب ایں کا
کیا کام۔“

”عزادیں۔“ میں نے صحیح کی۔ اب ایں کے اندھے تو
دو ایں کو بھی نہیں مل رہتے۔

”زمیں۔“ عزادیں کے بے ہوئے قم۔“
”میں نے کبھی طبلہ نہیں بھایا۔...“

تو اسی طرح کے اہم مکالمے میرے اور ان کے درمیان
کئی مرتبا ہوتے تھے۔ مجھ سے مایوس ہو کر انہوں نے ایک اور

رالگ پھیلایا۔ جانے کے دوچار ٹوٹے مجھ سے مسلمانوں کی تاک کے پیسے
پاس اٹھنے پہنچنے لگے۔ بہانہ حکر پیٹ کا ہوتا۔ پھر حرم بزرگوں کی

گرامتوں کے قلعے ساختے لگے تو ہماسے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔
ان تھنوں پر محلہ کے پڑھتے تکھ مسلمان تو شاید ایسیں مار بیٹھتے

کیونکی یہ سب خیالات کے اعتبار سے اٹیٹھر بھی جی کے بھائی مسند
تھے مگر ان کے تاکے ہوئے آن پڑھہ مزدور پیغمبر مسلمان گراں بالاویا
پردم مائیں کی جہات کہاں کر سکتے تھے۔ وہ جھوم جھیم اٹھتے تھے

اور جب عقیدتوں کی بھار پوئے جو بن پر اگئی تو جو فی صاحب
نے ایک دن آنہوں کی برسات میں بچکیاں لیتے ہوئے اللہ کہا

”خدا کا قہر نازل ہونے والا ہے اس مختار پر۔“ ہاست میں

تو صوفی صاحب کو کبھی یہ خواب نہیں آتے۔“

ایڈیٹر صاحب اتنا کہہ کر پیکھر کا لئے چُپ ہو گئے۔ ایک پیک اخْمی سب کے لئے نہیں خود میرے لئے بھی ایک ہزار ہر س سے کم نہیں تھی۔ اندر کا سانس اندر اور باہر کا باہر کئے گوش برداشت تھے کہ دیکھنے کیا شگوف چھوٹا تھا۔ موصوف نے کھانسی کے دوچار ٹھکے لیتے ہوئے، جو قیمتی معمونی تھے لب کشانی کی۔

”آپ لوگ بریتان نہ ہوں۔ یہ سب شیطان کی کارستانی ہے۔ ابھی پچھلے پیسے مجرمات سے غوث اکبر حضرت قطب الدین حشمتی کا آدمی ہیرے پاس آیا تھا۔ آپ حضرات تو جانتے ہیں نامضی ”جی ہاں جی نہیں.....“ حاضرین پڑھ رہے تھے۔ انکے درشتون نے بھی کبھی یہ نام نہیں سننا تھا۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي بِهِ مُحْمَدٌ وَإِنَّمَا أَنَا مُؤْمِنٌ بِمَا أَنْهَى إِلَيَّكَ مِنْ حِلٍّ“ اور بھروس اور سب کے لئے بھروس نے پیدل حج کیا تھا۔ جن کے لئے ہزار

”اچھا۔ جی ہاں۔ پیدل حج کیا تھا؟“

ادھر کیا۔ خیر تو انہوں نے خاص طور سے بھی کہلانے لگا۔ بھروس تھا کہ اپنے محلے پر شیار ہو ہمں کشف کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ شیطان عین تمہارے محلے کے نیک اور یہ سچے سملاؤں کو بہ کام کرنے کی تاک میں ہے۔ خبر دو ایسا نہ ہو۔ وظیفہ بتانا ہوں دو۔ نہیں تاکہ پر جurat کو اسے پڑھنا شیطان کی کاٹ ہو جائیگی۔ اس حکم کی تعییں میں میں نے دو جعلاتوں کو تو وظیفہ پڑھا تھا۔ مگر سچے مجرمات کو بھیوں گی۔ اسی دن شیطان پیر ہنگی روتھا لند ملیک کے بھیں میں خواب میں آیا اور چڑائے لکا کہ دیکھو اب ہم کیا تاشہ کرتے ہیں۔“

حاضرین مجھ پھاڑ کر ایڈیٹر صاحب کا ٹھکہ تک رہتے

صوفی صاحب کبھی مخفی بناتے کبھی دیدے۔“

”تو کجا تھو۔ شیطان مگر ابھی پھیلانے کے لئے ایسی ہی حرکت کرتا ہے اور یہ تو تھیں معلوم ہی ہے کہ ہمارے پیارے رسول کے علاوہ دو ہر خیس میں آسکتا ہے۔“

”ہاں جی یہ تو بڑوں سے سنتے آئے ہیں۔“ ایک بڑے میان نے کہا۔

”بس تو سمجھو لو۔ اس لعین کو یہ بات بہت مکمل رہی تھی کہ تم

یا تو میرے ہزار شریعت کو اس کا حق بد دالتا ہوں سارے مغلیہ پر عذاب۔“

مریدین ٹھہر کا نی گئے۔ ایک بڑے بیان نہ مارے جو ہستکے اتنی زور سے ٹھہریں کش لگا گئے کہ ٹھہر کا بیانی میں آگیا اور ہر طبقہ کے کلی کی تو صوفی صاحب کا منحدر حل گیا۔ اس حقانی کا انفرانس کا مشجع ظاہر ہے دہی ہو جو صوفی صاحب چاہتے تھے۔ سب ایک فد کی نسل میں ایڈیٹر طبقی کے سر بر جاوے ٹھکے۔ ہزاً آگیا ایڈیٹر صاحب سب سے مسلم دعا کر کے سب کو تھاں ا تو چھوٹے ہی بھی بخش لولایا۔ یہ ادھیر عکرا احتساب مولوی جی کیا آپ دیابی ہیں؟“

اور سب کی آنکھوں میں بھی رہی سوال جھانک رہا تھا۔ ایڈیٹر پر صوفی نے پہلے ان سب پر طاقت از نظرِ الٰہی اور پھر صوفی جی کے پڑھے پر جمادی۔ وہ کلبلا تھے۔ پڑھہ ایسا ہی بتا رکھا تھا جیسے معاملاتِ حاضرہ سے غیر متعلق ہوں اور سب کے ساتھ یہ بھی بلکہ عزم کے لئے تشریف لے آئے ہوں۔“ تو آپ ہیں؟“ ایڈیٹر صاحب نے بڑی بھیر آواز میں کہا۔

”جی۔۔۔ جی میں تو دیے ہی۔۔۔“

”کیا دیے ہی۔۔۔“ موصوف دھڑتے۔ ”ہاں صاحب ایک بتائیں کیا تھا ہے؟“

” بتاؤ نام صوفی جی۔“ سب نے کہا۔

بچکے صوفی جی پر لوزہ ساطاری پہنگیا۔ انہوں نے بھنکل ہنکلہاہنکل کے خواب بیان کئے۔ میں یقین کئے بیٹھا تھا کہ خواب میں کے ایڈیٹر صاحب کا پارہ ہزار ڈگری جو طھہ جاتے گا۔ بلکہ تھہ را یہ سچی کہ تو طبھوڑ کے افی کے اس پار پیچجے بائے گا۔ مگر کیا۔ وہ توڑتے اطمینان سے سنتے رہے اور جب میں چکتے تو وہ بہت شکفت آوانیں پوئے۔

” تو کم بجت امیں بازی لے ہی گیا۔“

”جی۔۔۔ کیا۔۔۔“ میں علی آزادی بلند ہوئیں۔ سب کے پڑھوں پر حیرت کی کوچی پھر تی چلی کی تھی۔

”کچھ نہیں۔ میں اگر کاموں کی صورت فیض میں بھجوں نہ جائیں۔“

تاج پیغمبر اسلام کے چند تحقیق

حامل الف مترجم ترجمہ شاہ عبدالقاروں۔ کاغذ عمدہ
اسفید۔ چھپائی دو روپی گی عکسی۔ جلد

عده آٹم کل اتحاد۔ نہایت دل کش اور حسین۔ ہر یہ سول روپے۔

حامل ۲/۳ بلا ترجمہ طبی (نائل سائز) بہت ہی افسوس
اور روشن لکھائی۔ ہر یہ چار روپے۔

حامل ۲/۴ مترجم ترجمہ مولانا اشرف علی۔ حسین اور دلکش
جلد پانچ۔ سائز دس روپے۔

بھی چیز کھڑے کی جادیں۔ آٹھ روپے۔ (جلد پانچ روپے)
حامل ۲/۵ بلا ترجمہ جیسی سائز۔ خمامت کافی۔ شرخ

بیل کا حاشیہ۔ ہر یہ چار روپے۔

حامل ۱/۱ مترجم ترجمہ شاہ عبدالقاروں۔ تقریب ہی

مشہور ترجمہ فتح الحجۃ۔ اختصار شدہ تفسیر موضع القرآن

کا اعتماد۔ چھپائی دو روپی۔ ہر یہ جملہ ترجمہ ۲ روپے۔

فتران ۱۶ دو ترجمہ دالا۔ پہلا ترجمہ شاہ رفیع الدین۔

قطع متوسط ۲۹۰ صفحے کا قدر ہے۔ اس فہرست میں چھپائی دو روپی ملکی
زین بزریت حسین۔ محمد عتمد۔ ہر یہ ۲۸ روپے۔

نماز مترجم کلام پانچ کیلوں اور نماز کے تمام اجزاء پر مشتمل۔

حسین دو روپی چھپائی۔ ہر یہ صرف ۲۰
نماز مترجم خورد ایسی اور دوالی چیز چھپائی سائزیں۔ بہت کم

یازدہ سور ۲۵ مترجم آرٹیسٹ پر فیض چھپائی اور شرخ
سورہ لیسین جیسی۔ عکسی۔ صرف ۲۰

مکتبہ تجلی (لوہندا روپی)

سیدھے سچے مسلمان بھلے انسوں کی طرح اپنے کاموں میں لگے
ہوتے ہو۔ صحیح سے شام تک محنت کی کے روزتی حلائی کرتے ہو۔
اللہ کا شکر کرتے ہو۔ مزادوں دریگا ہوں پر نہیں جاتے شرک
نہیں پھیلاتے۔ اس نے یہ ترکیب نکالی کہ خواب میں صوفی حسنا
کو آڈیو چاتا کہ وہ نہیں در غلامیں اور تم فربکی پوچا شروع کر دے۔ اب
دیکھو! شیطان کا کہا ما نوگے یا اللہ رسول کا۔

لذت بیٹھنے والی خوبی پر "بھونندی ہی یا والا ہے۔"
اپنے اللہ رسول پر یہ جان دیوں گے۔

"جھی تو میں کہوں یہ نیا چھپلا کیا کھڑا ہوا۔" نبی مجس
محنایا۔ اجھی صوفی جی اس کی آئندہ قوانین اسرائیل کو اتنا کر
ٹانگ لٹاٹ جائے۔ چھروں چھیں لے کے ہر کانے جائیں۔

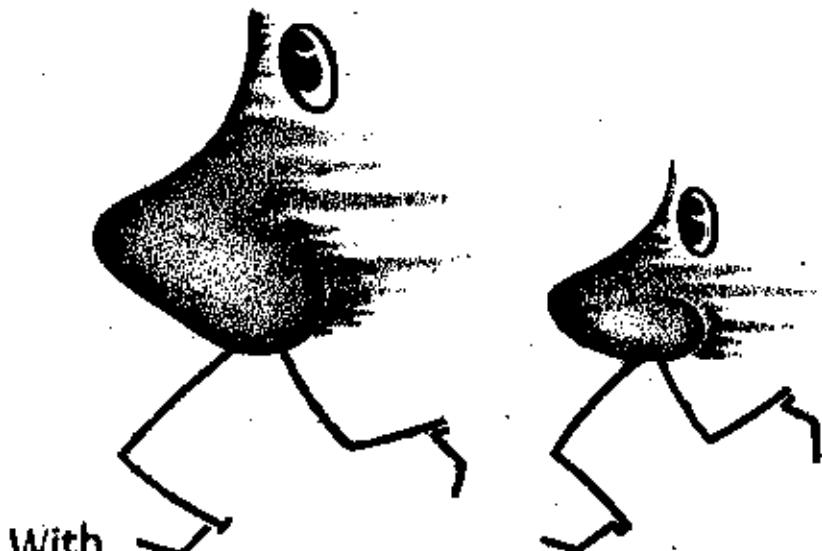
"ایسے اور کیا۔" سلوپیلوان اکڑا میرے خواہیں
آئئے تب دیکھوں بدعاش کو۔ مار مار کے بھر کس نہ نکالوں
تو حلال کا نہیں۔"

صوفی صاحب زبانی حال سے پھر دلکش ہے۔
کاٹو تو ہو نہیں ہوتا میں

اداں طرح پر دیکھی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ہوتے ہجتے
رہ گیا۔ صوفی صاحب باہر نکل کے تو بہت بھروسے ہو گئے، لیکن
ایڈی قریب تھی سے ان کا دم ہمیشہ ہی نکلتا ہے۔ اس وقت جم سادھے
یوں بیٹھے ہے کہ جانستھے دہ قرآن و حدیث شروع کر دیں گے
اور اپنے گلستان اور بند نامہ وغیرہ کے ریڈی ہیڈ جو لئے خوب طے
کھاتے رہ جائیں گے۔

یہ تو ہوا۔ سوال یہ چہ کہ علاج بالش کا نیط لفہ جائز
بھی تھا۔ میں نے ایڈی قریب صاحب سے بعد میں پوچھا تھا تو احوال
نے ہو اب دیا تھا کہ عزیزم اپر جزا ایک محل ہے، ایک وقت
بھی جھپٹے وہ کام کرتے ہیں جو بیٹھے سے پڑا استدلال نہیں کرتا
اب کیا میں ان صھوٹوں کو الگ بت پڑے جانے بیٹھتا شیطان
جس انداز کا حرہ لا یا تھا میں نے اسی انداز کی دفعاں سے مدد
دا پس کر دیا ہے۔ (ملائندہ محبت باقی)

STOP RUNNING NOSES



Joshina

جو شاندہ کے وجاہ اور ہزار سال سے کامیابی سے استعمال ہوتے اور ہے ہیں جو شینا آنہ اجرا کا لکھر کر کش ہے، میر جو شاندہ سے زیادہ موثر اور استعمال ہیں زیادہ سہل ہے۔

جو شاندہ کو پکانے، چلنے اور سکر لانے کا قدر سے طولِ علیٰ جو شینا آنہ کی ریاد سے ختم ہو گیا۔

زندہ، زکام، سکافی اور گلے کی خراش اور زلی بخاریں جو شینا آنہ یک خواک تھوڑے سے گرم پائی یا چائے میں ملا کر پیجیے۔ گرم پائی یا چائے مرتقہ پر نہ لے تو یک خوارک یوں ہی چھات لیجیے۔

جو شینا آنہ جگہ، ہر وقت اور ہر موقع میں سب کے لیے یہیں مفید ہے۔



ہنگامہ دو اخوان (وقت) - دہلی - کاپور - پٹیالہ

تاج الدین کا نام

لَئِنْ خَدَّا أَتَىٰ كَرْمٌ كَيْفَ تَقْبِيلُ خُونٍ حَسِينٍ

جب جنپ کو سلطان اور دم دیدواج سکنی پھیں دھالا کار سفل نہیں بھالیا جائے تو آنکھ اور دم اپنی نام اور بیکن صفت اپنے بجا تے ہیں۔ رنج والی کچھ کھا کر آنکھوں آنکھوں پڑا عین نقطت ہے۔ لیکن یہی عمل جس جنپ اور سیلے میں تبدیل ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ضعیف خیر جیز کوئی نہیں۔ مار غماں

ایں اتم خندہ زدن؟ ماتم سرا بزم انشاط؟
تھیں اور چہرہ رنجیدہ و محروم سے؟
تو م ہولی کھیلتی ہے۔ کہ بلاکے خون سے!
چشم شاعر انتظار ہے۔ جہنم کا جلوس

مول گنج اور سینہ کوئی۔ کہ بلا اور جوشیں جنگ
بام سے دل پر نادھر تم طوانکے خدگ
الشدائد اس قدر دچپ ہے؛ یہ امتزاج
حرب کا یزیر اور صغر کی قبر دن کے سے

اس طرف، سیر زمانش کے لئے تیز دن پر سے
اس طرف، وقتِ محض آں رسول داہمیت
موت کے سائے میں رقص دل فگار اس طرف
بارش خون اس طرف نسلیں بہاریں سطوف

ستیوں کی حدیں جسون سو گواراں اس طرف
بارش خون اس طرف نسلیں بہاریں سطوف
پنکھڑی میں گل کی جیسے چھوڑی ہے، توک خار
پسندہ سیراب ہے، دل انھوشیں یاں اشرقا

مرثیہ کئے میں۔ آہ نارسا چھنسنی جوئی
مضطرب دل سکراتا۔ چشم فرمتی ہوتی
نیزا، آخوب گاہ حشر۔ یہ انبوہ جشن

خندہ زدن یہ رات ہے۔ اسی سکی کی رات پر
روشنی میں کہ بلا کی شیسر گی کھوئی ہوتی
چشم گریاں، اور امواج تیسم سا تھا تھ

نامہ ستم اور شہنما کا لغہ۔ میں میں
الیام باس در جہا رزان عصمت ابن رسول؟
لے خدا اتنی گری ہے۔ قیمت خون حسین؟

کھڑے کھوڑے

بلا بال الغیر اور دون شخصیں والی ہو گزندیں بخوبی سے ہر ایک کو ہر دو
ماں سے شبیدی جا سکتی ہے۔ امیت سلسلہ کی تابعیت لا شریعت دوچار ہری
ایک ایسی مالیہ جس کا ہر وقت اپنی جگہ کوہ نور سے کم نہیں، لیکن
ان میں ہما موتیوں میں جو چند موتیوں کی آب و قاب صب پر
وقتیت لے گئی، اخھیں میں سے این تیریہ بھی ہیں، بلکہ حق یہ ہے کہ
صحابا پر کے بعد اس پانے کے اس سرتے، اس عقروی الفرادیت،
اس آن بان کے انسان معدودے چند ہی گذرا ہے ہیں اور ان
میں بھی این تیریتے ہوئے ممتاز، بہت نایاں، بہت فتح انسان
اور بعض حیثیتوں سے دیجی و فریب ہی اظر است ہیں۔ ہمارا اُمّہ کیا ہے
جو ان کی تعریف کر سکیں۔ مجھن خوش عقیدتی نہیں بلکہ حقیقت
ہے۔ ایسی حقیقت جو سورج کی طرح روشن اور پہاڑ کی طرح
اٹل ہے کہ این تیریتے اپنے وقت کے ام تھے۔ نصرت اپنے وقت
کے، بلکہ ان کے بعد آج تک ایسی منفرد خصوصیات، ایسی عجیب و
غیریستعداد ایسی ہیرتاں اک صفات کا بطل جلیل شاید ہری
امیت سلسلہ کی کوکھ سے پیدا ہوا ہو۔ جانتے ہیں آپ ان کے
علمی المرتب معاصر ہی نہ ان کے باعثے میں کیا کیا کیا ہے۔ حالانکہ
معاصرت وہ ہا ہے کہ اچھے سے اچھا عالم بھی اپنے کسی ہم صدر علم
کی تو صیغت درج میں علوٰ ما بخل ہی کرتا ہے اور اسی لئے جبرا امت
حضرت این عجاس رضی اللہ عنہ فرمایا تھا۔

”قسم اللہ کی علام ہیں، اب اس سے بھی زیادہ معاشرت
اور لگائے، متنی جملی مکروہ میں ہوتی ہے جکروہ اپنے
باتیں جیں جوں۔“

لیکن جو سورج کی چک آدمی کی آنکھوں کو چکا چوند کر دے
جس ہیرے کی تابش پکار پکار کر اپنا مول منوار سے اس سے انکار
کون کہاں تک کرے گا۔

معادرت [بصرہ نہیں کیا گیا۔ ان کی خدمت میں ادب کی ساخت
گزارش ہے کہ وہ ہماری تجویز یوں پر بھی نظر فراہیں۔ بصرے کے
صفات آپ کے سلسلے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ تم سرسری بصرو
کے عادی نہیں میعقل بصروں کے سلے پوری کتاب کا مطالعہ و ضروری
ہوتا ہے اور پوری کتاب کا مطالعہ وقت چاہتے ہیں۔ اُن چند کتابوں
کو چھوڑ کر جن کا پورا پڑھنا ہائے جس میں شہرو باقی بھی کتابوں کا ہم
درق درق پڑھتے ہیں، ہمداہ پڑھنے کا یہ موقع کر دیا کہ ہماری بھی جویں
کتاب پر فوراً تبصرہ پڑھتے گا اور جب یہ موقع پوری نہ ہو تو
شکا تو خاطر طبقنا صحت تو نہیں بلکہ ستمطری غیر مذکور ہے۔ ہم
بڑی ماجزی کے ساتھ انسان کرتے ہیں کہ آپ حضرات بے ضبطان
ہو جایا کریں۔

دیسے ہن حضرات کے نے صبر مکن نہ ہو اخیں صالتاً للحمد بنا
چاہئے کہ پڑھو یا پڑھو ہماری کتاب پر تبصرہ کر دو۔ تو یہ حضرات
کی دلداری کے نے ہم تعارف ہیں کرئے پر انکاف کرایا کریط۔
اب فی الوقت بصرے کے نے آئی ہوئی کتابوں میں چند
ایم کتابیں حسب ذمہ ہیں جن کے تبصرے میں اسی نے تاخیر ہی
ہے کہ پوری پڑھنے بغیر ان پڑھنے کرنا تمہرے کتابام بدنام کرنا ہو گا
اور پڑھنے کے نے بھی وقت نہیں مل سکا۔

”۱۱۔ این تیریتے =
اعظیم انسان شخصیت کا نام لیتے ہوئے زبان پرے اختیا
یکشرا تا ہے۔“

زبان پر ار خدا یا کس کا نام آیا
کہ میرے نقطے نے مجھے مری زبان کے
گذشتہ تیرہ سو سالوں میں یوں تو امیت مسلم میں ہزاروں

رخہ اللہ علیہ حسین والہمان عصیدت فارادت کے ساتھ این تیریجہ کا ذکر کریتے ہیں وہ تو دیکھنے کی چیز ہے۔ صرف جنہے الفاظ بمردح ذکر کرتا ہوں جو انہوں نے اس نظرِ جملہ کیلئے استعمال فریکیں اتفاق ہے۔ ابن تیمیہ کی حلالت و رفت کا حال جھوم جھوم کر لکھتے ہیں اور جب تھک جاتے ہیں تو پکار آٹھتے ہیں:-

(۱) نادرۃ الأرض (۲) (مجموعۃ المسہر ۳) آیۃ من آیات اللہ
(۴) حجۃ من حجۃ اللہ (۵) سند الکاملین (۶) شیخ الصالحین (۷)
امام العارفین (۸) وارث الانوار (۹) تدریۃ الاولیاء زادہ احضر
شیخ الاسلام۔

مولانا آزاد کی تحریر و تقریر پر نظر کھنڈ دئے خوب جائے ہیں کہ وہ کسی کی تعریف کرنے اور اس کے لئے القاب آداب استعمال کرنے میں رسمِ امام کے خواستہ تھے۔ اس کے باوجود اورہ ابن تیمیہ کے لئے یہ القاب آداب استعمال کرنے ہیں اور بالہمان دلیلیت کے ساتھ ان کی عظمت و حلالت، ان کی الفرازیت، ان کے علم، ان کی عورت اور ان کے فضل و کمال کا ذکر فرمائے ہیں تو تو ظاہر ہے کہ پورتیٰ تاثر ہی کامیاب ہے اور آزاد جیسے جو العلوم کو بہت ہی عمومی شخصیت اس طرح متاثر کر سکتی ہے۔

بات ہی ہو گئی۔ ہم کہنا چاہے یہ ہے کہ "امام ابن تیمیہ" کے نام سے افضل اعلماً محدثین معرف کو کن عربی صاحبیت ۶۴۲ متوسط صفات کی کتاب تالیف کی ہے جو بصیر کے لئے آئی ہوئی ہے۔ اس پر جب پہلی نظر ہی تھی تو عین کہہ سکتے ہیں تاہم داعی پر کیف و انتہا کی کسی تراویش ہوتی تھی۔ یہی لکھا جیسے ایک حور اپنے بے پناہ سوہنگاں کی تمام طبعیت لئے ہوئے ساتھ انکھی ہوئی ہے اور اس کی قبائلے حریت رنگ درشیم کی پھوڑیں چھوٹو رہی ہیں۔

لیکن مشاہل کی ہبہ بانی اور فرانسیں کی فرداں کو کیا کہیں کہ اسیں ہبہ شوق اپنے اس گزارنا یہ کتاب کے مطالعہ کی معاوادت نصیب نہیں ہو سکی ہے۔ اشارہ اللہ جلد ہی اس کی نوبت آتی ہے اور تجویی تبصرہ بھی کر سکیں گے۔ فی الحال تعارف میں اس اشیٰ لیجئے کہ محلہ کی نیت دش روپی ہے اور مکتبہ محلی کے لئے بھی ہر کسی فروختہ مکانی جاری ہے۔

(۲) عشان

یہ صدر کے شہر نقاد اور نامور محقق داکٹر الحسن جسین کی

حافظہ ہے کہ جن کی شخصت ایں علم کی لظہریں ہیں کچھ سمجھ سے کم نہیں اور جن کی بیکاری عظمت و مرتبت پر علاوہ شخصیں کا اتفاق ہے۔ ابن تیمیہ کی حلالت و رفت کا حال جھوم جھوم کر لکھتے ہیں اور جب تھک جاتے ہیں تو پکار آٹھتے ہیں:-
و هو الکبر من ان یشتہ
علی سیرتہ مغلی و والہما لو
ہیں کہ مجھے جسیا آدمی ان کی سیرتہ
حلفت بین الوکن المقام
مرتبت کا بیان کر سکے۔ خدا کی قسم
الگریں رک و مقام کے مابین کھرا
ہو کر شم کھاڑیں کہ سیری آنکھتے
وانہ مداری مثل نفسہ
ان جیسا کوئی نہیں دیکھا اور خود
لماحتہ۔

+ + +
اخون پاہنا جیسا کوئی نہیں دیکھا
تو میں جھوٹ قسم کا مارکب تیریں کھا
پھر ایک حافظہ ہے یہی نہیں۔ یہ بات کہ:-
”میں نے ان جیسا کوئی دیکھا۔ خدا انہوں پاہنا جیسا
کوئی دیکھا۔“

اور بھی اتنے بڑے بڑے شخصیں و ت مجریں نے کہی ہے کہ ان میں سے ہر ایک امنیت سدر کا شیخ و امام کھا جاتا ہے۔ مثلاً شیخ عمار الدین واطئی، ابن دفین العبد، ابن سید الناس، حافظہ الہالمجاح مرتضیٰ۔ ابن حجی، حافظہ برزا لی، مقدمی۔ ان میں سے کون ہے جو کی بالغ نظری و سعدت علم، ذیانت داری، تصریح اور شان و نکوہ سے کون ماحصل علم انکار کر سکے۔

حافظہ عین حضنی جن کی شرح بخاری حافظہ ابن حجر کی ضخی المباری کے بعد سب سے اچھی اور سب سطح شرح تسلیم کی جاتی ہے لکھتے ہیں:-

”جو شخص ابن تیمیہ کے اعلیٰ ترین تیرہ علم و عمل، اچھا داد و امت اور فضل در نعمت سے انکار کرتا ہے سمجھو وہ یا تو ریوا نہیں۔“ حقول ہے یاحد در جبے و ٹون از غمی یا سخت لفظ پر دار اور شریر۔

ابن تیمیہ کے دور میں صدر ہے۔ بلہ مبالغہ صدر ما بڑے طبے علماء و ائمہ موجود ہے ہیں لیکن جو مقام بلند ابن تیمیہ کا تھا اس تک کوئی نہ پہنچ سکتا۔
ہم اسے دوسرے بے نیاز تعارف عالم مولانا ابوالکلام آزاد

تالیف ہے جس کا ترجمہ مولانا عبد الحمید فتحانی نے کیا ہے صفات
قیمت چھر دی پے۔
(۲) عملی فرض

ضورت حقی کہ کہاں کہاں فن اور مقصود ہیں جنگ پر ہوئی ہے۔ کہاں
کہاں پلاٹ دعظیکی سرحدیں ہیں گیا ہے اور کہاں کہاں کرداروں کے
وضع خود صفت بل پڑھے ہیں۔ ہم تو قریب تر ہیں کہ فاضل صفت
انسانے کے ترقی یافتہ فن کام طالع رکبے آئندہ زیادہ بہتر یادہ بلند
اور زیادہ فکار ان شرپے پیش کر سکیں گے موجودہ انسانے مفرد و
دقیع ضرور ہیں، لیکن محدود نقطہ نظر ہے۔
پہلے انسانے میں ایک میماری مسلمان کا نوجوان مجاہد اپنی بوسی
ہی کے باسے ہیں یہ کہنا کہ۔

”میرے مکان میں عرب کی بہری حسینہ غیر الامر انتقام
کر رہی ہو گی۔“

غیرظری ہے۔ بوسی جنت کی جو بھی ہو یہیں اس طرح کا جملہ
اس کے لئے نہیں کہا جاسکتا۔ پھر ایک اجنبی جوان کے سلسلہ شانی
اور میماری مسلمان اپنی بوسی کا ذکر اس ”اشتہارِ انگریز“ انداز میں کبھی
ذکر کرے گا۔

”ان پڑھے“ میں صفحہ ۱۷ پر۔

”عمل کرنے ہیں تو یہان کی رہائی بڑھی رہی۔ پھر کوئی دھڑک
تلخی کی آگ۔ شاید اپ کو معلوم نہ ہو۔ اگل جب کئی
ہے تو متناوں کے ساتھ یہان کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔
یہاں اگل کا استعارہ اکھڑا ہوا ہے اور ”تمدن“ کا
حسین افظُ خواہشات نفس کی وجہہ استعمال ہو گیا ہے جو انسانوں
ذوق پر لقیناً گرا ہو گا۔

”اس نے تردد کیا اس پہنچا، دار الحکمی سونپ چھوڑے پر لگاتے
اس پر ڈھانا پاندھا۔“ (ص ۶۹)

”کاغزے“ غلطی ہے ”لگائی“ ہونا چاہیے۔ ”ڈھانا“ شاید
کتابت کی غلطی ہو صحیح ”ڈھانٹا“ ہے۔

”اصنیفیں ہر ایک اس ذہنیت کا نتیجہ تھا جو دنیا پر تھا کی
پیداوار پوتا ہے۔“ (ص ۶۸)

”ہوتا ہے“ کا موقع نہیں تھا۔ ”ہوتی ہے“ کہتا چلتا ہے کیونکہ
”اس“ عرفِ مسلم نقطہ ذہنیت پرداخی ہوا ہے جو منوٹ ہے
ہذا موصول ہے بھی صحیح نہیں ہی کے ہوتے جا سکیں۔

صفو ۵۹ پر پشاں کے نشانِ سجدہ کو ”ھٹا“ لکھا گیا ہے۔

اس کے بھی مؤلف در ترجمہ حضرات مذکورہ ہی ہیں۔
صفوات، ایک خرد۔ قیمت ساٹریٹے مات روپے۔
ان دونوں کتب پر بھی بصیرہ بعد مطالعہ ہی ہو گا اماں ایکی
اہمیت کے پیش نظر ایضیں بھی برائے فروخت مکتبہ ملک مکار ہے اے ان
سطور کے حصے نہ کشیدہ کوہہ کیوں ہی کتابیں جلی ہوں۔
”تعمیری انسانوں کا جمود۔ از جناب مائل خیر ارادی
ستے کے دار۔“ صفات، ۱۰۲۔ لکھائی چھانی یمنیدہ۔
ایک روپیہ۔ ناشکی مکتبہ فردوس، ہمایوں باخ، ہانپور۔

”مقصودی کہانیوں کا یہ گلہستہ اپنے میام اور مطالعہ کے
لحاظ سے پاکیزہ اور عطر بیز کہا جاسکتا ہے۔ خوشی کی پاسکے کو صفت
کے نکری زادے یہ اسلامی اقدار اور تصور استکے رہا۔ وہ میں بچ
ہوئے ہیں۔ انھیں بات کہنے کا سیدقہ بھی ہے اور مرکزی خیال کو
پلاٹ کے لئے لانے میں سکونا بھی جانتے ہیں، لیکن معلوم ہوتا ہے،
انھوں نے اپنا خاطب خاص ہی حلقوں کو بنایا ہے اور اسی لئے
زبان اور داخلی خطوط کو بے حد عالم فہم“ بناتے کی کوشش کی ہے
جس کی وجہ سے ان کے اکثر انسانے ملکیک اور یہیک گرا اور تدریس
منظروں کے اختبار سے ”افسلے“ کی بیہبیت ”حکایت“ سے زیادہ قریب
ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اصلاحی مقاصد کے پیش نظر لکھے ہوئے
انہوں کو تجویز اور حجر تو اور کم استعداد مزدوں کے دائرے سے
آگے بڑھا کر عام ادبی لٹریچر میں مقبول بنانا اور رواج دینا ہے تو
ان کی فتنی اور ادبی طبع کو ملنا کرنا ضروری ہے۔ جوڑا ائمۃ ایش
در بر او راست عمل“ نے کہا اے ”کہ جیسا کہ جیسا انسانوں میں پایا جاتا ہے وہ
خاص حلقوں کی حدیکاں تو قبیل ہی شمار ہو گا لیکن ترقی یافتہ فن اور
عام ادبی لٹریچر میں اسے خامی تزویر دی جاتے گا۔ مقصود اور مرکزی خیال
اگر کرداروں کے خرد خال اور سنا بیوہ منظڑتے رکھے میں السطور
کی بیانے خود صفت کے نتھ سے بول پڑا تو اس کی فتنی و قحت گرد ہائیکی
اور انسانے سے زیادہ انسے“ وعظ ”قراروں“ گے۔ افسوس صفات میں
محجاً الشش نہیں اور نہ ایک ایک انسان کا تحریر کر کے یہ بتانے کی

صحیح لفظ "گناہ" ہے پر نکدید و جگد اسی طرح آیا ہے اس لئے شاید کتابت کی غلطی نہیں ہے۔

حاصل تصور ہے کہ افسانوں کا یہ مجموعہ بڑے کام کی چیز ہے۔ اور صرف نے اگر اپنا معاشرہ بنے ملے کر لیا تو افسانوی طریقہ کو وہ خاصتی کی چیزوں کے لئے ملیں گے۔

رسید و کتب

بھروسے کی جو کتابیں ابھی تک خود تمصوہ ہیں وہ دو طبقہ ہیں۔ ایک وہ جن کے دو دو نسخے وصول ہوتے ہیں۔ ان میں توجہ بھی تو فتن مطالعہ خصیب ہوتی تصور ہے یہی جائے گا۔ دوسری وہ جن کا بہیں ایک ایک نسخہ وصول ہوتا ہے۔ ان پر تصور رہو سکے چالا یہ کہ بھیج دے مزید ایک ایک سو عجیب ہیں۔ دو نوں کے نام درج ذیل ہیں۔

اول

(۱) درسِ اسلام (۲) کتابِ المطہارت (۳) اسلامی استاذ (۴) شاہراہ ترقی (۵) بھروسے کی ریاست (۶) تعمیر فتویٰ امیٰ الکمل کا پہلا سال (۷) گلہستہ مخفیانین اور دشمنین حستے (۸) پاک جاؤید (۹) سلیمان (۱۰) طلوع حق (۱۱) اقصادی تعداد (۱۲) اقصادی سامراج (۱۳) سروج کوش (۱۴) اقبال اور عشق رسالت آٹب۔

دوسری

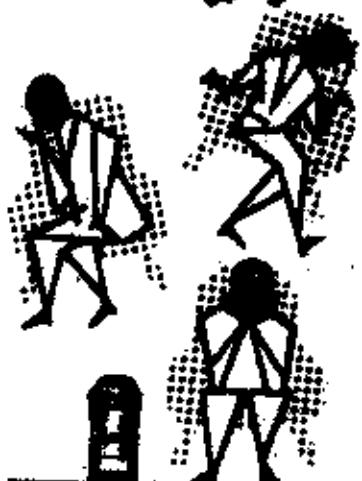
(۱) سراج البلاغت (۲) رہبرِ اسلام (۳) چشمہ بصیرت (۴) مولانا بابا الكلام آزاد (۵) طبیبِ کلام بگزین کا شیخ الرئیس نمبر (۶) مام معلومات (۷) حقیقت (۸) فیضِ الکلیات (۹) رذیزید۔ (۱۰) احمدیہ جماعت کی چوکتاہیں (۱۱) مسلمان کی پہچان۔

ڈاک طبیں

گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک پڑے ہو کر گورنمنٹ سے جبر طرد کا نج کا ڈپلومہ حاصل کیجئے۔ سفت پر اسپکٹس کے لئے لکھتے۔

ہندو ہمیو پیچک کالج (ٹی) سونی پت۔

تھکے ہارے؟ مضھل؟ بے کیفت؟



ڈاک طبیں

ہتمال کے
اردو بانہ
چاق پر بند
ہو جائے۔

سر دل کے ہے
کھل دہ تھوڑا تھک
ہبہ دوا خانہ (وقت)
ٹکل • کامیڈ • پڑھ

قبض رفع کرنے کی تدابیر

(از بسم حکم محمد علیم زبری - امر وہ)

اور پانی بھی کم پایا جاتا ہے تو جسم میں خاسدارے سے جمع ہوتے
نگئے پریس جس کو خون میں سنت شالی ہے کا اخراج کی نکایت ہو جاتی
ہے تب غذی شکایت میں انسان متبلہ ہو جاتا ہے اس لئے ضروری تر
کہ غذا کے درین مخفیت بدروپ بانی پایا جائے۔ کہاں اخوب جیا کر
کھلیے دما غلی سکون کو قرار دکھ کر کھائیے جس کو تب غذیت
آنے والے رہنی چڑکان کو دو دھن پتوں دو سبزیاں۔ چل اور پانی کا استھان
زیادہ کرنا چاہیے اور راش مسروپ آؤ۔ کچھ اور اردوی۔ کیک پیش کر جو
پوری پکڑی اور سیدہ کا بخی دسری پریزیں اور بازاری مٹھائیاں۔
غذیت نہایت کمی کے ساتھ کھانا چاہیے ایسی لوگ بکرتی ہیں گے جو
قبعڑ کہ تو ازن غذا کھاتے ہوئے گھبرا تے ہیں۔ وہ پھر بد پر سزا یا
کرنے میں اور سوتے وقت قبض کثاد را کھائیتے ہیں اور بجھتے ہیں کہ
چوچھی ہوئی لیکن ایکہ ان اس سب بد پر سزا ہوں کا پنج بد مزدودیتی پر
قبعڑ رخ کرنے کیستے مسپلے یا بیٹھ کشاد ایس کھانے کی وجہ سے ہر ہر ہے کہ
سدہ و چکر اور آنزوں کے فل کو قوی کرنا اور دو اچیے جوارہ سنبل المیب
حسب اصل سوس استھان کیجا۔ ان کے مدل کچورہ استھان کو آنزوں کی وکت قبض
ہو جاتی ہے تب غذی شکایت جاتی رہتی ہے تب غذی شکایت کی وجہ سے کیلئے مزدود کا کہ کر
اگر ایک قت گذشت۔ پھر ایک آنٹا کو اور ایک جانشی اور ایک جانشی تو
درست و قت دو دھن پتوں اور سبزیاں استھان کی جائیں جو لوگ اپنی صحت کو برداشت
لکھتا چاہتے ہیں اور پریاد شدہ تدرست کو درست کر کیلئے خواہش دیکھتے ہیں وہ
پانی اگر اپنے حفاظت شباب، ہر ٹکا کر پڑیں مردوں کی تصحیح رہنی کی کوئی
یہ نہایت ہی کاراند کتاب سفت قفسم کو ہی پہلے ہر درجہ بھی اپنے مفدوں لے رکھو
مالا کریں اگر اپنے نہایت مناخ کو تو اسیں مدد کر لیں کہ مردوں کی سیکل
با راری خواہ کر تیس ہوں جیسی تو خس جوانی اور صحت کو قرار دکھ کر کھانے کی وجہ سے
کوئی خواری کی نہیں اموں لکھنے گئیں اور نصیحت ایمیز خاطر دیج کئے گئے ہیں
لوقت۔ مرا ایک زاد اور بچوں کا بھروسہ کیا ہے کہ مغل مفت مشتمل ہوں گے

تب غذی شکایت ہونا غیر متوارن غذا کے استھان کو لاحق ہوتی ہے
غذیم کوشین میں اپس اسما حاصل ہے جس کو آٹا ضرورت سے زیارتے ہوں ایک
پروجہ اسے اس پردازی کو گھر کی عورتی اپنی نادانی اور طنزی و اتفاقیت
کے سبب اس باریک آٹے کو بھی باریک پھلسی میں جھان کر، چوکر
(زیبوی) بخال رجھ ہے جو صحیح مصنون میں تب غذی شکایتے آنزوں کی
فہرست حکیلیتے والی قوت کو قوی بناتا ہے۔ اگرچہ داربزریوں
مدد و معلموں کا استھان زیادہ کیا جائے گروہ اور
والیں کم استھان کی جائیں۔ گزدم کو دشی چکی میں پسوا کھایا جائے
تو تب غذی اور اس سے متعلق امراض مثلاً اخراج انقدر۔ درود
چکر، پا سیر یا جی۔ تب خیر اور بخوبی دعویوں کے مخصوص پوشیدہ
امراض سے بچت حذک، اسی بل سکتا ہے۔ ذیل میں وہ تدابیر لکھی
جاتی ہیں جس پر عمل کرنے سے ن صرف وائی تب غذی رفع ہو گا بلکہ بیمار
اور بکریوں اس استھان کی صحت بھی بہترین جائے گی۔

جانکہ ہر سے اٹا بیڑ جانے استھان کیجئے بلکہ آٹے میں فرط
آٹے کو جو خانی وزن چوکر ہے ایسے بندھم جاؤ جر۔ یا لک بخوار۔
سلاد۔ تو روی زیادہ کھائیے۔ بزریوں میں چند ایسے کیسا وادی اجرا
شالہ ہوتے ہیں جن سے مدد اور آنزوں کو بہم کرتے والی روپیتہ
میڈ اور ملنی ہے مچھلوں کا روزانہ سلسیل استھان دائی تب
دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ آٹم خریدنے۔ انکو اور د
کچور ازٹڈھ بوندھ۔ اچھیر دھیر و قبض کثاد مچھل میں۔ کھانا کھانے
کے دریمان حسب خواہیں تھوڑا بہت پانی ضرور پینا چاہیے
پھر غذا کے درین گھنٹہ بعد تو ضروری مناسب مقدار میں پانی پیں
وہ پھر کس غذا کے درین گھنٹہ بعد درین ٹھکانے پانی پیئے تے
آنزوں میں خاسدارہ مفعع پڑنے نہیں پاتا۔ جب بزریوں کا
استھان کم آؤ۔ گوشت اور دلواں کا استھان زیادہ ہوتا ہے
۶۰ کیلے نکت پاپتہ کھانا فائدہ کھانا جو بھر لئے ہے اپنے کافی ہے۔ بسم محمد علیم زبری۔ امر وہ

علم کی طلب ہر
مسلمان مرد اور عورت
پر فرض نہ ہے
(حدیث)

قیس دنی و علمی کتابیں

طلب علم
فی ریضه عکس امکن
مسلمان و مسلمانہ
(الحدیث)

کتابیں طلب کرنے والے چند بالتوں کا لحاظ ضرور رکھیں

- ۱) تحریر ائمہ صادق ہو کر آنڈر کی تفصیل اور آپ کا پتہ پڑھنے میں دشواری نہ ہو۔
- ۲) غفلہ اور غیر مغلد کی بھی وفاحت کر دیجئے۔
- ۳) تقریباً میں روپے سے زائد کتابیں بخانے کی صورت میں ریلوے پارس میں کافایت رہتی ہے۔ اگر یہ کفارت مطلوب ہے تو اپنا اشیش لکھتے۔ پارس روپیں سے اور باٹی کی رسید کتابیں دی لیں جیسی جاتے گی۔
- ۴) آپ سنتے ہیں جو خرد اور ایسیں توہین پہنچانے کے آڈر پر کچھ ریتی بھیگی روانہ فرمائی جیسیں وہی بی بی میں کر دیا جائے گا۔
- ۵) دیکھنے سے وہی پی کی اطلاع ملتے ہی جیسا جو بھی واپس سے کچھ زائد رقم کی ہے تو اسے دلپس نہ کریں بلکہ وصول کریں۔ آپ کے اطلاع میں پر مکتبہ قیمتیاً ہر شکایت کا ازالہ کرے گا۔

بائی خلدون ہیں مکن۔ پدر یہ مجدد بھی پڑھے۔ کوئی بھی جلد علیحدہ نہ مل سکے۔
تفسیر موضع القرآن امام عبدالقدور محدث دہلوی کی تفسیر اور
تفسیر سیان القرآن امام ابریس بن شیادی اہمیت رکھتی ہے کیاں

ساز۔ پدر یہ مجدد اعلیٰ میں روپے۔ غیر مجدد مکمل روپے۔
تفسیر سیان القرآن امولانا اشرف علی کی عظیم تفسیر اسراہیاب آپ

بہت بڑا سائز، بارہ حصوں میں مکمل۔ پدر یہ غیر مجدد ساٹھ روپے۔
دو جلدیں میں مجدد شتر روپے۔

غیر غفلہ ساٹھ روپے۔ بائی خلدون میں مجدد مکمل روپے۔ دوسری قسم کا ہر پارہ اللہ بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔ فی پارہ دو روپے

تفسیر حلقانی امولانا عبد الحق محدث دہلوی کی تفسیر نہ یا اب ہو گئی تھی بلکہ چھپے مکھیں۔ فی پارہ دو روپے (صرف پاٹاں اول چھپے روپے جو بیس جھوٹوں پر مشتمل ہے)۔

تفسیر القرآن اول و دوم امولانا مسید ابوالاعلیٰ مودودی کی تھیں اسماً
ہوتے آپ کویر اور اس متغر قرآن تکمیلی چھپائی ہے۔ دلنشیں۔

قرآن مترجم و معمری

(۱) شاہ رفع الدین (۲) مولانا اشر فرعی
قرآن یاد و ترجیمہ متوسط سائز میں مجدد کریم کا حصہ یہ
سارٹھے بارہ روپے۔ بہت بڑے سائز میں مجدد کا ہدیہ بھی ہے
(اس کی لحاظی بہت بڑی ہے)

(۳) مولانا اشرف علی (۴) مجدد کریم کا ہدیہ
قرآن بیک ترجیمہ سارٹھے دس روپے۔

(۵) جلی قلمروشن معروف علی کی مجدد کا ہدیہ
قرآن بلا ترجیمہ آٹھ روپے

(۶) ترجمہ حضرت شیخ الہند تفسیر علامہ شبلی محمد عثمان
قرآن مترجم مطبوعہ عجیزور۔ مجدد پر جی پشتہ پچھیں روپے

قرآن کی تفسیریں

تفسیر ابن کثیر احادیث کی روشنی میں آیات کا مفہوم
اظاہ ہر کنمیں اعلیٰ وہ تفسیر جو دنیا بھروسے میں
مشہور و مقبول ہے۔ ترجیلیں، تکھانی چھپائی پسندیدہ۔

مشکوٰہ شریف (غالیص اردو) مُنشکوٰہ شریف کا بھی سیسی
فراءم کی جائیکی ہیں۔ جلد اول مجلد ساٹھے بارہ روپے۔ جلد دوم مجلد
عاضر ہے۔ ہر یہ سو لئے روپے۔ قیادت خیر احادیث روپے (مجلد اعلیٰ منہ پچھے)

ترمذی شریف (غالیص اردو) سید علیہ کا نہ تعلق دیں

مجلد اول روپے دو نوں حصہ بیک وقت طلب کرنے پر سو لئے روپے۔ حصہ دوم

مشارق الانوار (ترجمہ) بخاری مسلم کی صرف قلی احادیث

ایا ب پر ہے جس سے یہ علم کرنا ہے اس ان ہو جاتا ہے کہ کوئی سلسلہ

کس حدیث سے کلائے۔ ترجمہ کیسا تھا تشریح بھی ہے اور عربی متن بھی

ہدایہ روپہ روپے۔ جلد اول روپے (مجلد اعلیٰ سو لئے روپے)

بلوغ المرام شہور امام فخر حافظ ابن حجر "کی یہ کتاب بخاری مسلم

ترمذی الہرا اور دیگر کتب معتبر سے مشکب کے

ہدایہ دینی احکام کا بیش بہا جھوپرے ترجمہ مع علی من جلد اعلیٰ

ترجمان المستحب احمدیت کی بہتر ترجمہ تفسیر پر مشتمل اور دو زبان

خوبیوں کا اجمالي تعارف فتحی شکل ہے لیں دیکھنے سے تعجب رکھتے ہے

مجلد اول دو روپے (مجلد بارہ روپے) جلد دوم نو روپے (مجلد یا روپے)

صحیح فہرست حامی بن علیہ کتاب حدیث ہو شہور صحابی ابو ہریرہ

نے لپیٹے شاگرد این بیت کے شمرتب کی ہدایہ ساٹھیں روپے

بستان الحدیثین اکتاب کا اندو ترجمہ بلند پایہ مودعین کی حالت

اور خدمات دیالیفات کا پایہ زندگہ ذکرہ۔ مجلد پانچ روپے۔

ابن ماجہ سلیس ترجمہ شاگرد کی اکتاب این ملحجه کا مکمل اور

صفیات عذرا۔ ہر یہ مجلد بارہ روپے۔

علم الحدیث فلسفۃ علم الحدیث کی عمدہ تحقیق۔

قیمت سوار و پیر

مستند اور ذہن میں اترت جانے والی۔ ابھی بھلی اور دوسرا جلد میں

فراءم کی جائیکی ہیں۔ جلد اول مجلد ساٹھے بارہ روپے۔ جلد دوم مجلد

علوم قرآنیہ

"مشہور تفسیر حنفی" کے مصنف

کی عظیم اشان کتاب ہے۔ یہ حس کی توصیف میں علامہ الرضا شاہ حنفی

جیسے علماء نے یہ الفاظاً لکھ کر "الگرجاس کی نظریہ ممکن ہے۔ بلکہ افع

ہمیں" خدا کی ذات و صفات تماذج ملائکہ حرام و سرزا قبر حنت،

دوزخ، بوت، ناخ و نسخ، استعارة و کایا اور اختلاف قرأت

کی بھی صفات، حلال کاغذ لکھائی چھپائی معیاری۔ قیامت

چودہ روپے (مجلد پنچ سو لئے روپے)

قصص القرآن قرآن کے بیان فرمودہ قصص پر لاجواب کا ب

تفصیلات سے مالا۔ حصہ اول ساٹھ روپے۔ حصہ دوم چار روپے

حصہ سوم ساٹھ پانچ روپے۔ حصہ سیم ساٹھ پانچ روپے۔

حصہ چھام سات روپے۔ مکمل سیطہ منگانے پر قیمت تیکن روپے۔

(مجلد طلوب ہوں تو ایک پنج جلد پر ڈیٹھروپہر پڑھ جائے گا)۔

لغات القرآن قرآنی لغات کی تصریح اسان زبان میں جو

شوق نہ کھتے ہیں ان کے لئے یہ کتاب بڑی مدد فراہم کرتی ہے۔ مجلد چار

علم الحدیث

موطأ امام مالک (ترجمہ عربی بمعنی اردو) بخواری سے پہلے

مرتب ہوا سلیس ترجمہ کے ساتھ عربی متن بھی ہے۔ ہر یہ بارہ روپے۔

مجلد کرچی پر ہے روپے (مجلد اعلیٰ چودہ روپے)۔

بخاری شریف (غالیل اردو) بخاری کا سلیس اردو ترجمہ تین

جلدوں میں مکمل ہے جو چیزیں روپے۔ مجلد پنچ ساتھیں روپے۔

مجلد اعلیٰ تین روپے (مجلد کا مطلب تین الگ الگ جلدیں ہیں)۔

سوانح اور تذکرے

کا الفیں اردو ترجمہ۔ امام حمد پیر یا پی نویت کی واحد کتاب ہے
قیمت دل روپے

محمد بن عبد الوہاب [از مولانا سورہ عالم ندوی] - بارھویں صدی ہجری کے شہری مصلح شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کی سیرت اور دعوت بر علی و حضنی صیفیت جیسیں شرق و مغرب کے تمام مأخذ ہوری طرح لکھاں اگر غلط فہمیوں در غلط بیانوں کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ قیمت ڈھانی روپے

الغزالی [امم غزالی پیر مولانا شبلی غماقی محققان تایف و الجل] کتاب ہے دکان درفت غیر حمد و مد روپے۔

ستیعت مردان العزیز [شیخ جبل العدد سہی کی سوانح اور حالات خلافت راشدہ سے بھر کیے۔ مولود کی قیمت تین روپے۔

روشنک بدعت

تفوییۃ الائیمان (اردو) کتاب جس سے اہل بدعت میں

بچل ڈالدی۔ قیمت چار روپے (مجلد باج روپے)
الشہاب الشاذلی [بدعات کے درمیں ایک تھیفی کتاب

قیمت پونے دروپے

كتاب التوحيد [نجدی کا نفسی کتاب قیمت مجلد تین روپے
مولانا عامر عثمانی اور تین دیگر حضرات کے مقدمہ
بدعت کیا ہے؟]

کامبوجہ روشنک بدعت اور توحید و منکر
فرق و ایسا زیر الاجراس مواد پیش کرتے ہے۔ مجلد تین روپے

[رسول اللہ علی اللہ مبارک وسلم کو علم غیب تھا یا

روز عقائد بد عیمہ نہیں؟ پیر حفصہ مدلل جنت قیمت ایک روپہ

شہادت شہید اور معانین [حضرت شیخ شہید پیر
اہل بدعت کے الزامات کا کافی وسٹ ان روپے]

قیمت ڈھاندھر ویر (مجلد دروپے)

فیصلہ کرن مناظرہ [مجلد ڈھاندھر روپے

حضرت صدیق اکبر [از مولانا سید احمد اکبر بادی المحمدی]
حضرت ابو یکم صدیق مسلم کا نہایت مفضل و مہر طنز کہ جسیں آپ کے ذاتی حالات و سوانح حظیم الشان کارناموں دینی و سیاسی خدمات جلیل اخلاق و مکام اور عجیب طور پر
کہ تمام چھوٹے ہے و اتعات کے علاوہ اس کو رسکے اہم دینی سیاسی
ہی اور تاریخی مباحث وسائل پر بڑی جامعیت اور تحقیق سے
سر جمال بحث کیئی ہے۔ قیمت سات روپے۔ مجلد کریم آنحضرت پر
امیر المؤمنین خلیفہ متین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
الفاروق کے حالات سوانح پر علم امشیلی کی یہ کتاب پشاور
میں شہر ہے۔ قیمت مجلد چھ روپے۔

حضرت امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی [از مولانا ناظر احمد
کیانی] جس سارے
یادگاری صفات کی یہ کتاب اپنے موضوع پر لا جواب ہے
قیمت مجلد بارہ روپے

حیات امام ابوحنیفہ [سیرۃ النعمان] [نقیرہ اکبر امام عندهم]
حضرت ابوحنیفہ کے مفضل حالات زندگی دچھپا و راسخان افزور
قیمت تین روپے (مجلد چار روپے)

تجلیات عثمانی [زندگی سے مفصل حالات آپ کے تلقین
حدیث، فقہ، کلام، منطق، فلسفہ، مناظرہ، تقریب اردو، فارسی،
عربی ادب اور سیاست پر سر جمال بصیر، ٹبڑے ۱۲ صفحات جلدی
حسین سرگھاگرد پوش۔ قیمت مجلد سارے ۴ دس روپے۔

ست اشرف [صفحات ۵۰، مجلد بارہ روپے۔
مکیم الامم مولانا اشرف علی کی مفصل سیرت

حیات ولی [شہادت اللہ اور ان کے آباء اور اجداد اولاد اور
اسانید کا تذکرہ۔ مجلد کی قیمت چھ روپے۔

حیات امام احمد بن حنبل [نصر کے ایام ناحقیق ابوزہرہ
کی مرکز الاراء کتابت ایضاً عین حنبل

تصانیف مولانا اشرف علی حرمۃ اللہ علیہ

صداقین زبان شعر من ملاحظہ فرمائے۔ قیمت مجلدین روپے۔
 نفیں ایڈیشن جس میں غالب کی خیریکا عکس،
دیوان غالب ان کی تصویر اور بعض لیے اشعار شامل ہیں وہ
 دوسرے ایڈیشنوں جس نہیں پائے جاتے۔ قیمت مارٹھ پانچ روپے
 بیان غالب شرح دیوان غالب (ایم۔ اے۔)

انی شرح کے صاف حسب ضرورت دوسروں کی رائے بھی پیش
 کر دی ہے۔ جس کے باعث صحیحیت سے اچھی شرح ہو گئی ہے
 کیا بت وظیافت اچھی کافی سفید۔ مجلد معکوس غمامت حصہ

قیمت چھ روپے

کلیات قیال (ڈاکٹر اقبال کے اردو کلام کا انتخاب۔
 قیمت مجلد پانچ روپے

استرش محفل شہنشاہی تعلیم جگرناوار آبادی کا نیا جمود کلام۔
 جس پر حکیمت ہند سنے انعام دیا۔ مجلد معکوس

قیمت پانچ روپے

فردوس اہل القادری کی وجہاں تیرنگلوں کا دلپذیر جمود۔
 قیمت سارٹھیتین روپے۔

اُردو کے چاندن تائے اُردو کے تقریباً تمام پاکیال شاعروں
 کا مصروف تذکرہ اور نمونہ کلام۔
 قیمت مجلد ساڑھے تین روپے

نبض دواراں اہل دیاں کے مشہور شاعر خاں اور صابری
 کا جمود کلام۔ قیمت مجلد ساڑھے تین روپے

مختلف علوم و فنون

اصحاح السیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرتا راجحی
 و اقدامات پر تخلیقی نفیں محصل، مستند اور
 دلخیل علمی و تھیقی کتاب۔ سیرۃ النبی کی تخلیق جلد ایک سو اُردو
 میں کوئی کتاب سیرہ اس کے پیٹے کی نہیں۔ مجلد دش روپے
 حصر حصہ میں (ترسم) اور جامع کلمات کا مشہور جمود
 قیمت مجلد آٹھ روپے

اصلاح الرسم مسلمانوں راجح شدہ رنگ بر کی رسموں کی ترجیعی
 پوزش کیا ہے اور کا تحقیقی واب۔ مجلد ایک پر یہ

تعلیم الدین مشتمل۔ مجلد ایک روپے بارہ آئے۔
 دعوات عبدالعزیز علی کے چند موخط کا جمکون

دعاواں اشرفت علی کے نایاب تھا اس کے نو تھے مکمل
 ہو چکے ہیں۔ ہر حصہ مجلد اور ہر حصہ کی قیمت پونے دو روپے

عقائد و فقہ

ہشتی نیو لور مولانا اشرف علی حکی و شہرہ افاق کتاب جو
 روز مرہ کے تمام دینی مسائل کے علاوہ سیکھی
 پسندیدھیاں پر مشتمل ہے۔ فہرست کل میں تین مجلد پندرہ روپے۔
 قسم دوم غیر دل مجدد ممالک دو دفعہ کیوں میں فرقی ہے کہ
 قسم اول میں تو حاشیہ پر عربی لکھ کے خالی دینے گئے ہیں اور قسم دوم
 میں ماشیہ ہیں ہے۔ ملن پھون دلوں کا ایک ہے۔

دین کی بائیس (اسلام) ایمان، عمل صالح، ارکان اسلام، اخلاق
 حقوق، بیاست اور خدمت میں کل طبقوں پر
 نہایت دل تنس اور ایمان افروز لفتگو۔ بلا کسک عمدہ چھپائی۔

قیمت پونے دو روپے

عقائد الاسلام قاسمی اسلام کے جملہ اصولی خطاں کو ہر زبان
 میں پڑھنے کیلئے لایا ہے۔ خطاب الارجعیوں
 سے ہے، میکن ٹبروں کے لئے بھی کتاب۔ بھی مفید ہے کیونکہ نام اصول
 مختارات سے بڑے بھی کمی با خبریں۔ مٹھائی روپے (محلدین روپے)

ادبیات

شانہ نامہ اسلام درجت اول از مولانا عامر عثمانی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اوصال
 بسا کر اور اس کے بعد پہلی خلافت راشدہ کا قیام خلیفہ اول کا
 انتخاب کیوں عمل ہیں آیا۔ جتنی اصول معرکہ ارتایا تائیں کی روش

در بارہ رسالت کی خطوط کتابت اور معابدات، صفوی اشیاء ت
اور اصل خطوط کے فوٹو بھی شامل ہیں۔ قیمت سو اور روپے۔

حکایت اور قرآن [تعلیق قرآن سے کیا ہے۔ دین میں حدیث کا

کوکا جیشیت شامل ہے۔ رسالت کے کچھ ہی اور اس کے تقلیل کیا ہیں؟ اس طرح کے موالات کے دلنشیں اور دل جوابات یہ کتاب خالق تعالیٰ نظر سے چھاپی گئے ہیں۔ چنانچہ صفت کا غذہ کے طور پر صفات کی قیمت صرف بارہ آنے۔ مائل روپیں۔

مکاہیت بیتل سلیمان ندوی [قیمت مجلہ سو اتنیں روپے۔

کتاب الصبوة [ترجمہ کے ساتھ امام صاحب کے انگریز عالیات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ قیمت مجلہ ڈریٹھ روپیں۔

ابا زو ال امت [علاء الدین امیر شکیب ارسلان کی تحریر الاراء

[تصنیف۔ قیمت مجلہ ڈریٹھ روپیں۔

صراط مستقیم [از شاه ائمہ۔ شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ نیا دلنشیں مددہ

[کتابت طباعت۔ ڈھانی روپے۔ (مجلہ تین روپے)

اشترکیت روں کی تجربہ گاہ میں [اشترکیت کی عملی

[ناکامی پر ایک تھقہانہ کتاب۔ قیمت تین روپے۔

احسن الصبوة [غاز و خود، قیم اور خصل کے فرائض و واجبات مبنی

[سبقات اور خصوصیات دمکروپات کو نہیات و ممتاز

تھے درج کیا گیا ہے۔ صفحات مکمل صرف پانچ آنے۔

رسول اللہ علیہ السلام [غیر مسلموں کی بدل شہادتوں سے رسول اللہ کی

رجمہ اللدعاء میں [غلط مصنفوں کا ثبوت صفحہ اٹھا۔ تین تک

محکمات [قرآن کی بعض آیات اور ان کی تفسیروں پر علم عبداللہ

[العامدی کا عالمانہ تبصرہ و مخالفہ۔ دو روپے بارہ آنے۔

اُردو کا مقدمہ [کا کنوں، سیاسی یہودوں اور اپنے علم و فضل کی

شہادتوں پر مشکل و چیزیں درامہ جو پر لطف ہونے کے ساتھ ساتھ اور دو

کے حق میں دستاویزی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک روپے۔

حقیقت [جماعت اسلامی پر کئے گئے بعض اعراضاً کا نام

[عمر عثمانی کی مفصل تقدیم۔ قیمت دو روپے۔

یہ شہر و آفاق کتاب آرڈو ترجمہ ہے۔ مجلہ پشتہ

قیمت پندرہ روپے (مجلہ اعلیٰ سترہ روپے

اعربی سلسلہ کے نئے عربی معرف و نجوم کے قواعد

کی عدمہ کتاب۔ پانچ روپے (مجلہ چھ روپے)

ملفوظات آزاد اور تعریفی مسائل کے سلسلہ میں۔ طلبائی روپے

فتوح الغیب [ایمان، تقویٰ، صبر، فقر، خیر و شر، حرج و قدر

سنت و بعدت اور شرعاً عت و طریقہ فتح غیرہ

کے عنوانات پر تصریح شیخ عبدالقدیر جیلانی سے شہر و معرفت

مقالات کا جموجمہ جس میں مولانا عبدالمadjid وریا بادی کا مطبوع تعاریفی

مقابل بھی شامل ہے۔ قیمت ڈھانی روپے۔

حکایات صحابہ [صحابی شہروں اور دیگر سین آموزہ افغان

جن کے مطالعے سے روح نامہ اور سینہ کشادہ

ہوتا ہے۔ قسم اول مجلہ تین روپے۔ قسم دوم سو اور روپے۔

تحریک انہوں ایں [نصر کی شہروں اسلام پسند ہماں "اخوانہین"

جس کے کئی رہنماؤں کو چھانیاں دیدیں

گئیں۔ کیا ہے؟ اس سوال کا سعیر اور فضل جواب مصال کرنے کیلئے مصر

کے محمد علوی کی ریفاری اعتماد کتاب ملا حظیفر یا یتیں جس کا سلیس اور دو

تر جوہریت درضوان علی نئے لیا ہے۔ قیمت مجلہ تین روپے۔

عہدہ بنوی کے میدان جنگ [کی وہ کتاب چوڑیج اور

دیگر زبانوں میں بھی شمار جھیپی۔ عجیب کتاب ہے تعلق لفظے اور ترتیب

خندق، احمد اور دیگر تاریخی مقامات کے چیزیں فوٹو بھی نسلکی ہیں

قیمت ڈریٹھ روپیہ (مجلہ دو روپے)

اسوہ حسنہ [حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر کافیں

کتاب جس پر کہک باطل شکنی اور حق روشنی کا جذبہ

پیدا ہوتا ہے۔ اس میں بعض رسمی تفسیر میں گی جو عام طور پر کتب

سیرت میں نہیں ملتیں۔ سو اور روپے (مجلہ سو اتنیں روپے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [شہزادیں مسلم عرب حکلاؤں قابائلی

سرداروں اور عاملوں کے نام

کے مکتبات و معابدات

مولانا حمد سعید کی مقبول و معتبر کتب

جنت کی کنجی مدد مشکور حادیں روپے
دونخ کا لطفکار (سود و روسی) خدا کی یاتیں (ڈھانی روپے)
ایمان کی یاتیں (پونے دروپے)

کتب لغت

مصباح اللغات عربی اردو لغت کی عظیم الشان کتاب۔
چیخاس ہزار سے زائد الفاظ کی تشریح۔

المبینجا، قاموس تاج العرب، لطایفہ متنبھی الدار
اور اسی پاسے کی دیگر لغات کا پختہ۔ مجلد سوارہ روپے۔

کریم اللغات عربی و فارسی کے چو محاورات اور الفاظ
اردو میں رائج ہیں ان کی اردو تشریح۔ یہ
لغت اچھی اردو لکھنے اور سمجھنے میں بہت مدد دیتی ہے۔ قیمت
دروپے (مجلد ڈھانی روپے)

القاموس الجامی اجدید اردو و عربی لغت۔ اب تک ایسی کوئی
میں کا حقہ پیدا ہو سکے۔ جائے شکرے کہ ایک دیرہ و رمحق نے
اس کی کوہترین طریقہ پر پرا کر دیا ہے۔ جھوٹے ۶۷ صفحات
کی اس دشتری کی خصوصیات بہت ہیں صرف چند بطور نمونہ
ملحظہ ہوں ① میں بیزار اردو الفاظ اور اصطلاحات کی جوڑت
چھی پر ترتیب اور ان کا پچاس ہزار سے زیادہ عربی الفاظ
محاورات میں لغوی اور اصطلاحی دلوں قسم کا ترجمہ ② تمام

ی شعبہ ہائے زندگی سے متعلق جدید اصطلاحات و تعبیرات کی
لیسیم ③ مل استعمال، طریقہ استعمال اور صفات کی
توضیح ④ مراملات اور ترجیح وغیرہ کا مکمل ہوا۔ لکھائی چھائی
پر زیریہ۔ مجلد کرچ سبزی ڈائی والی۔ قیمت سات روپے۔

اردو ہندی لغت معاصری عدالتی اور فرنگی۔ غرض
جلد قسم کے الفاظ کی توضیح مفرد کے علاوہ مرکب الفاظ کی بھی تشریح
ہے۔ ہندی سمجھنے والوں کیلئے مفید ترین جائز مجلد سائنسیوں روپے

انسانیت موت کے دروانے پر (ڈاکٹر مولانا آزاد)
اسی میں جن ۳۹ مشاہیر علم
کے آخری سبق آموز محاذ پیش کئے گئے ہیں ان میں سے چند
کے نام یہ ہیں:-

چاروں خلقائے راشدین۔ حضرت حسن حضرت حسین۔
حضرت معاویہ حضرت سلطان فارسی۔ حضرت عمر بن العاص۔
امام شافعی۔ امامون الرشید اور حاجاج بن یوسف وغیرہ (نا رائج
کر بل بھی شامل ہے۔ اسے منگلنے والے "شہید عظیم" نہ مانگائیں)
قیمت مجلد سارہ۔ ہیئتین روپے

مصنفوں:-
سنت رسول مترجم۔ ملک غلام علی مقدمہ۔ مولانا مسعود عالم

"سنت" کے موضوع پر یہ جدید تجویز کتاب۔ مجلد سوارہ روپے
آئینہ حقیقت نما اس تی کتاب میں ہمروں روح اسلام
الزایات کی مدل صفائی پیش کی ہے جو مخصوص حضرات فاطمہ
الہام پر لگاتے ہیں۔ طرز تحریر پر عالمی تحریک۔ اصل دلال حکم
نقہ ضبط۔ لکھائی چھائی کا فردوس میں معماری۔ مجلد بارہ روپے
جمهوریت اور غربی تحریکیں ایورپ میں جمیوریت پر کیا

لصب العین تک پہنچنے میں کیا کام کا وہ میں پیش آئیں ۹۔ اس پر
اُد پچے علمی انداز کا تصور۔ قیمت مجلد ناٹریٹھ تین روپے۔

رہنمائے مانیس تشریح قیمت ایک دیرہ۔
دریز منورہ کی تحریر تائی اور مقالات ماٹور کی

لتصانیف مولانا منظور نعمانی -

اسلام کیا ہے؟ (مجلد ڈھانی روپے)
دین و شریعت (مجلد تین روپے)
آپ نجح کیسے کریں (مجلد دو روپے)
معاذف الیزیث حصہ اول (مجلد سوا پانچ روپے) الحسد دع
(مجلد ساٹھی پانچ روپے)

بخاری کا خاص من بستہ

ابن بخاری مکتبے
ایمان و عمل کے مسئلے

پر فصیل مفہومیت بحث، اندر دیوار، فاتح و عروس اور صدیع مولیٰ وغیرہ
کا جائزہ دیگر لکھ۔

اسی میں مولانا شیخ احمد کا مشہور مقالہ "مولانا مودودی اور
لعنوف" بھی شامل ہے۔ قیمت ڈالر پر روبی۔

نوٹ، دستہ بھی نمبر مکان اپنے تو منی اڑا کے ایک روپیہ ہارہ آئے
بھیج دیجئے۔ دی پی طلب کریں گے تو دو روپیے دو آنسے خرچ ہوں گے۔

مبتدیوں کی تجوید [قرآن پڑھنے اور پڑھنے والوں کیسے
میں پڑھنے کے گئے ہیں۔ قیمت صرف بارہ آئے۔

احکام القمار [احکام حديث و قرآن سے میں کے گئے ہیں۔
مستند علم المفتی محمد شفیع صادق کے قلم سے۔ قیمت صرف چار آنے

جلال الدین ابصار اردو ترجمہ نور الانوار شرح المنوار

یونیورسٹی مکتبے کیا ہے۔ اس کے چون شخشوں میں ہیں ضرور تند
حضرات فرمی توجیکریں۔ دو جلد ہیں کامل ہے۔ غیر جلد بارہ روپے
اور مجلہ سولہ روپے۔

خلفاء راشدین [از مولانا عبد الشکر صاحب طبری (اجماع حسن) حجت
خلافے راشدین کی سیرت پر باطلیکری بیجے۔

عربوں کی گنج شترہ تجارت اوسر

انگلستان کی صنعت و حرفت

اس کے پڑھنے سے پہلے جلسا ہے کہ ان دونوں ملکوں نے تجارت
کی بدولت کس طرح اور کتنی ترقی کی۔ قیمت صرف آٹھ آنے۔

اشاعت اسلام [دنیا میں اتنی جلو اسلام کس طرح چیلڑی میاضیں
اسراہم اسلامیں کیا کیا کہتے ہیں۔ اور اس کا
جواب کیا ہے؟ ہر سب کچھ ٹھوس دلائل کے ساتھ اس میں لیگا۔
کاغذ طباعت، کتابت سب عنده۔ قیمت چھ روپے۔

ہندستان کی پہلی اسلامی تحریک

مشہور محقق فالمولان
مسعود عالم ندوی

کی شہرو افاق کتاب حضرت مسیح ہند کی چارائی ہوئی تحریک اور ان کے
کارناسوں پر تصریح و تقدیر اور غیروں کی تخلیقوں کی اشادی اور تربیت
وغیرہ۔ قیمت ڈھانی روپے۔

تاریخ علم

حضرت امام سیوطی مکتبہ کے تمام اینیار
تاریخ علم کے ملابس مع تاریخ سیوطی اس وفات اور مکتبہ ایمان وغیرہ آئے
اسلام دو ہجۃ امام علم کی تاریخ کے علاوہ دین کے شہر و ممالک اور
ریاستوں کی تاریخ۔ مجلد سارٹھے جارہ روپے۔

اسلام اور انسانی قانون

علماء بعد القادر عودہ ہیئت
کی ایک تفہیم کتاب ترجمہ سلیمان ہے۔

قیمت صرف پندرہ آنے۔

سدید باب ذریعہ

علام ابن قشم کا ایک عجیب مضمون جس میں
سدید باب ذریعہ و مثالوں کے ذریعہ تباہی کے اللہ تعالیٰ
جب کسی شے کو حرام کرنے ہے تو اس سک پہنچانے والے تمام وسائل
ذریع کو بھی منوع کر دیتا ہے۔ قیمت دش آنے۔

تفصیل الحرم

اسم اللہ الحمد و مودودی میں کی تفسیر شاد ولی اللہ
تفسیل الحرم اور دیگر اکابرین کی آراء کا خلاصہ بھی دیا
گیا ہے۔ ہر یہ ذریع روپے۔

تحفہ اثنا عشری راردو

از حضرت شاہ عبدالعزیز حادث، دہلوی
تحفہ اثنا عشری راردو مولانا سعد حسن خاں بیٹھی۔

پیدائش و تاریخ ذہب شیعہ۔ ان کی مختلف شاخیں۔ ان کے اصل
علماء اور کتب کا بیان۔ ابوہبیت، نبوت، امامت اور محادع کے
بیان میں ان کے عقائد، ان کے محنی مسائل فقہی، صحابہ کرام، اندراج
مطہرات اور ایل بیت کے حق میں ان کے احوال و افعال اور مطاعن
مکانی شیعہ کی تفصیل، ان کے اوہم، تعلصات اور سیفوں کا بیان۔

قیمت مجلد مع جسمی ڈسٹ کور بارہ روپے۔

ختنم نبوت کامل ہر جھنٹہ

مضنون، حضرت مولانا افضلی محمد شفیع صادق

قرائی اور دشودس احادیث رسول اور احادیث ائمۃ اور اسکریپٹوں
اوال صحابہ و تابعین و ائمۃ دین سے مسئلہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو

و مسجح کیا گیا ہے اور شہادت کے شانی جو اباد دینے لگے ہیں۔

قیمت سعی و سعیت کو رچھروپے

اصول تفسیر [شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ایک فتحی رسالہ کا

سلیس اور در ترجمہ مع خواہی مفہیہ۔ ایک دوہری

ملاش راہتی ایک طالب حق کے جوار میں مولانا مولانا مولانا

ندوی مولانا اشرف علی تھاونی، مولانا ناظم حسین

گیلانی، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا ابوالعلی مسعودی اور میسان

طپیل احمد کے خطوط۔ قیمت مجلد پونے دروپے۔

اسلام کی اخلاقی تعلیمات آج کی مشترکہ اور دلکش زبانیں

ان اعلیٰ ایات اسلامی کی تفصیل

جن کی ہر مسلمان کو ہر وقت ضرور ہے۔ قیمت سوارد پری۔

رسول اللہ کے ارشادات و خطبات سیرت طہیر اور حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے

ضروری ارشادات و تعلیمات کا فلسفہ۔ احادیث کی ایمان افروز

ترجمات۔ ہر یہ مجلد ڈھانی روپے۔

تصویریں (از اسعد گیلانی) دلچسپ انسانی اندازیں شکر کردہ

سب سیموز حقائق۔ مجلد سو اتنی روپے۔

ادم کے تین بیٹے (از اسعد گیلانی) ایک تسلیم جدول چسب

اور فکر انگیز ہے۔ مجلد پونے دروپے۔

تحریک مجاہدین کا انقلابی ہملو (از اسعد گیلانی)

موضع نام سے ظاہر بڑی دلکش اور ایمان افروز کتاب ہے۔ قیمت مجلد تین روپے۔

پشتہ مددوں، عورتوں اور بچوں کیلئے

سیرت رسول ۱۵

سر اپاۓ رسول ۱۲

آداب انبیاء ۱۱

رسول اللہ کے تجھیں ۱۰

رسول اللہ کی خانزین ۹

حضرت خدیجہ ۸

حضرت عائشہ ۷

حضرت ابو بکر صدیق ۶

۱۲	حضرت علی بن ابی طالب	حضرت عثمان غنیم	حضرت عمر
۸	حضرت حمزة	حضرت معاویہ	حضرت حمزة
۵	حضرت معاذ بن جبل	حضرت معاذ بن جبل	حضرت معاذ بن جبل
۳	حضرت علی الدارادام	حضرت علی الدارادام	حضرت علی الدارادام
۲	حضرت ابراهیم	حضرت ابراهیم	حضرت ابراهیم
۱	حضرت ابرہام	حضرت ابرہام	حضرت ابرہام
۰	حضرت ابرہام	حضرت ابرہام	حضرت ابرہام
۶	نادر شاہ (ڈنار)	نادر شاہ (ڈنار)	نادر شاہ (ڈنار)

پاک بیانیں (انعام ازاد احتجاج مرطوبات کی سوانح) ۱۲
رسول اللہ کے دو محبوں تھوڑے اور حضرت اسماعیل ۸
عہدہ رسالت کے دو بچے حضرت عبد اللہ بن عمر و حضرت علی بن ابی طالب عاشق
درستگاہ رسولی کے دو طالب علم حضرت ابو یہرہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود و حضرت
صحابہ کرم کس طرح زندگی کی ادائیتے تھے انکے معقول کیا تھے؟ عمر

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتب

۳	۲	۲	۲
۱۰	۶	۶	۶
۰	۰	۰	۰

مولوی امیل والی کتب

۰	۲	۲	۲
۱۰	۶	۶	۶
۰	۰	۰	۰

تعلیم الاسلام علی مکمل در مسہ حصہ۔ ایک روپہ چھ آنے
تا بیچ اسلام در مرضہ مکمل بچوں کے لئے۔ دو روپہ چھ آنے
ہماری دعوت نو آنے نیصل کون منظہ مجدد دو روپہ دوہی
مزار اخلاص آٹھ آنے نمازی حقیقت از مولانا منظور نعمانی ۱۲
سلطین بن دیکی علم پروردی ۱۱
کلمہ طہری کی حقیقت چھ آنے
تفہیر کیا ہے؟ از مولانا اشرفی ۱۰
فضلائی درود سلام ۹

دعا مختار

نکس کے بانیوں میں ہر کوئی
نشادی نہ اسلام توبیل کری
بکار کرنے سے یاد ہو تو یہ میوں۔
نکاں نہ خدا میان بخوبی ہے

لطف

۲۰۱

کتاب الدکاء

امروزہ ملے

کی اپنے مقتضیات جو کا کوڈت
قرائیت پر بروائیں گئی خالص
واقعیت اور ایسا نہیں
اس مشتعل ہے، فارم وہ میر

مولفہ شہرہ افاق حنفیت و فقیہہ ادیب و خذیلہ علامہ ابن الجوزی بغدادی

اس کا کتب کے محتفہ تین صدی ہجری کے طیلیں اللہ کریم فتح علیہ السلام اور نبی پیری و نبی رحمۃ اللہ علیہمہ تینیں اس کے بعد تینیں بخاتمہ نظام اور رکن و لطفہ دینی و علمی طبقہ تینیں اتفاق ہیں آپ کے تعاون سے وہ مکون تباہی بتانے کوئی موکار کرنے پڑا جو اپنے پیغمبر مصطفیٰ و نبی انسانیتے اسلام میں اپنے کام کرنے والوں ایسا کوئی نہیں کیا اور ایسا کوئی نہیں کیا تو بکری حدیث سے مشتعل اپکی حسنی طلاق و اپنے فکار کا نہ ہوا اس سے کیا جائے ملتی ہے کہ جن قبور سے آپ اداوارت الحجت کرنے تھے ان کے زاد شفاعة کرنے تھے آپ کے بصیرت دہانی کے سریں ستر کوہیں ان ہی تراشوں سے لگ رکھ دیجئے جن پنجیں ایسا ہی کیا گیا یا اسی تراشوں کا کیمپ تھا جو دیپریتی رائی پر ۱۷
جیسے خالی نظام مدت کی تصدیقیت حس قدمی داری پر لکھتی ہیں تاکہ بخلاف علمیں ابھی تین وچاریں اسے اعتماد کرنے والیں اور وزار

لائات میں پیش و مطالعہ کو گزینیں۔ اس سب سریک دکاوت یا خاضروں والی بائکت سن یاد انتہائی مڑاں یعنی نیکی کی رونمائی، شفاف و درست کا تینا
ہے۔ یہ کتاب سیکھتے ہوئے ب پرستش سب سچیں میں قل و فراست کے فنڈس و مذاقاب در قلم وہ کارکی سلامات کے علاوہ انویں، مصلحی، علمی و مشائخی فنیں
جیسا، عہدہ زندگانی، روزگار و خوبی، وام و خواص غرض سب یہی کو شتمی و چھپیں چھوٹیں ہیں۔ باہم شاہروں، وزیریوں، ملکیوں جنی کچھ جیا وہ تکشل کے حوالات
بچپن بر مذکور ہیں یہاں کے لئے ہیں۔ اصل کتاب مرنی ہیں تو وہ عبارات نہایت درستی تھیں۔ فاضل مترجمہ جنہیں تھے، وہ امام شیعیان احمد بن
شاذی الرحل و بودنے کے چھی بخت و جانشناشی سے، اس اتنی تاریک و تصرف اور بیاس سیوں نیا یا بکرست مخفیہ اندھائے میں کئے ہیں۔ بات کو کیتے کے شے
کی طبقاً مذکور ہیں کی تضییغ اور تاکیل و راجعت کی تھی، اسی درستہ اس طبق احتکار کے، اس طبق بھروسہ اسکی تھا، بدل جائیت، اسدا دلیل گئی میں
کا تیکیں ہیں کوئی خاص گفتہ نہ اچھا سمجھا تھا جو اس سکریٹری خوش اخراجی، کارکرکی و تجسس، نہیں، بخشش اندھوں کے نیز پر ایسا شدید اسی جھوٹی جھوٹیں وہیں
کی محمد طیب صاحب تھے، عدم بودنے اس کا تیکیں ادنیٰ تھے، فرمی ہے، نہیں ظاہر ہے اس کتاب کے مالکی، نہیں، اسیں کر دیتیں۔
لائات، سچا گوئی صفات، فیضت، بخندس خوشناگر پوچھ سرف پائی گئی روپے ہوئے۔

سکمی عربی غاری اروکت بخوبی می پاسه

نہ بیدھا ملیں حرمی و متہم اڑان ملے کاپسہ میں بستے تھے دلوں نے فتح سہماز شور نو بندی